

خاص نمبر

عمر وادد شہنشاہ افراسیاب خطرے میں



ذہین دوستو!
السلام علیکم!

میرا پہلا ناول ”عمرو اور شہنشاہ افراسیاب خطرے میں“ جو خاص نمبر بھی ہے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میرا یہ ناول طلسمات کی خوفناک دنیا پر لکھا گیا ہے۔ میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ میں اپنے پڑھنے والوں کے لئے ایسی تحریر پیش کروں جو بالکل نئی اور منفرد ہو۔

اس ناول میں عمرو عیار اور اس کی بیگم چاند تارا اور طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیگم ملکہ حیرت جادو ایک ایسے عذاب میں پھنس جاتے ہیں جہاں حیرت انگیز طور پر ان چاروں کو ایک خوفناک طلسمات کی دنیا میں جانا ہوتا ہے اور اس خوفناک طلسمات میں انہیں ایک دوسرے کی مدد کرنی ہوتی ہے۔ وہ اس لئے کہ ان چاروں میں سے کسی ایک کی ہلاکت باقی تینوں کی دردناک موت کا سبب بن جاتی اور آپ حیران ہوں گے کہ عمرو عیار اور شہنشاہ

افراسیاب اور ان دونوں کی بیگمات سب ایک دوسرے کی مدد کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس طرز کا منفرد ناول آپ نے آج تک نہیں پڑھا ہو گا۔ یہ خاص نمبر باتصویر بھی ہے جس سے ناول پڑھنے کا لطف دو بالا ہو جائے گا کیونکہ باتصویر کہانیاں اور خاص نمبر قارئین بہت پسند کرتے ہیں۔ ویسے تو میں نے ایک اور خاص نمبر بھی لکھا ہے جس کا نام ”عمرو اور شہنشاہ افراسیاب طلسمات میں“ ہے۔ اُس خاص نمبر کا اشتہار آپ اس ناول کے آخری صفحات پر دیکھ سکتے ہیں۔ اب آپ میرے اس خاص نمبر کا مطالعہ کریں جو پاتال کی سیاہ پرتوں پر لکھا گیا ہے جہاں آپ کے محبوب کردار آپ کو طلسمات کی ہولناک دنیا میں بقاء کی جنگ لڑتے ہوئے نظر آئیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا حامی ناصر ہو۔

والسلام

سید علی حسن گیلانی

”میں اور افراسیاب اکٹھے اس خطرناک اور طلسمانی مہم کو سر کریں گے۔“ عمرو نے حیرت سے اپنے ساتھ بیٹھے سردار امیر حمزہ سے پوچھا۔ اس کے چہرے پر یہ سن کر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”ہاں عمرو۔ یہ خطرناک ہی نہیں بلکہ خوفناک اور طلسماتی مہم ہے جسے تم اور تمہارا ازلی دشمن مل کر ہی سر کریں گے۔ اس خوفناک طلسماتی مہم میں تم دونوں کی بیگمات بھی تم دونوں کے ساتھ ہوں گی اور تم چاروں میں سے کسی ایک کی ہلاکت تم سب کی موت ہو گی۔“ سردار امیر حمزہ نے تشویش بھرے لہجے میں جواب دیا۔ ان کے چہرے پر بھی فکر مندی کے آثار تھے۔

”مگر پیر و مرشد۔ کیا میرا اپنے خاوند کے ساتھ جانا ضروری ہے اس خطرناک مہم میں۔“ عمرو کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی شہزادی چاند تارا نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

”ہاں چاند تارا۔ اس خطرناک اور طلسماتی مہم میں تمہیں بھی اپنے خاوند کے ساتھ جانا ہو گا اور تم دونوں کے ساتھ طلسم ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو بھی ہوں گے اور تم سب کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہو گا کیونکہ جانگوس جادوگر کے بچھائے ہوئے اس خطرناک جال میں ساتویں طلسم تک تم سب کا زندہ رہنا ضروری ہے۔“ سردار امیر حمزہ نے افسردہ لہجے میں کہا شاید انہیں یقین نہیں تھا کہ اس بار اس خطرناک طلسمی مہم میں عمرو زندہ بچ سکے گا۔

”پیر و مرشد۔ کہیں یہ سامری جادوگر کی کوئی چال نہ ہو۔“ عمرو نے سوچتے ہوئے کہا۔

”نہیں خواجه عمرو۔ یہ سامری جادوگر کی کوئی چال نہیں ہے کیونکہ وہ کبھی بھی شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی موت نہیں چاہے گا اور اس خوفناک

طلسماتی مہم میں تم چاروں میں سے کسی ایک کی موت سے جانگوس جادوگر کا طلسم فشاں تم سب کی موت بن جائے گا۔ گو کہ سامری کو مرے ہوئے برسوں بیت چکے ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ طلسم ہوشربا میں سامری جادوگر کے بنائے ہوئے اصولوں کو شہنشاہ افراسیاب، سامری جادوگر کے اصولوں کے عین مطابق چلا رہا ہے اور سامری جادوگر کی روح وقتاً فوقتاً شہنشاہ افراسیاب سے ملتی رہتی ہے اور اسے خطروں سے آگاہ کرتی رہتی ہے اس لئے یہ سوچنا بھی مت کہ سامری جادوگر کی روح تمہاری موت کے لئے شہنشاہ افراسیاب کو قربانی کا بکرا بنائے گی۔“ سردار امیر حمزہ نے پھیکے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ حالانکہ ان کے چہرے پر پریشانی بدستور موجود تھی۔ سردار امیر حمزہ کی باتیں سن کر عمرو اور اس کی جتھنی کی طرح موٹی بیوی شہزادی چاند تارا کے چہروں پر موت کی زردی چھا گئی۔

عمرو کل رات کافی دنوں کے بعد ایک مہم سے واپس لوٹا تھا۔ صبح صبح سردار امیر حمزہ کا ایک درباری عمرو کے گھر آیا تھا اور اطلاع دی تھی کہ سردار امیر

حزہ خواجہ عمرو عیار کو یاد فرما رہے ہیں اور ان کا حکم ہے کہ خواجہ عمرو کے ساتھ اس کی بیوی بھی ان کے پاس آئے۔ چونکہ مہم کی تھکاوٹ تھی اس لئے عمرو نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ سونے جا رہا تھا مگر سردار امیر حمزہ کا پیغام سن کر حیران ہوا کہ ان کو صبح صبح اس سے اور ساتھ ہی اس کی بیوی سے کیا کام پڑ گیا ہے۔ سردار امیر حمزہ کا پیغام سن کر عمرو اپنی بیوی چاند تارا کے ساتھ شاہی محل پہنچ گیا تھا۔ سردار امیر حمزہ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے۔ سردار امیر حمزہ نے ان دونوں کو بتایا کہ انہیں آج ہی ایک خوفناک طلسماتی مہم پر جانا ہو گا کیونکہ ایک انتہائی طاقتور جادوگر جس نے پانچ سو سال پاتال کی گہرائیوں میں اندھیرے میں بیٹھ کر کالے دیوتا کی پوجا کی تھی اور اب کالے دیوتا نے جانگوس جادوگر کی خدمت پر اس سے خوش ہو کر اسے بے پناہ جادوی قوتیں عطا کی ہیں۔ چونکہ جانگوس جادوگر کا پوری دنیا پر حکمرانی کرنے کا پروگرام ہے اس لئے اس نے اپنے عمل سے پتہ چلا لیا ہے کہ اس دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے

اسے خیر و شر کی دو بڑی طاقتوں کو ہلاک کرنا ہو گا پھر اس کا دنیا پر قبضہ کرنا اور دنیا پر حکومت کرنا آسان ہو جائے گا۔ کالے دیوتا نے جانگوس جادوگر کو بتا دیا تھا کہ یہ دو طاقتیں خواجہ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب ہیں۔ خواجہ عمرو کو مارنے سے نیکی کے نمائندے سردار امیر حمزہ کی آدھی طاقت ختم ہو جائے گی اور شہنشاہ افراسیاب کے خاتمے کے بعد شر کی طاقت سامری جادوگر کی روح کا تسلط بھی ختم ہو جائے گا اور طلسم ہوشربا پر قبضہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ سردار امیر حمزہ نے بتایا کہ جانگوس جادوگر نے ایک انتہائی طاقتور اور خاص عمل کیا ہے۔ اس خوفناک طلسماتی عمل کی بدولت خواجہ عمرو اور اس کی بیوی چاند تارا تین دن بعد خود بخود موت سے دو چار ہو جائیں گے اور اسی طرح طلسم ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو بھی تین روز بعد مارے جائیں گے۔

”سردار۔ میں نے بڑے بڑے جادوگروں کا خاتمہ کیا ہے اور جانگوس جادوگر کو بھی چنگی میں مسل کر رکھ دوں گا اور رہی بات شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت

جادو کی، میں اپنے دشمنوں کے ساتھ کیسے کسی مہم پر جا سکتا ہوں۔ میں اکیلا ہی اس مہم کو سر کر لوں گا۔“ عمرو نے سوچتے ہوئے کہا۔

”نہیں خواجه۔ ہمارے پیر و مرشد نے ہمیں خواب میں بتایا ہے کہ جانگوس جادوگر کے طلسم فشاں جادو میں تم، تمہاری بیوی اور تمہارے دونوں دشمنوں کا ہونا ضروری ہے کیونکہ اس طلسم کو تم چاروں مل کر ہی ختم کر سکتے ہو۔“ سردار امیر حمزہ نے بتایا۔

”مرشد اگر میں اور میری بیوی اس مہم کے لئے نہ گئے تو کیا واقعی ہم دونوں تین دنوں کے بعد مارے جائیں گے۔“ عمرو نے فکر مندی سے پوچھا۔

”ہاں عمرو۔ طلسم فشاں جادو کے ساتوں طبق ختم کرنے کے لئے تمہیں آج ہی طاباق کی پہاڑیوں میں اپنی بیوی کے ساتھ جانا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ سامری جادوگر کی روح نے بھی شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو طاباق کی پہاڑیوں کی طرف روانہ کر دیا ہوگا جہاں جانگوس جادوگر کے طلسم فشاں جادو کی سرحد شروع ہوتی ہے۔“ سردار امیر حمزہ نے کہا۔

”مرشد۔ مگر اس مہم میں مجھے اور شہنشاہ افراسیاب کو اپنی اپنی بیوی کو ساتھ لے جانا کیوں ضروری ہے۔“ عمرو نے پوچھا۔

”خواجه عمرو۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ میرے مرشد نے مجھے بتایا ہے کہ اگر تم چاروں میں سے کوئی ایک بھی اس مہم میں شامل نہ ہوا تو تم چاروں کی موت ہو جائے گی۔“ سردار امیر حمزہ نے جواب دیا۔

”جانگوس جادوگر اب کہاں ہے اور اسے کیسے مارا جا سکتا ہے۔“ عمرو نے حیرت اور پریشانی سے نیا سوال پوچھا۔

”ہاں۔ یہ تم نے اچھا سوال پوچھا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ جانگوس جادوگر نے تم چاروں کو مارنے کے لئے جو خوفناک طلسماتی عمل کیا ہے اس عمل کے بعد تین دن کے لئے اس کا تمام جادو ختم ہو چکا ہے حالانکہ ہاتال کے اندھیروں میں پانچ سو سال کالے دیوتا کی پوجا کرنے کے بعد جانگوس جادوگر دنیا کا خوفناک اور طاقتور جادوگر بن چکا تھا مگر ہاتال سے نکلنے سے پہلے کالے دیوتا نے اسے سمجھا دیا

تھا کہ سات دن شمشاد دیوتا کے اندھے کنویں میں لٹک کر اسے کالا عمل کرنا پڑے گا اس طرح طلسم فشاں جادو قائم ہو جائے گا۔ اس کالے عمل کے دوران جانگلوں جادوگر کی تمام طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور وہ عام سا انسان بن جائے گا مگر ان تین دنوں کے بعد اس دنیا کی دو بڑی طاقتیں خواجہ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کالے عمل سے مارے جائیں گے پھر دنیا پر قبضہ کرنے میں جانگلوں جادوگر کو زیادہ مشکلات پیش نہیں آئیں گی۔ اب جانگلوں جادوگر اپنے بنائے گئے خوفناک طلسم فشاں جادو کے ساتویں طلسم کے طبق میں چھپ گیا ہے۔ اگر ان تین دنوں میں تم چاروں نے مل کر طلسم فشاں جادو کو فنا نہ کیا تو تم چاروں جانگلوں جادوگر کے کالے عمل کی بدولت مارے جاؤ گے۔ اب خواجہ، میں بھی لاکھ کوشش کرنے کے باوجود تم دونوں کی زندگیاں نہیں بچا سکتا۔ تم دونوں کو اپنے دونوں دشمنوں کے ساتھ مل کر طلسم فشاں کے ساتویں طلسمات کو فنا کرنا پڑے گا اور وہ بھی تین دنوں کے اندر۔ پھر کہیں جا کر تم چاروں کی زندگیاں بچ سکیں

گی۔“ سردار امیر حمزہ نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

”پیر و مرشد۔ یہ کیسا خوفناک کالا عمل ہے جسے اگر میں اور میری بیوی چاند تارا اور شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو نے فنا نہ کیا تو مارے جائیں گے۔ خیر میں ان طلسمات کو فنا کرنے کے لئے تیار ہوں اور آپ کے ارشاد کے مطابق میری بیوی چاند تارا بھی میرے ساتھ جائے گی مگر اس طلسمات کو فنا کرنے سے ہمیں بھی کوئی فائدہ ہو گا۔“ عمرو نے اپنی لالچی طبیعت کے مطابق پوچھا حالانکہ سردار امیر حمزہ اسے بتا چکے تھے کہ ان دونوں میاں بیوی پر موت کے سائے منڈلا رہے ہیں مگر عمرو اپنی عادت سے باز نہیں آیا تھا۔

”خواجہ عمرو۔ میں تمہارا مطلب خوب سمجھ رہا ہوں۔ خیر تمہیں بتا ہی دیتا ہوں۔ اگر تم اس مہم میں کامیاب ہو گئے تو ساتویں طلسم کی تباہی کے بعد تم چاروں کو خزانوں سے بھرے ہوئے دو کنویں ملیں گے اور ایک کنویں میں اتنا خزانہ ہے جتنا پورے طلسم ہوشربا میں

شہنشاہ افراسیاب اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات تھے اور وہ گہری سوچوں میں گم تھا۔ دفعتاً کمرے میں ملکہ حیرت جادو نمودار ہوئی اور شہنشاہ افراسیاب کے سامنے رکوع کے بل جھک کر آداب کہا اور پھر سیدھی ہو گئی۔

”آؤ آؤ ملکہ حیرت۔ ہمیں تمہارا ہی انتظار تھا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے اپنی بیوی ملکہ حیرت کا ہی انتظار ہو۔ افراسیاب کے چہرے پر بدستور پریشانی تھی۔

”کیا بات ہے شہنشاہ۔ میری جان آپ پر قربان۔ آپ مجھے کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔ آپ نے مجھے کیوں یاد فرمایا حالانکہ میں آپ ہی کے کہنے پر کاغال

بھی نہیں ہے۔ اس مہم کی کامیابی پر تم مالا مال ہو جاؤ گے۔“ سردار امیر حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سردار۔ پھر تو میں خواجہ کے ساتھ ضرور اس مہم پر جاؤں گی کیونکہ اس خطرناک مہم میں اگر میرا سرتاج مشکل میں پڑ گیا تو میرے سوا اس کی کون مدد کر سکے گا۔“ اس بار شہزادی چاند تارا نے خزانے کے دو کنوؤں کا سن کر خوش ہوتے ہوئے کہا تو عمرو کا منہ لٹک گیا۔

”خیر۔ تم لوگ لالچ میں نہ پڑو کیونکہ یہ مہم بہت خوفناک طلسمات سے پُر ہے اور اس مہم میں اپنے دماغ کو قابو میں رکھنا ورنہ طلسم کی زد میں آ کر مارے جاؤ گے۔“ سردار امیر حمزہ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔ دفعتاً ان کے سامنے ایک طلسمی پتلا نمودار ہوا۔ اسے دیکھ کر تینوں حیرت سے اچھل پڑے۔

پھاڑی کے غار میں چالیس روزہ خاص جاپ کر رہی تھی۔ اس عمل کے بعد طلسم ہوشربا کی طاقت میں اضافہ ہو جاتا مگر ابھی میرے جاپ کو پورا ہونے میں اکیس دن باقی تھے کہ آپ کے طلسمی پتلے نے مجھے آپ کا پیغام دیا کہ فوراً اور اسی وقت جاپ ادھورا چھوڑ کر میرے پاس پہنچیں اور اب میں آپ کے پیغام پر جاپ ادھورا چھوڑ کر آپ کے پاس حاضر ہوئی ہوں۔ شہنشاہ، آخر ایسی کیا بات ہے کہ آپ نے میرا جاپ پورا نہیں ہونے دیا۔“ ملکہ حیرت جادو نے تعظیم سے مسلسل بولتے ہوئے پوچھا۔

”بیگم۔ میں کچھ پریشان نہیں بلکہ بہت زیادہ پریشان ہوں۔“ افراسیاب نے اپنی بیوی ملکہ حیرت جادو کا ہاتھ تھام کر پلنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”کیا پریشانی ہے آپ کو؟“ ملکہ حیرت جادو پوچھا۔
 ”کتب سامری نے ہمیں بہت ہی خوفناک بات بتائی ہے اور اب آقا سامری نے ہمیں اپنے معبد میں بلایا ہے اور حکم دیا ہے کہ اپنی بیگم ملکہ حیرت جادو کے ساتھ ہی آنا۔“ افراسیاب نے پریشانی سے کہا۔

”شہنشاہ۔ آپ مجھے بہت خوفزدہ لگ رہے ہیں۔ مجھے بتائیں آخر ایسی کیا بات ہے میں نے آج سے پہلے آپ کو اتنا پریشان کبھی نہیں دیکھا۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی حیرت اور پریشانی سے پوچھا۔

”بیگم۔ خواجہ عمرو اور اس کی بیوی شدید خطرے میں ہے۔ اگر ہم نے ان کی مدد نہ کی تو وہ دونوں تین دن کے اندر مارے جائیں گے۔“ افراسیاب نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔

”ارے شہنشاہ۔ یہ تو خوشی کی بات ہے کہ ہمارا ازلی دشمن اور اس کی بیوی خطرے میں ہیں اور تین دنوں کے بعد وہ مارے جائیں گے اور آپ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں کہ ہم دونوں خواجہ عمرو اور اس کی بیوی کی مدد کریں۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوش ہو کر حیرت سے کہا۔

”مگر بیگم۔ اگر وہ دونوں مر گئے تو ہم بھی مارے جائیں گے کیونکہ ہماری زندگیاں بھی شدید خطرے میں ہیں۔ اگر عمرو اور اس کی بیوی نے ہماری مدد نہ کی تو ہم دونوں بھی تین دنوں کے بعد مارے جائیں گے۔“

افراسیاب نے پریشانی سے کہا۔

”شہنشاہ۔ آپ آخر کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کبھی آپ کہتے ہیں کہ ہمارے دشمن خطرے میں ہیں اور ہم دونوں کو ان دونوں کی مدد کرنی چاہئے اور کبھی کہتے ہیں ہماری زندگیاں خطرے میں ہیں اور ہمارے دشمنوں کو ہماری مدد کرنی چاہئے۔“ ملکہ حیرت جادو نے شدید حیرت سے پوچھا اور شہنشاہ افراسیاب کو ایسی نظروں سے دیکھنے لگی جیسے اسے اپنے خاوند کی دماغی حالت پر شک ہو۔

”بیگم۔ میں خود الجھن میں ہوں مگر کتاب سامری میں جو لکھا تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ ہمیں آقا سامری کے معبد میں جانا چاہئے۔ وہاں ہم دونوں کو سب باتوں کا علم ہو جائے گا۔“ افراسیاب نے کہا۔ پھر دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا اور دونوں جادو کے ذریعے یکنخت کمرے سے غائب ہو گئے اور جب دوبارہ ظاہر ہوئے تو دونوں ایک سیاہ رنگ کے معبد میں تھے۔ اس معبد میں سامری جادوگر کا ایک بہت بڑا بت بھی تھا۔ بت کی آنکھیں بے نور تھیں۔

دونوں میاں بیوی عقیدت سے بت کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔

”اے جادوگروں کے آقا جادوگر۔ ہم دونوں تیرے غلام تیرے کہنے پر تیرے معبد میں حاضر ہیں۔ ہمیں بتا کہ ہم پر کیا مصیبت نازل ہونے والی ہے۔“ دونوں نے آنکھیں بند کر کے جادو کے بول پڑھتے ہوئے کہا۔ اچانک ایک گرج کی آواز سنائی دی اور بت کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ گویا بت میں جیسے جان پڑ گئی ہو۔

”شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو آنکھیں کھولو۔ میں نے تم دونوں کو ایک خاص مقصد کے لئے بلایا ہے۔ تم دونوں کی زندگیاں شدید خطرے میں ہیں اور میں تم دونوں کی ہلاکت نہیں چاہتا کیونکہ تم دونوں میرے خاص نمائندے ہو کیونکہ تمہاری وجہ سے ہی طلسم ہوشربا پر میرا نام اور میرے اصول قائم ہیں اور جو صلاحیتیں تم دونوں میں ہے وہ کسی اور میں نہیں ہے۔“ بت کے منہ سے آواز نکلی تو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے آنکھیں کھول دیں۔

”جی آقا فرمائیں۔ آپ نے ہمیں کیوں یاد کیا ہے اور ایسا کون سا عمل ہوا ہے جس کی وجہ سے ہم دونوں کی زندگیاں صرف تین دن کی رہ گئی ہیں۔“

شہنشاہ افراسیاب نے عقیدت سے پوچھا تو سامری جادوگر کی روح ان دونوں کو جانگلوس جادوگر کے خوفناک جادوئی عمل اور اس کے بنائے ہوئے طلسم فشاں جادو کے بارے میں بتانے لگی۔

”مگر آقا یہ جانگلوس جادوگر کیا آپ سے بھی بڑا جادوگر ہے اور اس کی آپ سے کیا دشمنی ہے کیوں وہ مجھے، خواجہ عمرو اور ہماری بیگمات کو مارنا چاہتا ہے۔“

افراسیاب نے سامری کی روح سے تفصیل سن کر خوف اور حیرت سے پوچھا۔

”ہاں۔ یہ تم نے بہت اچھا سوال کیا ہے شہنشاہ افراسیاب۔ بات دراصل یہ ہے کہ آج سے صدیوں پہلے جادو دیوتا نے طلسم ہفت رنگ بنایا تھا اور شرط رکھی تھی کہ جو اس طلسم کو پار کرے گا اسے دنیا کے تمام جادوگروں کی بادشاہت مل جائے گی۔ میں نے بڑی محنت اور جان جوکھوں سے ان طلسمات کو پار کر لیا تو



جادو دیوتا کے کہنے کے مطابق تین دن بعد مجھے جادو دیوتا کا سب سے بڑا روشن جادو مل جانا تھا مگر جادو دیوتا کے اصول کے مطابق اگر ان تین دنوں میں کوئی اور جادوگر بھی طلسم ہفت رنگ کے خوفناک مراحل کو پار کر لے گا تو اسے مجھ سے مقابلہ کرنا پڑے گا اور جو جیتے گا وہی تمام دنیا کے جادوگروں کا آقا بننے کا حق دار ہو گا۔ اس دور میں بانگوس جادوگر کا بھی بہت چرچا تھا مگر بانگوس جادوگر کی مجھ سے بہت دشمنی تھی۔ کبھی میں اس کو نقصان پہنچانا تھا اور کبھی وہ مجھے نقصان پہنچا کر میری غلام طاقتوں کو فنا کر دیتا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ بانگوس جادوگر بھی میری طرح جادو دیوتا کے بنائے گئے خوفناک ترین طلسم ہفت رنگ کو عبور کر لے گا اور وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا۔ ابھی تین دن ختم ہونے میں چند گھنٹے باقی تھے کہ بانگوس جادوگر بھی جادو دیوتا کے طلسم ہفت رنگ کے ساتوں خوفناک مراحل کو عبور کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ جب میں نے تین دن پہلے طلسم ہفت رنگ کے خوفناک مرحلوں کو عبور کیا تھا تو میں شدید زخمی ہو گیا تھا اور

طلسمات کو عبور کرنے کے بعد ایک دن کے لئے تو میری تمام طاقتیں ختم ہو گئی تھیں۔ خیر اصول کے مطابق جب ایک دن ختم ہوا تو میری تمام طاقتیں بحال ہو گئی تھیں تو میں نے جادو سے پھر اپنے زخموں کو ٹھیک کر لیا تھا۔ محبت اور جنگ میں ہر چیز جائز ہوتی ہے۔ دنیا کے جادوگروں کا آقا بننے کے لئے میں تین دن طلسم ہفت رنگ کے باہر چھپا رہا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ بانگوس جادوگر کو اپنے جادو سے معلوم ہو جائے گا کہ میں جادو دیوتا کے طلسم ہفت رنگ کو عبور کر چکا ہوں تو سب کچھ چھوڑ کر وہ بھی طلسم ہفت رنگ کی طرف رخ کرے گا اور لازمی طلسمات کو عبور کر لے گا۔ اب میرے اندازے کے مطابق بانگوس جادوگر نے بھی طلسم ہفت رنگ کو عبور کر لیا ہے۔ چونکہ بانگوس جادوگر زخمی تھا کیونکہ اسے بھی میری طرح طلسم ہفت رنگ کے خوفناک طلسمات کو عبور کرنے میں بڑی دقت ہوئی تھی اور دوسرا یہ کہ ایک دن کے لئے اس کی طاقتیں بھی ختم ہو چکی تھیں۔ میں پہلے ہی گھات لگائے بیٹھا تھا اس لئے اس کی کامیابی پر میں نے

اس پر بھرپور حملہ کر دیا اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ جادو دیوتا کے طلسم ہفت رنگ کو عبور کرنے کے لئے بے شمار نامی گرامی جادوگر اس خوفناک طلسم میں گئے مگر موت کا شکار ہو گئے تھے صرف میں اور بانگوس جادوگر ہی ان خوفناک سات طلسمات کو عبور کر سکے تھے۔ معلوم نہیں بدبخت بانگوس جادوگر کو کیسے شک ہو گیا تھا کہ میں اسے مارنے کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہوں اس لئے اس نے مرنے سے پہلے اپنی سب سے بڑی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اپنے بیٹے جانگوس جادوگر کو پیغام بھجووا دیا تھا کہ وہ فوراً ہی پاتال کے اندھیروں میں اندھے دیوتا کی پناہ میں چلا جائے اور اس کی پوجا کرے۔ بانگوس جادوگر کی بڑی طاقت چڑیل چڑچل، جانگوس جادوگر کو جو اس وقت بچہ تھا اٹھا کر پاتال کی گہرائیوں کے اندھیروں میں چھپے اندھے دیوتا کے معبد میں لے گئی۔ چونکہ تین دن پورے ہونے تک مجھے طلسم ہفت رنگ کو عبور کرنے کے بعد اس کے باہر ہی رہنا تھا اس لئے میں چڑیل چڑچل کو نہ روک سکا تھا۔ خیر بانگوس

جادوگر کی موت اور میری کامیابی سے طلسم ہفت رنگ کو عبور کرنے کے تین دن گزرنے کے بعد جادو دیوتا نے مجھے روشن جادو عطا کیا جس سے میں پوری دنیا کے جادوگروں کا آقا بن گیا اور دنیا پر راج کرنے لگا اور مرنے تک دنیا کے جادوگروں پر میری حکومت رہی۔ مرنے سے پہلے میں نے طلسم ہوشربا کے لئے اصول وضع کئے اور صدیاں گزرنے جانے کے باوجود طلسم ہوشربا پر میرے بنائے ہوئے اصول قائم ہیں مگر اب بانگوس جادوگر کا بیٹا جانگوس جادوگر انتقام بن کر اس دنیا میں آیا ہے اور پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے چونکہ میں نے اپنی تمام طاقتیں تم دونوں کو سونپ رکھی ہیں اس لئے تم دونوں کی موت کے بعد طلسم ہوشربا پر جانگوس جادوگر کا مکمل قبضہ ہو جائے گا اور میری روح پاتال کی آگ میں قید ہو جائے گی۔ جانگوس جادوگر اپنے باپ کا انتقام لینے کے لئے میری روح کو پاتال کی آگ میں ہمیشہ کے لئے جلانا چاہتا ہے۔ سامری کی روح نے ان دونوں کو تفصیل سے آگاہ کیا۔

میں جا چھپا ہے۔ تم دونوں میاں بیوی اور خواجہ عمرو اور اس کی بیوی ایک ساتھ اگر طلسم فشاں جادو کے مرحلوں کو عبور کر لو اور تین دن سے پہلے ہی انہیں فنا کر دو تو تم سب کی جان بچ جائے گی۔“ سامری کی روح نے پھر تفصیل سے ان دونوں کو بتایا۔

”مگر آقا۔ خواجہ عمرو اور اس کی بیوی ہماری مدد کیوں کریں گے وہ تو ہمارے دشمن ہیں اور ویسے بھی وہ ہماری بات کا یقین کیسے کریں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے پہلی بار سوال کیا۔

”جہاں تک میرا علم کہتا ہے سردار امیر حمزہ نے عمرو اور اس کی بیوی کو جانگلوں جادوگر اور اس کے طلسمات کے متعلق بتا دیا ہے اور وہ دونوں مہم پر جانے کے لئے تیار ہیں۔“ سامری جادوگر نے کہا۔

”آقا۔ یہ مہم کیسی ہے اور اس میں کیا طلسمات ہیں۔ کیا میں ان طلسمات کو فنا کر سکوں گا۔“ افراسیاب نے فکر مندی سے پوچھا۔

”افراسیاب۔ اس بارے میں میرا علم مجھے کچھ نہیں بتاتا کہ جانگلوں جادوگر نے کیا طلسمات بنائے ہیں اور

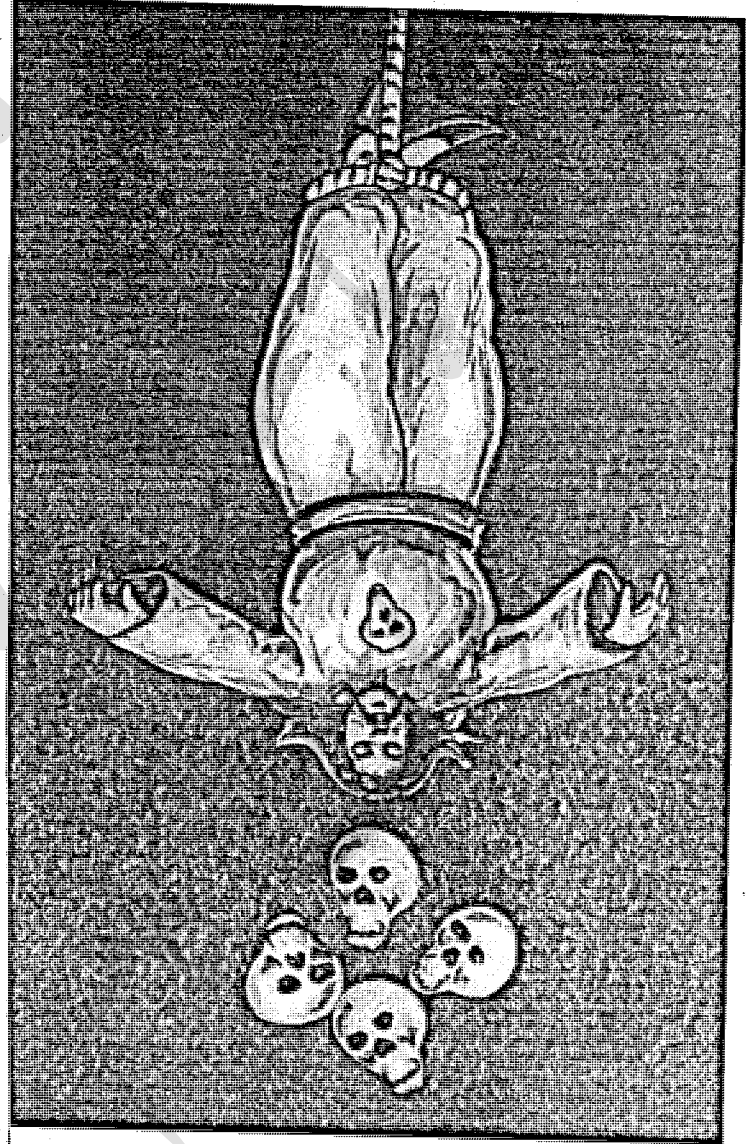
”مگر آقا۔ آپ بھی تو مہمان طاقتوں کے مالک ہیں۔ کیا جانگلوں جادوگر کو ہلاک کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں طلسم ہوشربا کا شہنشاہ ہوں میں اس جادوگر کو خاتمہ کر دوں گا آپ مجھے کوئی طریقہ بتائیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پہلو بدل کر تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں شہنشاہ۔ مرنے کے بعد میری طاقتیں ختم ہو چکی ہیں گو کہ روشن جادو طلسم ہوشربا کے شہنشاہ کے پاس ہوتا ہے اور وہ تمہارے پاس ہے مگر جانگلوں جادوگر نے اندھے دیوتا کی اتنی پوجا کی ہے کہ انہوں نے اسے روشن جادو کا بھی توڑ شومان جادو عطا کر دیا ہے۔ اندھے دیوتا کے کہنے پر جانگلوں جادوگر نے سات دن شمشاد دیوتا کے اندھے کنویں میں الٹا لٹک کر کالا عمل کیا ہے اور اس خوفناک عمل کی بدولت تم، خواجہ عمرو اور تم دونوں کی بیگمات تین دن کے اندر مارے جاؤ گے۔ گو کہ عمل کے بعد ان تین دنوں کے لئے جانگلوں جادوگر کی طاقت بھی ختم ہو چکی ہے اور وہ اپنے طلسم فشاں جادو کے ساتویں اور آخری طبق

ان کا خاتمہ کیسے ہو گا۔ بس اتنا علم ہے کہ طلسم فشاں جادو میں قدم رکھنے کے بعد تم دونوں کو اپنے دشمن اور اس کی بیوی کی بھی حفاظت کرنی پڑے گی کیونکہ تم چاروں میں سے کسی ایک کی موت سے فنا طلسم بھی دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور پھر سب کی موت لازمی ہو گی۔ اب تم دونوں فوراً طابق کی پہاڑیوں پر جاؤ ورنہ ایک پہر گزرنے کے بعد تم چاروں طلسم کے اندر داخل بھی نہ ہو پاؤ گے اور تین دن بعد سب کی دردناک موت ہو گی۔ اب فوراً روانہ ہونے کی تیاری کرو وقت بہت کم ہے۔“ سامری کی روح نے ان دونوں کو سمجھایا تو دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور سامری کے بت کے سامنے رکوع کی حد تک جھکے اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر سامری کے معبد سے غائب ہو گئے۔ ان کے جاتے ہی سامری کا بت بھی بے جان ہو گیا۔

یہ ایک بہت ہی بڑا سینکڑوں فٹ گہرا کنواں تھا۔ کنویں کے ارد گرد سنگلاخ پہاڑیاں تھیں۔ اس کنویں کے اندر بڑی بڑی غاریں تھیں جہاں بے حد اندھیرا چھایا رہتا تھا۔ یہ شمشاد دیوتا کا اندھا کنواں تھا جہاں روشنی کی ایک کرن بھی نہیں آ سکتی تھی۔ اس کنویں کے اندر ایک کرخت شکل کا بوڑھا کنویں کے ایک اندھیرے غار میں اپنے پاؤں رسی سے باندھ کر الٹا لٹکا ہوا تھا۔ اس کے نیچے چار انسانی کھوپڑیاں پڑی تھیں۔ یہ کرخت شکل کا بوڑھا مسلسل آنکھیں بند کئے ایک جاپ پڑھنے میں مصروف تھا اور وہ ساتھ ساتھ تھوڑی دیر کے بعد کھوپڑیوں پر پھونک مار دیتا جس سے چاروں کھوپڑیاں آگ کی مانند دھنکے لگتیں۔

”بس کرو جانگوس جادوگر۔ تمہارے سات دن پورے ہو گئے ہیں اور تم اپنے عمل میں کامیاب ہو چکے ہو۔ ہم تم کو طلسم فشاں جادو عطا کرتے ہیں۔“ اس کرخت شکل بوڑھے کے کانوں میں ایک آواز پڑی تو بوڑھے نے خوش ہو کر کچھ پڑھ کر اپنے پاؤں پر پھونک ماری تو اس کے پاؤں کے گرد بندھی رسیاں کھل گئیں اور وہ دھڑام سے گرنے کی بجائے سیدھا ہو گیا۔ یہ جانگوس جادوگر تھا جس نے پاتال کی گہرائیوں کے اندھیروں میں چھپ کر اندھے دیوتا کی پانچ سو سال پوجا کی تھی جس پر اندھے دیوتا نے اسے شومان جادو عطا کیا تھا جس کی بنا پر یہ کرخت چہرے والا بوڑھا جانگوس جادوگر دنیا پر اپنی حکومت کر سکتا تھا۔ اندھے دیوتا نے اسے بتا دیا تھا کہ اس دور میں روشنی کی ایک بہت بڑی شخصیت سردار امیر حمزہ سے اسے خطرہ ہو سکتا ہے اور اس کا خاص درباری خواجہ عمرو بہت ہی خطرناک انسان ہے جو سینکڑوں ظالم انسانوں، جنوں، دیووں، جادوگروں اور آسیب کو ہلاک کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے باپ جانگوس



مت کرو ہمارے اس بتائے گئے عمل سے اگر تین دن کے اندر وہ چاروں مل کر ہمارے عطا کئے طلسم فشاں جادو کو فنا نہ کر سکے تو لاکھ کوشش کرنے کے باوجود ان کھوپڑیوں کی وجہ سے مارے جائیں گے یہ کھوپڑیاں آگ بن کر ان سب کے جسموں کو بھسم کر دیں گی۔ چونکہ تمہارا جادو اس کالے عمل کے بعد تین دن کے لئے ختم ہو چکا ہے اس لئے تم طلسم فشاں جادو کے آخری طبق کے قریب جا کر چھپ جاؤ۔ اگر شہنشاہ افراسیاب اور خوجہ عمرو عیار وہاں اکٹھے ہو کر بھی آئے تو طلسم فشاں جادو کے خوفناک طلسمات انہیں مار ڈالیں گے اور ان چاروں میں سے کوئی ایک بھی مارا گیا تو شومان جادو کی بدولت طلسم فشاں جادو کے فنا کئے ہوئے طلسم بھی دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور پھر سب کی موت طلسم فشاں جادو میں یقینی ہو جائے گی۔ اندھے دیوتا کی گرجدار آواز سنائی دی۔

”مقدس دیوتا۔ میرے اس طلسم فشاں جادو کے طلسمات کے نام کیا ہیں اور وہاں کون سے طلسمات ہوں گے۔“ جانگلوس جادوگر نے خوش ہو کر پوچھا۔

جادوگر کے خاص دشمن سامری کا خاص نمائندہ شہنشاہ افراسیاب جو بے پناہ جادو کی طاقتوں کا مالک ہے اس لئے عمرو اور شہنشاہ افراسیاب سے نمٹنے کے لئے اندھے دیوتا نے اسے شمشاد جادوگر کے اندھے کنویں میں سات دن تک ایک خوفناک جاپ کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس خطرناک کالے جاپ کی بدولت عمرو اور شہنشاہ افراسیاب اپنی اپنی بیویوں کے ساتھ تین دن بعد مارے جائیں گے یا پھر طلسم فشاں کا رخ کریں گے جو بہت ہی خوفناک طلسمات سے پُر ہے۔

”مقدس دیوتا۔ میں نے آپ کے حکم پر کالا عمل کامیابی سے مکمل کر لیا ہے اور شومان جادو ان چار انسانی کھوپڑیوں پر پھونک دیا ہے اب میرے پاس کوئی طاقت بھی باقی نہیں ہے۔ اب میں کیا کروں۔“ جانگلوس جادوگر نے گہرے اندھیرے کو گھورتے ہوئے کہا۔

”جانگلوس جادوگر۔ تم نے ان چاروں کھوپڑیوں پر شہنشاہ افراسیاب، ملکہ حیرت جادو، خوجہ عمرو عیار اور شہزادی چاند تارا کی موت کے لئے ان کے نام لے کر کالا عمل مسلسل سات دن پڑھا ہے۔ اب تم فکر

”ہم تم پر پھونک مار رہے ہیں اس سے تمہیں علم ہو جائے گا کہ ان طلسمات کے نام کیا ہیں۔“
اندھیرے میں گرجدار آواز سنائی دی پھر جانگلوں جادوگر کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر پھونک ماری ہو۔ جانگلوں جادوگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سامنے طلسم فشاں جادو موجود ہے۔ اندھیرا ہونے کے باوجود اس کی آنکھوں کے سامنے طلسم فشاں جادو کے ساتوں طلسم گھومنے لگے۔

”مقدس دیوتا، آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے یہ طلسم فشاں جادو عطا کیا ہے جسے فنا کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے مگر میں آپ سے یہ بات پوچھنے چاہتا ہوں کہ عمرو عیار تو ایک معمولی سا انسان ہے اور جادو بھی بالکل نہیں جانتا پھر آپ نے کیوں مجھے اس سے محتاط رہنے اور اسے مارنے کا مشورہ دیا ہے۔“
جانگلوں جادوگر نے حیرت سے پوچھا۔

”جانگلوں جادوگر۔ تم پاتال سے نکل کر نئے نئے اس دنیا میں آئے ہو گو کہ اس دور میں تمہارے باپ کا ازلی دشمن سامری جادوگر مر چکا ہے مگر اس کا

روح اب بھی طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب سے ملتی رہتی ہے۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے مرنے کے بعد ہی تم طلسم ہوشربا کے شہنشاہ بن سکتے ہو گو کہ تم اس وقت دنیا کے سب سے بڑے جادوگر ہو مگر تمہیں ابھی اپنی طاقتوں کا صحیح طریقے سے پتہ نہیں ہے۔ شہنشاہ افراسیاب کے پاس روشن جادو ہے جس کی بنا پر وہ جادوگروں کا شہنشاہ ہے اور بلاشبہ اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو شہنشاہ افراسیاب کے بعد سب سے بڑی ساحرہ ہے اس لئے میں نے ان دونوں کی موت کا تمہیں مشورہ دیا ہے اور جہاں تک عمرو کی بات ہے تو سنو خواجہ عمرو اس دنیا کا سب سے بڑا عیار ہے اور تم سے بھی بڑے بڑے جادوگر بلکہ چند دیوتا بھی اس کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ اس کے پاس ایک حیرت انگیز تھیلا ہے جسے وہ زنبیل کہتا ہے اس میں بہت ساری انوکھی چیزیں ہیں اور یہی تھیلا عمرو کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ اس زنبیل میں عمرو جتنا مرضی ڈال لے زنبیل نہیں بھرتی۔ خواجہ عمرو کی موت کے بعد سردار امیر حمزہ کی گویا آدھی

طاقت ختم ہو جائے گی جہاں تک عمرو کی بیوی شہزادی چاند تارا کی بات ہے اس کے سر پر بڑے بڑے بزرگوں کا ہاتھ ہے۔ شہزادی چاند تارا اگر خواجہ عمرو کی موت کے بعد تم سے اپنے خاوند کی موت کا بدلہ لینا چاہے تو روشنی کے نمائندوں کی مدد اس کے ساتھ ہو گی اور تم شدید مشکل میں پڑ سکتے ہو اس لئے میں نے تمہیں ان چاروں کو مارنے کے لئے کالا جاپ کرنے کو کہا تھا جسے تم نے کامیابی سے کر لیا ہے۔ چونکہ تمہاری تمام طاقتیں تین دن کے لئے ختم ہو چکی ہیں اس لئے میں تمہیں طلسم فشاں جادو کے آخری طبق طلسم موت کے قریب پہنچا دیتا ہوں وہاں تمہیں تین دن تک کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تک طلسم فشاں جادو کے ساتوں طلسمات فنا نہ کر دیئے جائیں۔ تمہیں ان طلسمات کے نام تو معلوم ہو ہی چکے ہیں۔ پہلا طبق طلسم پراسرار ہے، دوسرا طلسم ہولناک ہے، تیسرا طلسم خوف ہے، چوتھا طلسم ڈر ہے، پانچواں طلسم ہیبت ہے، چھٹا طلسم دہشت ہے اور آخری طبق طلسم موت ہے اور بلاشبہ طلسم فشاں جادو کے ساتوں طبق ان

چاروں کی موت ہے۔“ اندھے دیوتا کی مسلسل آواز جانگلوس جادوگر کو سنائی دی تو جانگلوس جادوگر نے خوش ہو کر سر ہلا دیا جیسے اب ساری بات سمجھ گیا ہو۔

”ٹھیک ہے۔ اب آنکھیں بند کرو ہم تمہیں طلسم فشاں جادو کے پار پہنچا دیتے ہیں۔ ہمارے جانے کا وقت ہو چکا ہے۔“ اندھیرے میں جانگلوس جادوگر کو آواز سنائی دی تو اس نے تائید میں آنکھیں بند کر دیں تو اسے جھٹکا لگا۔ جب اس نے جھٹکے کے بعد آنکھیں کھولیں تو خود کو بدلی ہوئی جگہ پر محسوس کیا مگر اندھیرا بدستور موجود تھا۔

”جانگلوس جادوگر اب ہم جا رہے ہیں ہم زیادہ دیر اس روشن دنیا میں نہیں رہ سکتے اگر پھر کبھی تمہیں مشکل پیش آئے تو تم اپنی غلام کالی طاقتوں کو تین دن کے بعد استعمال کر سکتے ہو۔ وہ چاروں ہلاک ہو جائیں گے تو پوری دنیا پر تمہارا قبضہ ہو جائے گا اور تمہارے باپ کے دشمن سامری جادوگر کی روح بھی تمہارے قبضے میں ہو گی۔“ اس کے ساتھ ہی آواز بند ہو گئی اور چند لمحوں بعد روشنی ہو گئی۔ جانگلوس جادوگر سمجھ گیا

تھا کہ اندھا دیوتا اس کی مدد کرنے کے بعد پاتال کے اندھیروں میں ہمیشہ کے لئے چلا گیا ہے۔ اب اسے اس کی عطا کی گئی کالی طاقتوں سے ہی اپنی حفاظت اور دنیا پر راج کرنا ہو گا۔ جانگوس جادوگر کو معلوم تھا کہ وہ طلسم فشاں جادو کے سات طلسمات کے پار محفوظ مقام پر تھا۔ گو کہ اس کی طاقتیں تین دن تک ختم ہو چکی تھیں مگر اسے پرواہ نہیں تھی کیونکہ جو بھی اس کو مارنے آئے گا اسے پہلے طلسم فشاں جادو کے سات خوفناک طبق کا خاتمہ کرنا ہو گا جو کہ بے حد مشکل تھا۔ جانگوس جادوگر جس کمرے تھا یہ کمرہ بہت ہی خوبصورت تھا۔ خوبصورت بڑا سا پلنگ، سونے کی بنی ہوئی کرسیاں، ریشمی پردے، خوبصورت قیمتی قالین۔ کمرہ شاہی منظر پیش کر رہا تھا۔ جانگوس جادوگر شان سے چلتا ہوا پلنگ کی طرف بڑھا اور مسکراتے ہوئے پلنگ پر لیٹ گیا جیسے اسے کسی چیز کی فکر ہی نہ ہو۔

”سامری صرف تین دن پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔“ جانگوس جادوگر بڑبڑایا پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

عمرو طلسمی جوتے پہن کر ہوا میں اڑا جا رہا تھا اس کی آنکھیں بند تھیں۔ شہزادی چاند تارا نے عمرو کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور اس نے بھی اپنی آنکھیں سختی سے بند کر رکھی تھیں۔ آخر کار کافی دیر بعد عمرو کے پاؤں زمین سے ٹک گئے تو عمرو نے آنکھیں کھول دیں۔

”بیگم۔ اب آنکھیں کھول دو۔“ عمرو نے اپنی موٹی بیوی شہزادی چاند تارا سے کہا جس نے بدستور عمرو کی ہدایت پر آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔

”ارے عمرو۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔“ شہزادی چاند تارا نے آنکھیں کھولتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

”جہاں ہمیں شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے ہمراہ طلسم فشاں جادو کے طلسمات میں داخل ہونا

طابق کی پہاڑیوں کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ چونکہ یہ ایک طلسماتی مہم تھی اس لئے عمرو نے طلسمی جوتوں کا استعمال کیا تھا۔ عمرو اور شہزادی چاند تارا ایک سنان جگہ پر گئے تھے اور وہاں عمرو نے طلسمی جوتے پہن کر اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑا اور اسے سختی سے حکم دیا تھا کہ جب تک ہمارے پاؤں زمین پر نہ ٹکیں آنکھ نہیں کھولنی۔ اب عمرو اور شہزادی چاند تارا غور سے طابق کی پہاڑیوں کو دیکھ رہے تھے جن کا رنگ سیاہ تھا۔

”بیگم۔ دل تو میرا بھی یہی چاہ رہا ہے کہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو پر ہزار بار لعنت بھیج کر اس منحوس جانگوس جادوگر کی سرکوبی کو نکلوں جس نے ان دونوں کے ساتھ ہماری زندگیوں کو بھی ختم کرنے کے لئے کوئی خوفناک کالا عمل کیا ہے۔“ عمرو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ شہزادی چاند تارا بھی عمرو کے ہمراہ چل پڑی۔

”یہ دونوں بدبخت ہمیں اطلاع دے کر آخر کہاں مر گئے۔“ عمرو نے منہ بنا کر کہا پھر اچانک کچھ سوچ کر اس نے زنبیل سے سلیمانی تختی نکال لی اور پہاڑ

پڑے گا جہاں بدبخت جانگوس جادوگر نے سات خوفناک طبق بنائے ہیں جہاں اس خبیث نے ہماری موت کا بندوبست کر رکھا ہے۔ اس بدبخت نے عمل ہی کچھ اس طرح کیا ہے کہ ہمیں اپنے ازلی دشمنوں کے ساتھ مہم سر کرنی پڑے گی اور خطروں میں ان کی مدد بھی کرنی پڑے گی۔“ عمرو نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

”عمرو۔ تم افراسیاب اور اس کی منحوس ملکہ کا خاتمہ کر دو میں اس خبیث جانگوس جادوگر کو دیکھ لوں گی۔“ چاند تارا نے منہ بنا کر کہا۔

سردار امیر حمزہ کے شاہی کمرے میں شہنشاہ افراسیاب کے پتلے نے عمرو کو شہنشاہ افراسیاب کا پیغام دیا تھا کہ میں اور ملکہ حیرت جادو طابق کی پہاڑیوں پر پہنچ جائیں گے اور ہمیں یہ معلوم ہے کہ تم دونوں میاں بیوی کو بھی جانگوس جادوگر کے خطرناک ارادوں کا پتہ چل گیا ہو گا اس لئے تم دونوں بھی وہاں پہنچ جاؤ۔ یہ پیغام ملنے کے بعد عمرو نے اپنی بیوی کو تیار ہونے کا کہا اور سردار امیر حمزہ سے اجازت لے کر

کی ایک چٹان پر بیٹھ گیا۔ شہزادی چاند تارا -
کے ساتھ بیٹھ گئی۔

”سلیمانی تختی۔ مجھے بتایا جائے کہ یہ جانگلوس
جادوگر اصل میں کون ہے اس کی اگر ہم سے دشمنی
ہے تو پھر ہمارے دشمنوں شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ
حیرت جادو سے اس کی کیوں دشمنی ہے۔“ عمرو نے تختی
کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

”خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ جانگلوس جادوگر پاتال
کے اندھیروں کے اندھے دیوتا کا پجاری ہے۔“ پھر
دیگر معلومات اس پر ابھرنے لگیں جسے عمرو نے پڑھ کر
سر ہلا دیا۔

”سلیمانی تختی۔ مجھے بتایا جائے کہ جانگلوس جادوگر
کے طلسم فشاں جادو کون سے ہیں اور انہیں فنا کرنے
کا کیا طریقہ ہو گا۔“ عمرو نے پھر سوال کیا۔ سلیمانی
تختی میں حروف مٹے اور نئے حروف ابھر آئے۔

”عمرو کو صرف طلسمات کے نام بتائے جا سکتے
ہیں۔ یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ وہاں طلسمات کیا ہوں
گے کیونکہ وہ سب طلسمات پاتال کے اندھیروں کے



”سلیمانی تختی۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اگر میں اپنی بیوی کو زنبیل میں ڈال لوں اور پھر طلسمات سر کروں تو کیسا رہے گا۔“ عمرو نے نیا سوال کیا۔

”عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ وہ ایسی غلطی ہرگز مت کرے کیونکہ جادوگر نے چار انسانی کھوپڑیوں پر خوفناک کالا عمل کیا ہے جو تمہارے، شہزادی چاند تارا اور شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے لئے ہے۔ اگر چاروں میں سے کوئی بھی اس مہم میں شامل نہ ہوا یا طلسمات کے آخر میں بھی کوئی مارا گیا تو فنا طلسمات بھی زندہ ہو جائیں گے پھر چاروں کی موت یقینی ہے۔“ سلیمانی تختی پر پھر نئی تحریر ابھر آئی۔

”سلیمانی تختی۔ کیا بولنے والی گڑیا کو طلسم فشاں جادو کے طلسمات کے بارے میں معلوم ہو گا۔“ عمرو نے سوچتے ہوئے نیا سوال کیا۔

”خواجہ عمرو کو تختی سے خبردار کیا جاتا ہے کہ وہ ایسی غلطی ہرگز مت کرے کیونکہ بتایا جا چکا ہے کہ وہ سب طلسمات پاتال کے اندھیروں کے اندھے دیوتا کے عطا

اندھے دیوتا کے عطا کردہ ہیں۔ ہاں البتہ عمرو کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اسے اور اس کی بیوی شہزادی چاند تارا کو بہت زیادہ ہمت کا مظاہرہ کرنا ہو گا ورنہ وہ مارے جائیں گے کیونکہ وہ دہشت ناک طلسمات ہیں۔“ پھر سلیمانی تختی پر طلسم فشاں جادو کے ساتوں طلسمات کے نام ابھر آئے جنہیں پڑھ کر عمرو سمجھ گیا کہ واقعی طلسمات کے نام ہی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ مہم بہت ہی خطرناک ہو گی۔

”سلیمانی تختی۔ مجھے بتایا جائے کہ اس خوفناک مہم میں کیا میں زنبیل کی کراماتی چیزوں کا استعمال کر سکتا ہوں۔“ عمرو نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا کیونکہ بعض مہم ایسی بھی تھیں جن کے طلسمات کو ختم کرنے میں زنبیل کی کراماتی چیزیں اس کا ساتھ چھوڑ دیتی تھیں۔

”ہاں خواجہ عمرو زنبیل کی کراماتی چیزوں کا استعمال کر سکتا ہے مگر ان خوفناک طبق کے چند طلسمات پیچیدہ اور الجھے ہوئے ہیں اس لئے تم دونوں کو ہمت کے ساتھ اپنی عقل کا استعمال بھی کرنا ہو گا ورنہ طلسمات اٹکے بھی پڑ سکتے ہیں۔“ سلیمانی تختی پر نئے حروف ابھر

کئے ہوئے ہیں اس لئے ان طلسمات میں قدم رکھ
 بغیر کوئی بھی ان طلسمات کے اندر نہیں جھانک سکتا۔
 اگر خواجہ عمرو نے بولنے والی گڑیا یا زنبیل کے محافظ
 بونے سے طلسم فشاں جادو کے طبق کے طلسمات کے
 اندر جھانکنے کا کہا تو زنبیل کی تمام کراماتی چیزیں تین
 دن کے لئے غائب ہو جائیں گی۔ خواجہ عمرو ایک چھوٹا
 خنجر اپنے لباس کی جیب میں رکھ لے اور ویسا ہی ایک
 خنجر شہزادی چاند تارا کو بھی دے دے۔ یہی ہدایات
 شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے لئے ہیں۔
 اب خواجہ عمرو طلسمات کے اندر قدم رکھنے سے پہلے
 کوئی سوال نہیں پوچھ سکتا ورنہ سلیمانی تختی بھی تین دن
 کے لئے زنبیل سے غائب ہو جائے گی۔ سلیمانی تختی
 پر نئے حروف ابھرے جسے پڑھ کر عمرو کا منہ بن گیا۔
 عمرو کے ساتھ شہزادی چاند تارا بھی سلیمانی تختی کے
 سب پیغامات پڑھ رہی تھی۔

”بیگم۔ تم نے طلسمات کے نام تو پڑھ ہی لئے
 ہیں۔“ عمرو نے اپنی زنبیل میں سے دو چھوٹے خنجر نکال
 کر ایک اپنی جیب میں ڈال کر اور دوسرا شہزادی چاند

تارا کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا۔
 ”ہاں عمرو۔ طلسمات کے نام پڑھ کر ہی میرا دل
 لرز رہا ہے نہ جانے یہ طلسمات کیسے ہوں گے۔ سردار
 امیر حمزہ بھی کہہ رہے تھے کہ یہ مہم بہت ہی خوفناک
 ہو گی۔“ شہزادی چاند تارا نے خنجر لے کر گھبرائے
 ہوئے لہجے میں کہا۔

”واہ بیگم۔ تم ابھی سے ڈر گئی۔ ارے بیگم۔ میرے
 ہوتے ہوئے تم فکر کیوں کرتی ہو۔ میں عیار زماں،
 شعلہ تپاں، برق رواں اور موت جادوگراں ہوں۔ میں
 سب سنبھال لوں گا اور سب طلسمات کو فنا کر کے
 جانگلوں جادوگر کو کان سے پکڑ کر تمہارے قدموں میں
 ڈال دوں گا۔“ عمرو نے سینہ ٹھونک کر کہا حالانکہ سلیمانی
 تختی پر طلسمات کے نام پڑھ کر عمرو بھی لرز گیا تھا مگر
 وہ اپنی بیوی کے سامنے بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتا
 تھا۔

”وقت بیت رہا ہے مگر ابھی تک وہ دونوں منحوس
 یہاں نہیں پہنچے۔ اگر شام ہونے سے پہلے پہلے ہم
 سب نے طلسم میں قدم نہ رکھے تو ان دونوں بدبختوں

کے ساتھ ہم بھی مارے جائیں گے۔“ عمرو نے سورج کو دیکھتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔

”شیطانو۔ ہم پہنچ چکے ہیں۔“ دفعتاً دونوں کو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی عمرو اور شہزادی چاند تارا کے جسم رسیوں سے بندھتے چلے گئے اور پہاڑیاں شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے فلک شکاف قہقہوں سے گونج اٹھیں۔

شہنشاہ افراسیاب اس وقت اپنے کمرہ خاص میں آلتی مارے بیٹھا تھا اور ملکہ حیرت جادو بھی اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ دونوں کی آنکھیں بند تھیں اور دونوں جادو کے منتر پڑھ رہے تھے۔ اچانک شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے ایک ساتھ آنکھیں کھولیں تو ان کی آنکھیں کبوتر کے خون کی مانند سرخ تھیں۔ شہنشاہ افراسیاب نے ہاتھ فرش پر مارا تو یلکھت فرش سے دھواں بلند ہونے لگا۔ چند لمحوں بعد دھوئیں میں ایک چڑیل برآمد ہوئی۔ اس چڑیل کا رنگ توے کی مانند سیاہ تھا اور چہرہ خوفناک تھا۔

”بولو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو۔ تم دونوں نے مجھے کیوں بلایا ہے۔“ خوفناک شکل والی سیاہ چڑیل

نے گردار لہجے میں کہا۔

”چراکا چڑیل۔ ہم نے تمہیں ایک خاص کام کے لئے بلایا ہے۔ ہم دونوں سخت مشکل میں ہیں چونکہ تم پاتال کے اندھیروں کی ملکہ چڑیل ہو اس لئے ہم نے تمہیں یاد کیا ہے۔ تمہیں ہمارے سوالوں کا جواب دینا ہو گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا مگر پریشانی اس کے چہرے پر عیاں تھی۔

”آقا سامری نے تو تم دونوں کو بے شمار طاقتوں سے نوازا ہے اور تم دونوں کے پاس اور بھی بے شمار کالی غلام طاقتیں ہیں پھر میری یاد کیسے آگئی ہے۔“ چراکا چڑیل نے بھیانک انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”چراکا چڑیل۔ ہماری مشکل کا حل صرف تمہارے پاس ہے۔ چونکہ تم پاتال اندھیرگری کی ملکہ ہو اس لئے تم پاتال کے اندھیروں میں جھانک سکتی ہو۔“ اس بار شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”میں دیکھ رہی ہوں کہ تم دونوں سخت پریشان ہو۔ آخر ایسی کیا پریشانی ہے جو تم دونوں نے سخت عمل کر

کے مجھے بلایا ہے۔“ چراکا چڑیل نے پھر پوچھا۔

”چراکا چڑیل۔ بات دراصل یہ ہے کہ جانگوس جادوگر جو پاتال کے اندھیروں سے آیا ہے اور اندھے دیوتا کا پجاری ہے اس نے ہمیں مارنے کے لئے طلسم فشاں جادو بنایا ہے جس کے سات طبق ہیں۔ میں اور میری بیوی ہم دونوں نے ویسے تو بڑے بڑے طلسمات عبور کئے ہیں مگر جانگوس جادوگر کے بنائے گئے طلسمات کو جاننے کے لئے ہم نے بڑے جتن کئے ہیں مگر اندھیرا ہی چھا جاتا ہے۔ ہماری تمام طاقتیں جانگوس جادوگر کے طلسمات کے اندر نہیں جھانک سکیں۔ آقا سامری نے بھی ہمیں خبردار کیا ہے کہ وہ طلسمات بہت خطرناک اور خوفناک ہیں اگر شام سے پہلے ہم نے طلسمات میں قدم نہ رکھا تو جانگوس جادوگر کے خوفناک عمل سے مارے جائیں گے ہم نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ ہمیں بتاؤ کہ وہ خوفناک طلسمات کیا ہیں اور ان کا کیا توڑ ہے۔ اتفاق سے اس مہم میں ہمارے ساتھ ہمارا ازلی دشمن عمرو اور اس کی بیوی شہزادی چاند تارا بھی ہیں۔ بدبخت جانگوس

جادوگر نے اتنا خوفناک عمل کیا ہے کہ چاروں میں سے کسی ایک کی موت سے ہم سب مارے جائیں گے۔ ہمیں مشورہ دو کہ ہم کیا کریں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں مسلسل بولتے ہوئے خوفناک شکل والی چراکا چڑیل سے پوچھا۔

”شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو۔ گو کہ میں ہاتال کے اندھیروں کی ملکہ ہوں مگر مجھے افسوس ہے کہ میں بھی جانگلوں جادوگر کے طلسم فشاں جادو کے طلسمات کے اندر نہیں جھانک سکتی کیونکہ وہ اندھے دیوتا کے عطا کئے گئے طلسمات ہیں اور ان میں جھانکنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ ہاں میری طاقت اتنا ضرور بتاتی ہے کہ وہ طلسمات بے حد خطرناک اور خوفناک ہیں۔ تم دونوں نے اپنے جادو کے ساتھ ہمت اور عقل مندی سے کام نہ لیا تو مارے جاؤ گے۔“ چراکا چڑیل نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے منہ لٹک گئے۔

”چڑا کا چڑیل۔ تم اور ہم دونوں میاں بیوی سب ہی آقا سامری کے غلام ہیں۔ جانگلوں جادوگر آقا

سامری کا دشمن ہے۔ اگر تم نے ہماری مدد نہ کی اور ہم مارے گئے تو آقا سامری کی روح بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اگر آقا سامری جادوگر کی روح کو جانگلوں جادوگر نے قید کر لیا تو ان کی تمام طاقتوں سمیت تم بھی فنا ہو جاؤ گی اس لئے ہمیں بتاؤ کہ ہم دونوں کیا کریں۔“ اس بار ملکہ حیرت جادو نے پوچھا۔

”مجھے تم دونوں کی عقل پر حیرت ہوتی ہے۔ اگر مجھے ان طلسمات کے بارے میں علم ہوتا تو آقا سامری کی روح تم دونوں کے پوچھنے سے پہلے ہی مجھ سے پوچھ کر تمہیں بتا چکی ہوتی۔ اندھے دیوتا نے جانگلوں جادوگر کو مہان طاقتیں عطا کی ہیں۔ اگر میں اس کے طلسم فشاں جادو کے اندر جھانک سکتی تو تم دونوں کو تمہارے بلانے سے پہلے ہی خود آ کر آگاہ کر دیتی۔ ہاں اتنا بتا دوں کہ خواجہ عمرو تمہارا ازلی دشمن ہے مگر جانگلوں جادوگر نے تم دونوں کی موت کا جال بچھانے کے ساتھ عمرو اور اس کی بیوی پر بھی خوفناک عمل کر کے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے۔ عمرو عیار میں اتنی صلاحیت ہے کہ وہ اگر ہمت کرے تو طلسم

فشاں جادو کے طبق فنا ہو سکتے ہیں۔ البتہ یہ میں بتا سکتی ہوں کہ طلسم فشاں جادو میں قدم رکھنے کے بعد تمہاری طاقتیں تمہیں ان طلسمات کے خطرات سے آگاہ کر سکیں گی۔ اب میں جاتی ہوں کیونکہ میرے جانے کا وقت ہو چکا ہے لیکن تم دونوں فوراً طاباق کی پہاڑیوں پر پہنچو۔ شام سے پہلے اگر تم چاروں میں سے کوئی ایک بھی طلسم فشاں جادو میں داخل نہ ہو سکا تو طلسمات کا دروازہ بند ہو جائے گا اور پھر تین دن بعد تم چاروں کو خوفناک موت سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ تم چاروں چاہ گم میں بھی کیوں نہ چھپ جاؤ موت تمہیں آن دبوچے گی تم سب کی زندگی اسی میں ہے کہ طلسم فشاں جادو کے ساتوں طلسمات تین دن سے پہلے فنا ہو جائیں۔ چراکا چڑیل مسلسل بولتی چلی گئی۔

”تم نے ہمیں مایوس کیا ہے چراکا چڑیل۔ ہم تم سے بہت توقعات لگائے بیٹھے تھے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مایوس لہجے میں کہا۔

”شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو۔ آخر تم دونوں کو ہو کیا گیا ہے۔ تم تو بزدلی کا مظاہرہ کر رہے

ہو حالانکہ تم دونوں دنیا کے مانے ہوئے جادوگر ہو، بے شمار بڑے بڑے جادوگر اور کئی طاقتور غلام طاقتیں تم دونوں کے پاس ہیں اگر یہی حال رہا تو سات طلسمات تو کجا ایک طلسم بھی تم فنا نہیں کر سکو گے۔ اتنا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ خواجہ عمرو عیار جیسا دنیا کا عیار انسان بھی تمہارے ساتھ ہو گا۔ طلسم فشاں جادو کی مکمل تباہی تک نہ وہ تمہیں نقصان پہنچائے گا اور نہ ہی تم دونوں اسے کوئی نقصان پہنچاؤ گے ورنہ کسی ایک کے مرنے سے تم سب کی موت ہو جائے گی۔“ چراکا چڑیل نے کہا۔

”اف۔ یہ منحوس جانگلوں جادوگر نے کیسا خوفناک عمل کیا ہے کہ اس کے طلسم فشاں جادو میں ہمیں اپنے دشمنوں کی بھی حفاظت کرنی پڑے گی۔“ ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ پریشانی بدستور دونوں کے چہروں سے عیاں تھی۔

”میں جا رہی ہوں اب تم دونوں بھی وقت ضائع نہ کرو اور فوراً جاؤ۔“ یہ کہہ کر چراکا چڑیل دھویں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گئی۔

”چلو بیگم۔ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا آخر ہم بھی شہنشاہ ہیں اس بد بخت جانگوس جادوگر کے طلسمات کو بھی دیکھ لیں گے۔“ یہ کہہ کر شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کا ہاتھ تھاما پھر یکنخت دونوں غائب ہو گئے۔

جب دونوں دوبارہ ظاہر ہوئے تو اس وقت وہ طابق کی پہاڑیوں پر تھے جہاں ہر طرف سنگلاخ پہاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ ان دونوں کو کچھ فاصلے پر عمرو اور شہزادی چاند تارا پہاڑی کی چٹان کے ایک بڑے پتھر پر بیٹھے نظر آئے۔

”کیوں بیگم۔ خواجہ عمرو نے ہمیں بہت تڑپایا ہے اسے ذرا پریشان نہ کیا جائے۔“ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں شہنشاہ۔ ذرا اسے سبق سکھا ہی دیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا پھر منہ میں کچھ پڑھ کر ان دونوں کی طرف پھونک مار دی۔

”شیطانو۔ ہم پہنچ چکے ہیں۔“ دونوں نے ہنستے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی عمرو اور شہزادی چاند تارا رسیوں

سے بندھتے نظر آئے پھر وہاں گہری تاریکی چھا گئی۔ یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو زور سے قہقہہ لگانے لگے۔

”یہ کیا بد تمیزی ہے۔“ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ دونوں بدستور رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔

”عمرو۔ تم نے ہمیں بہت نقصان پہنچائے ہیں تمہاری وجہ سے ہماری بیٹی بھی باغی ہو گئی ہے دل تو کرتا ہے تمہارے اور تمہاری ہتھنی بیگم کے ہزاروں ٹکڑے کر دوں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بدستور ہنستے ہوئے کہا۔

”دیکھو۔ تم دونوں اچھا نہیں کر رہے ہو۔ اگر ہم مارے گئے تو تم دونوں بھی زندہ نہیں بچو گے اور یہ تم نے کیا کہا ہے کہ چاند تارا ہتھنی کی طرح موٹی ہے۔ نہیں میری بیگم تو اب خاصی دہلی ہو گئی ہے۔“ عمرو نے دونوں کو سمجھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی چاند تارا کی تعریف بھی کر دی۔

”خواجہ۔ یہ ہمیں نہیں مار سکتے۔ اگر ہم مارے گئے تو یہ بھی مارے جائیں گے یہ صرف ہمیں سنا کر اپنے

دل کو ٹھنڈا کرنا چاہتے ہیں۔“ شہزادی چاند تارا نے کہا تو عمرو کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ آ گئی۔
 ”میرے بھینکے، کانے، لوہے، لنگڑے عقل کے اندھے شہنشاہ۔ تم ہم دونوں کو مار ہی ڈالو۔ آخر میں نے تمہیں بہت نقصان پہنچایا ہے۔“ عمرو نے بندھے ہونے کے باوجود ہنستے ہوئے کہا تو دونوں کی ہنسی بند ہو گئی اور غصے سے عمرو کو گھورنے لگے۔

”کاش ہم تمہیں مار سکتے مگر بد بخت جانگوس جادوگر کی وجہ سے ہم مجبور ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے دانت پیستے ہوئے کہا اور پھونک ماری تو عمرو اور شہزادی چاند تارا کے گرد بندھی رسیاں غائب ہو گئیں اور تاریکی بھی چھٹ گئی۔

”منخوس جادوگر، روانہ ہونے سے پہلے اپنے پاس ایک ایک چھوٹا خنجر بھی رکھ لو۔“ عمرو کو اچانک محافظ ہونے کی ہدایت یاد آئی تو اس نے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہمیں معلوم ہے بد بختو۔ ہم لے کر آئے ہیں۔ طلسم فشاں جادو کے خاتمے کے بعد ان خنجروں سے



میں تم دونوں کی اپنے ہاتھوں سے گردنیں کاٹوں گا۔
 شہنشاہ افراسیاب نے بدستور دانت پیستے ہوئے کہا۔
 ”چلو۔ جلدی کرو اور طلسم فشاں جادو کا دروازہ
 تلاش کرنے میں ہماری مدد کرو ورنہ سب ہی خطرناک
 موت مارے جائیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے تشویش
 بھرے لہجے میں عمرو کو کہا۔ اب چاروں اکٹھے ہی آگے
 بڑھنے لگے۔ ابھی یہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ انہیں
 ایک غار نظر آیا جس کے باہر ایک انسانی کھوپڑی لٹکی
 ہوئی تھی اور اس میں سے خون ٹپک رہا تھا۔ چاروں
 ہی سمجھ گئے کہ یہی طلسم فشاں جادو کے داخلے کا
 دروازہ ہے۔ آغاز میں ہی یہ خوفناک منظر دیکھ کر
 چاروں کے خون خشک ہو گئے۔ اب اندھیرا بڑھ رہا
 تھا۔ ان چاروں نے دیکھا کہ غار کے دہانے پر ایک
 بڑا سا پتھر آہستہ آہستہ سرک رہا تھا اور غار بند ہونے
 کے قریب تھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ہمت کر کے
 چاروں ایک ساتھ تیزی سے بند ہوتے ہوئے غار میں
 داخل ہو گئے۔ جیسے ہی یہ چاروں غار میں داخل ہوئے
 چاروں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں کیونکہ

اندر داخل ہوتے ہی ان کے پاؤں کے نیچے سے
 زمین سرک گئی تھی۔ اب غار بھی بند ہو گیا تھا اور غار
 انتہائی خوفناک قہقہوں سے گونج اٹھا تھا۔

تھے۔ اس بھیانک کمرے میں دو دروازے تھے جو بند تھے۔ ابھی یہ چاروں سوچ ہی رہے تھے کہ کیا کریں کہ اچانک ایک گرج کی آواز سنائی دی اور یلکھت ایک انسانی کھوپڑی نمودار ہوئی۔ اس کھوپڑی کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور گردن سے خون نکل کر نیچے فرش پر گر رہا تھا۔ یہ لرزہ طاری کر دینے والا بھیانک ترین منظر دیکھ کر چاروں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ خاص کر شہزادی چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو کا خوف سے برا حال ہو گیا۔

”بھاگ جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے۔“ خون بہاتی اور آگ اگتی کھوپڑی کے منہ سے تیز آواز نکلی پھر کھوپڑی زنانے سے ان کے سروں سے گزری اور ایک دھماکے سے کمرے کی دیوار سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی۔ خوف سے چاروں کے چہرے پسینے سے تر ہو گئے۔

”حوصلہ کرو بیگم۔ ابھی تو آغاز ہے ویسے تم عیار زماں کی بیوی ہو تمہیں اتنا گھبرانا نہیں چاہئے۔“ عمرو نے شہزادی چاند تارا کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا حالانکہ یہ خوفناک منظر دیکھ کر اندر سے وہ خود بھی لرز گیا تھا

کافی دیر تک چاروں گہرائی میں گرتے چلے گئے پھر اچانک ان چاروں کے پاؤں زمین سے ٹک گئے جیسے کسی نے انہیں پکڑ کر کھڑا کر دیا ہو۔

”یہ تو ہم پاتال کی گہرائیوں میں پہنچ چکے ہیں۔“

عمرو نے حیرت سے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔ حیرت انگیز طور پر ہر طرف دھیمی اور پراسرار روشنی تھی۔ اب چونکہ چاروں سنبھل چکے تھے اس لئے چاروں نے خود کو ایک انتہائی بھیانک کمرے میں پایا جہاں بدروحوں اور سانپوں کی تصویریں آویزاں تھیں۔ کمرے میں ہر طرف ایسی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جیسے ہزاروں بدروحیں مل کر بین کر رہی ہوں۔ چاروں غور سے اس بھیانک کمرے کا جائزہ لے رہے

مگر اپنے دشمنوں اور اپنی بیوی کے سامنے وہ بزدلی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا۔

”بیگم۔ تم جادوگروں کے شہنشاہ کی بیوی ہو اور یہ شعبدے ہمارے لئے معمولی چیزیں ہیں۔“ اپنے ازلی دشمن عمرو کی باتیں سن کر افراسیاب نے بھی اپنی بیوی کو تسلی دی۔ عمرو نے اس دوران بولنے والی گڑیا نکال لی اور اس کے سر پر اٹوٹھا رکھ کر دبایا تو گڑیا کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

”بولنے والی گڑیا۔ مجھے بتایا جائے کہ یہ کون سا طلسم ہے اور اس کا توڑ کیا ہے۔ ہم نے سلیمانی تختی کے کہنے پر طلسم فشاں جادو میں قدم تو رکھ دیا ہے مگر کچھ سمجھ نہیں آتا کہ اس خوفناک کمرے میں کون سا طلسم چھپا ہے اور اس کا کیا توڑ ہے۔“ عمرو نے بولنے والی گڑیا کو زندہ ہوتے دیکھ کر سوال پوچھا۔

”خواجه عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ وہ طلسم کی حدود میں داخل تو ہو چکا ہے مگر ابھی طلسم کا آغاز نہیں ہوا۔ طلسم ان دو دروازوں کو پار کرنے کے بعد شروع ہو گا۔ خواجه عمرو کو مزید بتایا جاتا ہے کہ جب وہ طلسم کے

پہلے طبق میں داخل ہو گا تو زمییل کا محافظ ہونا خواجہ کی رہنمائی کر سکے گا۔ خواجہ عمرو کو مزید بتایا جاتا ہے کہ طلسم فشاں جادو کے طلسمات خطرناک ہیں اس لئے خواجہ عمرو کو بہت ہمت سے کام لینا ہو گا ورنہ عبرتناک موت کا شکار ہونے سے تم چاروں کو کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی۔“ بولنے والی گڑیا نے عمرو کو آگاہ کیا۔

”مگر بولنے والی گڑیا مجھے کیا معلوم کہ کون سے دروازے سے طلسم کا آغاز ہوتا ہے اور طلسم کیا ہوں گے اس بارے میں مجھے آگاہ کرو۔“ عمرو نے پھر سوال کیا۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو غور سے عمرو کے ہاتھ میں موجود بولنے والی گڑیا کو دیکھ رہے تھے اور اس کی باتیں سن رہے تھے۔

”خواجه عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ طلسمات ان دونوں دروازوں کے اندر ہی ہیں۔ تین طلسمات ایک دروازے میں ہیں اور تین طلسمات دوسرے دروازے میں ہیں اور ساتواں طلسم آخر میں یکجا ہو کر آئے گا۔ طلسمات کیا ہیں اس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے اس کے لئے خود ہی خواجہ عمرو کو ہمت کا مظاہرہ کرنا پڑے

گا۔“ بولنے والی گڑیا نے پھر جواب دیا۔ بولنے والی گڑیا کی باتیں سن کر عمرو کا چہرہ لٹک گیا۔

”اچھا جانگوس جادوگر۔ میں تجھے اور تیرے طلسمات کو دیکھ لوں گا اور تیرا وہ حشر کروں گا جس سے تیری روح صدیوں تک تڑپتی رہے گی۔“ عمرو نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

”واہ عمرو۔ آج مان لیا تم واقعی عیار ہو۔ تمہاری زنبیل میں ایسی ایسی کراماتی چیزیں ہیں جس سے تم بڑے بڑے طلسمات کا خاتمہ کر سکتے ہو۔“ افراسیاب نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اچھا اب ان دروازوں کو کیسے پار کیا جائے۔“ بقول تمہاری بولنے والی گڑیا کے دونوں دروازوں میں تین تین طلسمات ہیں اس لئے ظاہری بات ہے ہمیں دو دو کی جوڑی بنا کر ان طلسمات میں گھسنا ہو گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”مجھے سیاہ بچھو سے مشورہ لینا ہو گا کہ کیا طریقہ اپنا جائے۔“ عمرو کے بولنے سے پہلے ہی افراسیاب نے کہا اور ایک منتر پڑھا تو اس کے کاندھے پر ایک بڑا سا

سیاہ بچھو نمودار ہوا۔

”پاتال کی اندھیر نگری کے سیاہ بچھو، مجھے بتایا جائے کہ ان دو دروازوں کو پار کون سے طلسم ہیں اور ان کے فنا ہونے کے کیا راز ہیں۔“ افراسیاب نے سخت لہجے میں سیاہ بچھو کو حکم دیا۔

”شہنشاہ افراسیاب کو بتایا جاتا ہے کہ جب تک طلسم کے اندر قدم نہیں رکھا جائے گا اس وقت تک طلسمات کے فنا ہونے کا نہیں بتایا جاسکتا ورنہ میں جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ ہاں اتنا بتا سکتا ہوں کہ پہلے دروازے سے شہنشاہ آپ اور آپ کا ازلی دشمن خولجہ عمرو داخل ہوں دوسرے دروازے سے دونوں بیگمات داخل ہوں تو زیادہ بہتر رہے گا اور میرے علم کے مطابق ایسا نہ کیا گیا تو سخت مشکل ہو جائے گی۔“ سیاہ بچھو کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

”تو تم بھی نہیں بتا سکتے کہ طلسمات کیا ہیں اور ان کا توڑ کا ہے۔“ افراسیاب نے مایوس لہجے میں پوچھا۔

”نہیں شہنشاہ۔ میں مجبور ہوں۔ پاتال کے طلسمات سیاہ پرتوں میں چھپے ہوئے ہیں اس لئے وہاں قدم

چار کھوپڑیاں جن کے منہ سے آگ کے شرارے نکل رہے تھے اور وہ بے ہنگم قہقہے لگاتی ہوئیں ان کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

”بھاگو سارے اور طلسمات کے دروازوں میں گھس جاؤ۔ آگ کا ایک شعلہ بھی تم چاروں میں سے کسی ایک کو لگ گیا تو سب عبرتناک موت مارے جاؤ گے۔“ بولنے والی گڑیا اور سیاہ بچھو کے منہ سے بیک وقت تیز آواز نکلی تو چاروں دروازے کی طرف بھاگے۔

افراسیاب چونکہ ہٹا کٹا تھا اس لئے اس نے بند دروازے کو زور سے ٹکر ماری تو بند دروازہ ایک زور دار دھماکے سے کھلتا چلا گیا۔ عمرو چونکہ دبلا پتلا تھا اس لئے افراسیاب کے پیچھے ہی رہا۔ اسی طرح ہتھنی کی طرح موٹی ہونے کے باوجود شہزادی چاند تارا نے تیزی سے بھاگتے ہوئے دوسرے دروازے کو لٹھ کی طرح لات ماری تو وہ دروازہ بھی دھماکے سے کھلتا چلا گیا۔

ملکہ حیرت جادو چونکہ دہلی پتی تھی اس لئے چاند

رکھے بغیر کچھ نہیں کہا جا سکتا اور آقا ان طلسمات میں اب میں غیبی حالت میں ہی آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں۔“ سیاہ بچھو نے کہا اور ان چاروں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا مگر وہ شہنشاہ افراسیاب کے کاندھے پر بدستور موجود تھا۔ سیاہ بچھو کی بات سن کر وہ چاروں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

”بولنے والی گڑیا، شہنشاہ افراسیاب کا سیاہ بچھو درست کہہ رہا ہے۔“ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے سوال کیا جو بدستور ابھی تک عمرو کے ہاتھ میں تھی۔

”ہاں خواجہ عمرو۔ پاتال کا سیاہ بچھو درست کہہ رہا ہے۔ آگے کیا صورتحال آتی ہے یہ بعد کی بات ہے مگر طلسمات کے آغاز میں خواجہ عمرو کو شہنشاہ افراسیاب کے ہمراہ پہلے اور شہزادی چاند تارا کو ملکہ حیرت جادو کے ہمراہ دوسرے دروازے سے داخل ہو کر طلسمات کا خاتمہ کرنا ہو گا۔“ بولنے والی گڑیا نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ایک زور دار گرگرگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ چاروں نے ایک ساتھ پھر مڑ کر دیکھا تو بے اختیار ان کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔

تارا کے پیچھے ہی تھی۔ چونکہ عمرو اور ملکہ حیرت جادو پیچھے تھے اس لئے تیز رفتاری سے بھاگتے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیختے ہوئے فرش پر گر گئے۔ اچانک ان بے ہنگم قہقہہ لگاتی ہوئی کھوپڑیوں کے منہ سے آگ کے مرغولے نکلے اور ٹھیک عمرو اور ملکہ حیرت جادو کے اوپر گرے مگر اس سے پہلے کہ آگ کے مرغولے ان پر گر کر انہیں جلا کر راکھ کرتے، بجلی کی رفتار سے افرسیاب نے عمرو کی ٹانگ کو پکڑ کر اسے کھینچ لیا اور شہزادی چاند تارا نے ملکہ حیرت جادو کا بازو پکڑ کر اسے فوراً کھینچ لیا۔

اگر ایک لمحے کی دیر ہو جاتی تو عمرو اور ملکہ حیرت جادو آگ میں جل کر راکھ ہو جاتے پھر افرسیاب اور چاند تارا بھی خود ہی موت کا شکار ہو جاتے۔ معلوم نہیں طلسم فشاں جادو میں آ کر افرسیاب کا بے پناہ جادو اور چاند تارا کا بے پناہ غصہ کہاں چلا گیا تھا۔ عمرو اور ملکہ حیرت ایک دوسرے کو خونخوار نگاہوں سے دیکھتے ہوئے تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس سے پہلے کہ خوفناک کھوپڑیوں سے پھر آگ کے مرغولے

نکلے، افرسیاب اور عمرو پہلے دروازے میں اور چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو دوسرے دروازے میں تیزی سے گھستے چلے گئے۔ جیسے ہی ان چاروں نے دروازوں کو پار کر کے طلسمات کے اندر قدم رکھے، آگ اگلی کھوپڑیاں غائب ہو گئیں۔

گئے تھے اور مزے کی بات یہ کہ دونوں ازلی دشمن ایک دوسرے کی جان بچانے پر بھی مجبور تھے ورنہ کسی ایک کی موت سے دوسرے کی زندگی بھی ختم ہو سکتی تھی۔ ان دونوں کو یہ بھی فکر لاحق تھی کہ ان کی بیویاں دوسرے طلسم میں پہنچ چکی تھیں اگر یہ دونوں طلسم فتح کر بھی لیں تو کیا وہ دوسرے طلسم کا خاتمہ کر پائیں گی کیونکہ کسی ایک کی موت سب کی عبرتناک موت تھی۔ دونوں ویران اور چٹیل پہاڑوں پر آگے بڑھنے لگے۔

”یہ کیسا طلسم ہے جس کی کوئی سمجھ نہیں آ رہی۔“ عمرو نے جانگلوں جادوگر کو کوستے ہوئے اور نفرت بھری نگاہوں سے افراسیاب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔
 ”ہمیں کافی دیر ہو چکی ہے اس طلسم میں چلتے ہوئے مگر لگتا ہے ہمیں بھٹکانے کے لئے ویران طلسم میں پھینکا گیا ہے۔“ افراسیاب نے بھی پریشانی سے کہا اور ایک منتر پڑھنے لگا مگر جیسے ہی وہ منتر پڑھنے لگتا لفظ بھول جاتا پھر پڑھنے لگتا تو پھر بھول جاتا۔
 ”میں ہر بار منتر کیوں بھول رہا ہوں۔“ افراسیاب

جوں ہی عمرو اور افراسیاب نے دروازہ پار کر کے پہلے طلسم میں قدم رکھا انہوں نے خود کو ایک پہاڑی علاقے میں پایا دونوں نے ایک ساتھ مڑ کر دیکھا تو دروازہ غائب تھا۔ آگے پیچھے ہر طرف پہاڑیاں ہی پہاڑیاں تھیں۔ بنجر اور ویران پہاڑیاں۔ دروازے کو غائب دیکھ کر دونوں ٹھٹک گئے مگر پھر نارل ہو گئے کیونکہ وہ طلسمات کی دنیا میں قدم رکھ چکے تھے اور طلسمات کی دنیا میں سب ممکن تھا۔ خوفناک کمرے میں آگ اگلتی کھوپڑیوں کے خوف سے دونوں طلسمات کے اندر تو گھس گئے تھے مگر اب ایک دوسرے کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ اتفاق ہی کچھ ایسا بنا تھا کہ دونوں ازلی دشمن ایک ہی مصیبت کا شکار ہو

نے زچ ہو کر زور سے کہا۔
 ”آقا۔ جب تک طلسم آپ دونوں کے سامنے نہیں آ جاتا آپ کو کوئی منتر یاد نہیں آئے گا۔“ دفعتاً افراسیاب کے کندھے پر غیبی حالت میں بیٹھے ہوئے سیاہ بچھو نے کہا تو افراسیاب لرز کر رہ گیا۔ زندگی میں افراسیاب کبھی اتنا بے بس نہیں ہوا تھا۔ عمرو کی بھی یہی حالت تھی۔ عمرو بھی بولنے والی گڑیا، سلیمانی تختی اور زنبیل کے محافظ بونے سے یہی پوچھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر جواب دینے سے پہلے تینوں غائب ہو کر زنبیل میں چلے جاتے تھے۔ اب عمرو اور افراسیاب بے بسی سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے کہ آخر ان دونوں کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔

”آخر یہ منحوس طلسم ہے کیا اور یہ کیا طلسم ہے جو نظر ہی نہیں آ رہا اور نہ ہی میری زنبیل کی کراماتی چیزیں میرا ساتھ دے رہی ہیں۔“ عمرو بھی زچ ہو کر چلایا۔

”آقا۔ پہلا طلسم آ گیا۔ باکون کی فوج آ رہی ہے۔“ سیاہ بچھو زور سے چلایا۔ زنبیل کے محافظ بونے نے بھی

عمرو کو خبردار کیا۔ باکون کی فوج کا سن کر عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا۔ جیسے سیاہ بچھو اور زنبیل کے محافظ بونے نے موت کا نام لے لیا ہو۔ اچانک پہاڑوں پر ہر طرف سیاہ رنگ کے ڈھانچوں کی فوج نمودار ہوئی۔ ان خوفناک ڈھانچوں کا رنگ توے کی مانند سیاہ تھا اور ڈھانچوں کی بے نور آنکھوں میں آگ دہک رہی تھی۔ ہاتھوں میں آگ کی بنی ہوئی تلواریں تھیں۔ ان کی تعداد لاکھوں میں تھی اور سب چیختے چنگھاڑتے عمرو اور افراسیاب کے قریب آ رہے تھے۔ ان خوفناک سیاہ ڈھانچوں کی فوج کے لشکر کو دیکھ کر دونوں خوفزدہ نظر آ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ باکون کی فوج کے سیاہ ڈھانچے ان کے قریب پہنچتے عمرو نے زنبیل سے تلوار حیدری نکال لی۔ عمرو نے دیکھا کہ افراسیاب زور سے کوئی منتر پڑھ رہا تھا پھر یلکھت اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی بھاری بھرکم اور بڑی سی تلوار آ گئی جسے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب خوش ہو گیا۔ چونکہ پہلا طلسم ان کے سر پر پہنچ چکا تھا اس لئے افراسیاب کے جادو اور عمرو کی

زنبیل نے ان کا ساتھ دیا۔

”اوہ۔ طلسم جشید کی تلوار، اب ہم واقعی باکون کی طلسمی فوج کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔“ عمرو نے تحسین آمیز نگاہوں سے افراسیاب کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر کہا۔ اسی اثناء میں باکون کی فوج کے طلسمی ڈھانچے ان کے قریب پہنچ گئے۔ ان کے بے ہنگم شور سے ان دونوں کے کانوں کے پردے پھٹنے لگے۔ عمرو اور افراسیاب بھی پر جوش انداز میں اس فوج سے بھڑ گئے۔ چونکہ عمرو کے ہاتھ میں زبردست کراماتی تلوار اور شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھ میں جشید جادو کی تلوار تھی اس لئے خوفناک سیاہ ڈھانچے تیزی سے کٹے لگے۔ دونوں بڑی مہارت سے تلواریں چلاتے رہے اس دوران عمرو مسلسل اسم اعظم کا ورد اور افراسیاب ایک طاقتور طلسم پڑھ رہا تھا۔ سینکڑوں ڈھانچے ختم ہو چکے تھے مگر یہ تعداد تو لاکھوں میں تھی۔ ان دونوں کے ہاتھ آہستہ آہستہ شل ہونے لگے اور جسم بھی تھکاوٹ سے چور ہو گئے۔ اچانک ان ڈھانچوں کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل کر ان کی

طرف بڑھے۔ عمرو چونکہ دبلا پتلا تھا اس لئے تیزی سے ایک طرف ہو گیا۔ شعلہ جہاں گرا وہاں زمین میں گڑھا پڑ گیا۔ عمرو اور افراسیاب پھر خوفزدہ ہو گئے۔ ”آقا۔ ان جہنمی شعلوں سے بچ کر رہیں۔ اگر ایک شعلہ بھی آپ کو چھو گیا تو آپ جل کر بھسم ہو جائیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب کے کندھوں پر بیٹھے سیاہ بچھو نے چلا کر کہا اور زنبیل کے محافظ ہونے نے بھی عمرو کو خبردار کیا۔ اب تو دونوں کے اوسان خطا ہو گئے۔ اب تو گویا ان پر آگ کے شعلوں کی بارش ہونے لگی۔ عمرو چونکہ دبلا پتلا اور پھرتیلا تھا اس لئے ادھر ادھر اچھل کر خود کو بچانے لگا مگر بھاری بھر کم ہونے کی وجہ سے افراسیاب کو بہت دقت ہو رہی تھی۔ دو تین بار تو عمرو نے افراسیاب کو دھکا دیا ورنہ افراسیاب شعلوں کی زد میں آ جاتا۔ عجیب اتفاق تھا کہ ایک تو عمرو کو اپنی جان بچانی پڑ رہی تھی اور ساتھ ہی اپنے ازلی دشمن کی جان بھی بچانی پڑ رہی تھی۔ جانگوس جادوگر نے واقعی ان پر خوفناک عمل کیا تھا۔ تھکے ہونے کے باوجود دونوں تلواریں چلانے پر مجبور

تھے۔

”عمرو اسی طرح ہم لڑتے رہے تو تین دن کیا تین ماہ بھی اس خوفناک طلسمی فوج کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔“

افراسیاب نے تلوار چلاتے ہوئے کہا۔

اچانک دو تین شعلے اکٹھے افراسیاب کی طرف بڑھے۔ جادوگروں کا شہنشاہ ہونے کے باوجود افراسیاب کا جادو یہاں ناکام ہو رہا تھا۔ اب چونکہ افراسیاب بہت تھک چکا تھا اس لئے تیزی نہ دکھا سکا۔ موت کے خوف سے افراسیاب نے آنکھیں بند کر لیں مگر اس سے پہلے کہ تینوں شعلے افراسیاب کو چھوتے عمرو نے اچھل کر تیزی سے ایک لات افراسیاب کی کمر پر ماری تو افراسیاب تیزی سے نیچے گرتا چلا گیا۔ شعلے افراسیاب کے اوپر سے ہوتے ہوئے آگے زمین پر جا گرے اور وہاں گڑھے پڑ گئے اور زمین سیاہ ہو گئی۔ افراسیاب کو لات مارتے ہوئے عمرو خود بھی نیچے جا گرا تھا۔ بے شمار ڈھانچے چیختے چنگھاڑتے ان کی طرف بڑھے۔ چونکہ عمرو بھی بہت تھک چکا تھا اس لئے موت کے خوف سے اس نے بھی آنکھیں بند کر

لیں۔ عمرو کو شہنشاہ افراسیاب پر بھی غصہ آ رہا تھا کہ اتنا بڑا جادوگر ہونے کے باوجود اس طلسم میں بے بس نظر آ رہا ہے۔ ویسے تو عمرو خود بھی ہمت ہار چکا تھا۔ عمرو کلمہ پڑھنے لگا کہ بس اس کی موت کا وقت آ گیا ہے مگر کافی دیر آنکھیں بند کرنے کے باوجود کچھ نہ ہوا تو عمرو نے حیرت سے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ باکون کی فوج ہاتھوں میں ہتھیار لئے کھڑی ہے۔ افراسیاب بدستور نیچے لیٹا ہوا تھا اور لیٹے لیٹے کوئی منتر پڑھ رہا تھا۔ عمرو نے اٹھنے کی کوشش کی تو پھر ڈھانچے چیختے لگے اور ان طلسمی ڈھانچوں کے ہاتھ مشین کی طرح چلنے لگے۔ عمرو تیزی سے نیچے لیٹ گیا۔ عمرو کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ عمرو سمجھ گیا کہ کھڑے ہونے سے ان طلسمی ڈھانچوں میں حرکت ہوتی ہے۔ اچانک عمرو نے دیکھا کہ افراسیاب کے سامنے دھواں بلند ہوا اور ایک بالشت بھر کا بونا افراسیاب کے سامنے دھویں میں نمودار ہوا۔ اس بونے کو دیکھ کر افراسیاب کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

”کیا حکم ہے میرے آقا۔ آج طویل عرصے کے

بعد مجھے یاد کیا ہے آپ نے تو کہا تھا کہ میں تمہیں اس وقت یاد کروں گا جب بہت مشکل میں ہوں گا مگر آپ تو بڑے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں۔“ بونے نے کہا۔

”باشو بونے۔ میں آرام نہیں کر رہا بلکہ بہت مشکل میں ہوں۔ سر اٹھا کر دیکھو باکون دیوتا کی خوفناک طلسمی فوج تمہارے سامنے کھڑی ہے اور ہمارے خون کی پیاسی ہے۔ صرف تم ہی اس فوج کا خاتمہ کر سکتے ہو۔ اگر تم نے اس فوج کا خاتمہ کر دیا تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔“ افراسیاب نے کہا تو باشو بونا خوش ہو گیا۔

”آقا۔ یہ میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے چونکہ آپ مجھے آزاد کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں اس لئے میں اپنی پوری طاقت استعمال کر سکوں گا۔“ باشو بونے نے کہا اور افراسیاب کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ عمرو غور سے افراسیاب اور اس کی طلسمی طاقت کو دیکھ رہا تھا۔

”یہ بالشت بھر کا بونا کیا کر لے گا۔ کیا وہ لاکھوں

کے اس لشکر کا خاتمہ کر سکے گا۔“ عمرو نے حیرت سے افراسیاب سے پوچھا۔

”عمرو۔ میں نے کافی جدوجہد کے بعد باشو بونے کو بلایا ہے اور یہ بونا سارمن قوم سے تعلق رکھتا ہے اور تم سارمن قوم کے پاتال کے بونوں کی طاقت کو جانتے ہی ہو۔“ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو چونک گیا۔

”کیا وہی سارمن قوم کے بونے جنہوں نے طلسم جمشید کی جادوگری بنائی تھی۔“ عمرو نے پوچھا تو افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم واقعی شیطان ہو تمہیں ہر چیز کا علم ہے۔“ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچانک دونوں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو ہر طرف سیاہ رنگ کے بادل چھا گئے تھے اور اس میں سے سرخ رنگ کی آگ کی بارش ہونے لگی اور یہ آگ ان سیاہ ڈھانچوں پر برسنے لگی جو بھی ڈھانچہ آگ کی بارش کی زد میں آتا گیا اس کے پرچے اڑتے گئے۔ چند ہی لمحوں میں ان طلسمی ڈھانچوں کا خاتمہ ہو گیا اور

پھر ان کی لاشیں بھی غائب ہو گئیں۔

”یہ تو مجھے اچانک باشو ہونے کا خیال آ گیا ورنہ ہم کیسے ان ڈھانچوں کا خاتمہ کر سکتے تھے۔ میرا جادو بھی یہاں کام نہیں کر رہا تھا۔“ افراسیاب نے ان ڈھانچوں کے خاتمے کے بعد کہا۔

پھر ہر طرف اچانک تاریکی چھا گئی اور آندھی چلنے لگی اور ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی۔
 ”آہ۔ طلسم فشاں جادو کا پہلا طلسم پراسرار تباہ ہو گیا۔“

چند لمحوں بعد تاریکی چھٹ گئی مگر وہی دھیمی پراسرار روشنی تھی کیونکہ یہ پاتال کی طلسم نگری تھی۔ اب عمرو اور افراسیاب کو پہاڑی میں ایک غار نظر آیا تو دونوں سمجھ گئے کہ یہی طلسم سے باہر جانے کا راستہ ہے۔ دونوں جیسے ہی تاریک غار میں داخل ہوئے اچانک ان کے جسموں کو آگ لگ گئی اور دونوں کی فلک شگاف چیخوں سے غار گونجنے لگا۔



ایک دوسرے کی حفاظت بھی کرتی ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا تو چاند تارا بھی مسکرا دی۔ دونوں حیرت اور پریشانی سے لق و دق صحرا کو دیکھ رہی تھیں۔ صحرا واقعی بہت خوفناک تھا۔ گو کہ صحرا میں دھیمی روشنی تھی مگر سورج نہ ہونے کے باوجود صحرا میں بہت گرمی تھی۔ جوں جوں یہ دونوں آگے بڑھ رہی تھیں سورج کی روشنی نہ ہونے کے باوجود گرمی کی تپش بڑھتی جا رہی تھی۔

”یہ کیسا عجیب صحرا ہے۔ سورج کی روشنی کہیں نہیں ہے مگر صحرا بہت گرم ہو رہا ہے۔“ چاند تارا نے پریشانی سے کہا۔

”چاند تارا۔ ہم پاتال کی ایک طلسم نگری میں ہیں اور طلسم فشاں جادو کے دوسرے طلسم میں ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ کیسا خوفناک طلسم ہے اس گرم صحرا میں میرا کوئی جادو بھی کام نہیں کر رہا۔“ ملکہ حیرت جادو نے تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

”شاکالی حاضر ہو۔ شاکالی حاضر ہو۔“ ملکہ حیرت نے کہا۔ چاند تارا غور سے ملکہ حیرت جادو کو دیکھ رہی

ملکہ حیرت جادو اور شہزادی چاند تارا نے خود کو ایک لق و دق صحرا میں پایا تو حیران رہ گئیں۔ ان کے اندر داخل ہونے پر دروازہ غائب ہو چکا تھا۔

”یہ ہم کہاں پہنچ گئی ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو حیرت سے بڑبڑائی۔

”تم خود بہت بڑی جادوگر بنی ہو اور جانتی ہو کہ طلسمات کی دنیا میں ہر چیز ممکن ہے۔“ چاند تارا نے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دونوں آگے بڑھنے لگیں کہ کون سی آفت ان کا استقبال کرتی ہے۔

”میں حیران ہوں کہ میں اپنے خاوند کے ازلی دشمن کی بیوی کے ساتھ طلسمات کی دنیا میں ہوں اور ہمیں

تھی۔

”لگتا ہے تمہاری غلام طاقتیں تمہاری مدد نہیں کر رہیں۔“ چاند تارا نے کہا۔

”ہاں واقعی میرا جادو یہاں کام نہیں کر رہا۔“ ملکہ حیرت جادو نے پریشانی سے اقرار کیا۔

ابھی یہ دونوں حیران اور پریشان تھیں کہ انہیں بادلوں کی گرج سنائی دی۔ دونوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ان کی چیخیں نکل گئیں۔ اوپر ہر طرف کالے سیاہ بادل تھے جن میں بجلیاں کڑک رہی تھیں۔ بجلی جیسے ہی کڑکتی انہیں بادلوں میں انسانوں اور دیوؤں کی کھوپڑیاں نظر آنے لگتیں جو بجلی کی کڑک کے ساتھ بے ہنگم تہقے لگا رہی تھیں۔ اچانک تیز بارش شروع ہو گئی۔ طلسمی دنیا کی یہ بارش بھی خوفناک تھی۔ بارش کے قطرے صحرا کی ریت پر تو گر رہے تھے مگر صحرا ویسے ہی خشک تھا حالانکہ ان دونوں کے جسم پانی سے شرابور ہو رہے تھے مگر بارش کا یہ پانی ٹھنڈا ہونے کی بجائے نیم گرم تھا۔

”عجیب طلسماتی بارش تھی جس کا پانی گرم ہے اور

صرف ہمارے کپڑے بھیگ رہے ہیں مگر صحرا ویسے ہی خشک ہے۔“ چاند تارا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

دونوں کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کریں تو کیا کریں۔ یہ کیسا طلسم ہے اور اس کا توڑ کیا ہے ان دونوں کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اچانک صحرا میں بے پناہ شور اور چیخوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ دونوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو لرز گئیں۔ ایک نیا دل دہلا دینے والا منظر ان دونوں کا منتظر تھا۔ بادلوں سے انسانوں اور جنوں کی کئی ہوئی گردنوں سے خون بہہ رہا تھا اور یہ خون صحرا میں جہاں گرتا وہاں آگ لگ جاتی اور بہت بڑا گڑھا پڑ جاتا۔

”اف۔ کیا بھیاںک طلسم ہے۔ میں نے بڑے بڑے خوفناک طلسم سر کئے ہیں مگر ایسا بھیاںک طلسم آج تک نہیں دیکھا اور میرا جادو بھی اس خوفناک طلسم میں کام نہیں کر رہا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

اچانک خون ان کے نزدیک برسنے لگا یکنخت صحرا کا وہ حصہ بھک سے جل گیا اور بے ہنگم تہقے کی آواز سنائی دی۔ جلنے والی جگہ پر بہت بڑا سیاہ گڑھا نمودار

ہو گیا۔ دونوں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اچانک کئی ہوئی گردنیں بہت نیچے آ گئیں۔ ان کے منہ سے خوفناک شیطانی قہقہے نکل رہے تھے۔ اب کئی ہوئی گردنوں سے خون ان کے اوپر گرنے لگا۔ ملکہ حیرت جادو چونکہ دہلی پتی تھی اس لئے تیزی سے اچھل اچھل کر ادھر ادھر ہو رہی تھی البتہ چاند تارا کو بہت مشکل ہو رہی تھی۔ دو تین بار تو حیرت جادو نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے چاند تارا کو بھی دھکا دے کر دور کیا ورنہ خون اس پر گر سکتا تھا۔ منظر واقعی بہت ہولناک تھا۔ سرکٹوں کے منہ سے بے ہنگم قہقہے نکل رہے تھے اور گردنوں سے خون ٹپک رہا تھا۔ یہ ملکہ حیرت جادو اور شہزادی چاند تارا کی ہمت تھی کہ اس خوفناک طلسم میں ابھی تک زندہ تھیں اور ہولناک طلسم میں اپنا دفاع کئے ہوئے تھیں۔ چاند تارا چونکہ بہت زیادہ موٹی تھی اس لئے بہت پریشان تھی اور ملکہ حیرت جادو کی طرح پھرتی سے اپنا دفاع نہیں کر پا رہی تھی۔ خون جہاں جہاں بھی گرتا تھا وہ جگہ جل کر راکھ ہو جاتی تھی۔

”یا اللہ۔ میری مدد فرما تو ہی میری مدد کر سکتا ہے۔“ چاند تارا نے بے بسی سے چلاتے ہوئے کہا۔ وہ پوری کوشش کرتے ہوئے طلسمی خون سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگ بھی رہی تھی۔ گرم پانی والی بارش بھی ان دونوں پر مسلسل برس رہی تھی جو صرف ان دونوں کو گیلا کر رہی تھی ورنہ صحرا کی ریت بدستور خشک تھی۔ اچانک چاند تارا کو ایک سرخ رنگ کی لکڑی کا خیال آیا جو اس کے بازو پر بندھی ہوئی تھی۔ چاند تارا نے فوراً وہ لکڑی اپنے بازو سے کھول لی اور زور سے اسے زمین پر مار کر بولی۔

”اے کشمالہ پری کی طلسمی لکڑی۔ ہماری مدد کر ورنہ یہ ہولناک طلسم ہمیں مار ڈالے گا۔“ چاند تارا نے کہا

چاند تارا کو یہ لکڑی ایک بزرگ نے تحفے میں دی تھی اور کہا تھا کہ تمہارے خاوند عمرو کے پاس بے شمار کراماتی چیزیں ہیں جن سے وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے تم بھی یہ طلسمی لکڑی رکھ لو اور اسے اپنے دائیں بازو پر باندھ لو جب تم کبھی بہت زیادہ مشکل میں ہو تو اسے

زمین پر کھینچ کر مارنا اور کہنا کہ کشمالہ پری کی طلسمی لکڑی میری مدد کر تو ہر مشکل دور ہو جائے گی۔ چاند تارا نے جیسے ہی یہ الفاظ دوہراتے ہوئے لکڑی زور سے ریت پر ماری یکنخت لکڑی ایک بڑی سی چھتری میں تبدیل ہو گئی۔ چاند تارا نے فوراً چھتری اٹھا کر اپنے سر کے اوپر کر لی۔ چاند تارا بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اگر طلسمی لکڑی کا خیال چاند تارا کو نہ آتا تو اب چاند تارا کی ہمت جواب دے چکی تھی اور وہ ہولناک طلسمی خون کا شکار ہو سکتی تھی۔ اس طلسمی چھتری پر خون گر رہا تھا مگر حیرت انگیز طور پر دھواں بن کر غائب ہو رہا تھا مگر چھتری کو کچھ نہیں ہو رہا تھا۔ حیرت جادو نے یہ دیکھا تو وہ بھی فوراً چاند تارا کی چھتری کے نیچے آ گئی جیسے ہی حیرت جادو چھتری کے نیچے آئی یکنخت خون کی بارش ہونے لگی۔ خوفناک سرکٹوں کے قہقہے اب بے پناہ چیخوں میں بدل چکے تھے۔ خون صحرا میں گر رہا تھا اور صحرا میں ہر طرف آگ لگ چکی تھی صرف چھتری والی جگہ محفوظ تھی جس کے نیچے یہ دونوں کھڑی تھیں۔ اب خوفناک سرکٹے ان



کے گرد گھومنے لگے اور ڈراؤنی آوازیں نکال کر انہیں ڈرانے لگے مگر جو بھی سر کٹا چھتری کے اندر آنے کی کوشش کرتا ایک کڑاکے سے جل کر راکھ ہو جاتا۔ اب صحرا میں ہر طرف خوفناک آگ لگ گئی تھی۔ آگ کی تپش سے ان دونوں کے جسم تپنے لگے مگر پھر بھی خوفناک آگ سے دونوں محفوظ تھیں۔ اچانک ایک زور دار کڑاکے کی آواز گونجی اور ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور ہر طرف رونے پینے کی آوازیں سنائی دیں جیسے ہزاروں بدر وحیں مل کر بین کر رہی ہوں پھر ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”آہ طلسم فشاں جادو کا دوسرا طبق طلسم ہولناک فنا ہوا۔ اگر طلسمی خون کا ایک قطرہ بھی ان پر گرتا تو دردناک موت سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔“ پھر چند لمحوں بعد دوبارہ دھیمی روشنی ہو گئی۔

”اف۔ کتنا خوفناک طلسم تھا۔“ چاند تارا نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

چھتری دوبارہ لکڑی میں بدل چکی تھی۔ چاند تارا نے اس طلسمی لکڑی کو پھر اپنے بازو کے ساتھ باندھ

دیا۔ اب دونوں نے خود کو ایک پہاڑی علاقے میں پایا۔ دونوں پھر آگے چل پڑیں۔ تھوڑا دور چلنے کے بعد انہیں ایک غار نظر آیا تو دونوں غار کی طرف بڑھ گئیں۔

”غالباً یہی اگلے طلسم کا راستہ ہے۔“ حیرت جادو نے کہا۔

”چلو اس غار کے اندر جا کر دیکھتے ہیں۔“ چاند تارا نے کہا اور دونوں ازلی دشمنوں کی بیویاں ایک ساتھ اندھیری غار میں داخل ہو گئیں لیکن غار میں داخل ہوتے ہی عمرو اور افراسیاب کی طرح ان دونوں کے جسموں کو بھی آگ لگ گئی اور دونوں نیچے گر کر تڑپنے لگیں۔ ان دونوں کو اسی غار میں عمرو اور افراسیاب کی بھی دردناک چیخیں سنائی دیں۔ چاروں ہی اس پراسرار غار میں پڑے تڑپ رہے تھے اور ان کی بھیاں تک چیخیں غار میں گونج رہی تھیں۔

نہیں پہنچا تھا۔

”سمبارا۔ سمبارا۔ جلدی حاضر ہو۔“ جانگوس جادوگر نے غصے سے تالی بجاتے ہوئے کہا تو اچانک زمین پھٹی اور ایک سیاہ رنگ کا خوفناک سانپ پھٹی ہوئی جگہ سے باہر نکل آیا۔

”کیا حکم ہے آقا۔ آپ نے مجھے کیوں یاد کیا ہے میں آپ کے پاس آ تو گیا ہوں مگر تین دن سے پہلے آپ کو اپنی کسی غلام طاقت کو نہیں بلانا چاہئے اور ویسے بھی سوائے میرے کوئی اور آپ کی غلام طاقت آپ کے پاس نہیں آ سکتی لیکن اندھے دیوتا کے اصول کے مطابق آقا کو مجھے ہی نہیں بلانا چاہئے تھا۔“ سانپ کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

”سمبارا۔ میں جانتا ہوں کہ ان تین دنوں تک میں اپنی کسی غلام طاقت کو نہیں بلا سکتا ویسے بھی میری تمام ساحرانہ طاقتیں تین دن کے لئے ختم ہو چکی ہیں لیکن صرف تم واحد طاقت ہو جسے میں بلا سکتا ہوں۔ سمبارا میں بہت پریشان ہوں ان چاروں بدبختوں نے میرے دو انتہائی خوفناک طلسم ختم کر دیئے ہیں جیسے جیسے

”ارے میرے اتنے خوفناک طلسمات ان خبیثوں نے فنا کر دیئے ہیں۔“ جانگوس جادوگر دانت کچکچا کر بڑبڑایا۔ جانگوس جادوگر اس وقت اپنے شاندار کمرے میں بیٹھا ہوا سامنے دیوار کو دیکھ رہا تھا جو آئینہ سامری کی طرح روشن تھی۔ اس میں دو مناظر کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔ ایک منظر میں عمرو اور شہنشاہ افراسیاب نظر آ رہے تھے اور آدھی دیوار پر شہزادی چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو نظر آ رہی تھیں۔ جانگوس جادوگر نے اپنی آنکھوں سے اپنے دو خوفناک طلسمات کو تباہ ہوتے دیکھا تھا اس لئے وہ مٹھیاں بھینچے ان چاروں کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جنہوں نے اس کے دو خوفناک طلسمات فنا کر دیئے تھے اور انہیں کوئی نقصان

میرے طلسمات فنا ہوتے جائیں گے میری ساحرانہ طاقتیں بھی کم ہوتی جائیں گی۔ فی الحال تو یہ چاروں معمولی غلطی کی وجہ سے کالے غار کی لابیائی آگ میں جل رہے ہیں مگر جس طرح ان بدبختوں نے میرے دو طلسمات فنا کر دیئے ہیں اگر یہی حال رہا تو میرے تمام طلسمات فنا ہو جائیں گے۔ جانگلوں جادوگر نے فکر مند لہجے میں کہا۔

”آقا۔ آپ سے ایک بات کہو اگر آپ ناراض نہ ہوں تو۔“ سمبارا سانپ نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔
”ہاں بولو کیا کہنا چاہتے ہو۔“ جانگلوں جادوگر نے چونک کر کہا۔

”آقا۔ آپ کو خواجہ عمرو عیار اور اس کی بیوی چاند تارا کو ابھی طلسم فشاں جادو میں لانے کا عمل نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ ان پر بے شمار روشنی کی طاقتوں کا سایہ ہے جب شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو اس طلسم کا شکار ہو جاتے تو پھر آپ کو ان دونوں کو طلسم میں لانے کا عمل کرنا چاہئے تھا مگر اب یہ چاروں طلسم میں آ کر ایک طاقت بن چکے ہیں چونکہ شہنشاہ

افراسیاب اور خواجہ عمرو اور ان دونوں کی بیگمات ایک دوسرے کی جان بچانے پر مجبور ہیں اس لئے یہ چاروں ایک طاقت بن چکے ہیں۔ اگر شہنشاہ افراسیاب اور خواجہ عمرو صرف اکیلے یا اپنی بیگمات کے ساتھ آتے تو کبھی بھی طلسم فشاں جادو کا ایک بھی طلسم فنا نہ کر سکتے تھے۔“ سمبارا سانپ نے کہا۔

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو سمبارا۔ کیا میرے طلسم کمزور ہیں۔“ جانگلوں جادوگر نے غصے سے سمبارا سانپ کی طرف دیکھ کر کہا۔

”آقا۔ میں نے ایسی تو کوئی بات نہیں کہی۔ آپ کے طلسم ہرگز کمزور نہیں ہیں ویسے بھی یہ طلسمات اندھیری دنیا کے اندھے دیوتا کے عطا کردہ خوفناک طلسمات ہیں میں تو بس یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ یہ چاروں دنیا کے خطرناک ترین انسان ہیں۔“ سمبارا نے ڈرتے ہوئے جواب دیا۔

”مگر سمبارا۔ مجھے ان چاروں کو مارنے کا مشورہ تو خود اندھے دیوتا نے دیا تھا۔“ اس بار جانگلوں جادوگر نے پہلو بدل کر تشویش سے کہا۔

”آقا۔ وہ بات آپ کی درست ہے مگر اندھے دیوتا نے صرف آپ کو یہ مشورہ دیا تھا کہ ان چاروں کی موت سے آپ کا دنیا پر قبضہ کرنا آسان ہو جائے گا کیونکہ جادو کی دنیا میں شہنشاہ افراسیاب بڑی طاقت ہے اسی طرح روشنی کی دنیا میں عمرو عیار، سردار امیر حمزہ کا دایاں بازو اور ایک لحاظ سے آدھی طاقت ہے ان دونوں کے مارے جانے سے واقعی آپ کا دنیا پر حکمرانی کرنے کا منصوبہ آسان ہو جائے گا مگر آپ اپنے ازلی دشمن سامری کے خاص پجاری شہنشاہ افراسیاب کی موت کے بعد ہی خواجہ عمرو اور اس کی بیوی چاند تارا کی موت کا عمل کرتے تو یہ طلسمات فنا نہ ہوتے۔ خیر آقا آپ پریشان نہ ہوں ابھی تو صرف دو طلسم فنا ہوئے ہیں آگے کے طلسمات ان سے زیادہ خطرناک اور پیچیدہ ہیں ویسے ان چاروں کے ایک ساتھ طلسم میں آنے سے آپ کو یہ فائدہ ضرور ہوا ہے ان کی ذرا سی کوتاہی اور کسی ایک کی موت سے بھی فنا طلسمات دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور پھر سب کی موت لازمی ہو جائے گی۔“ سمبارا سانپ نے اس بار

مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں سمبارا۔ تم ٹھیک کہتے ہو مجھے ایک ساتھ ان چاروں کو مارنے کا عمل نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اب دشمن ہونے کے باوجود چاروں مل کر ایک طاقت بن چکے ہیں مگر میرے باقی طلسمات بہت ہی خطرناک اور پیچیدہ ہیں کسی ایک کی غلطی سے چاروں کی موت یقینی ہو جائے گی۔“ جانگلوں جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آقا۔ اب آپ آرام کریں اور ان کی موت کا انتظار کریں جس کی خوشخبری آپ کو جلد مل جائے گی اور اب مجھے اجازت دیں کیونکہ جب تک آپ کی کالی طاقتیں بحال نہیں ہو جائیں میں یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتا ورنہ میری طاقتیں بھی ختم ہو جائیں گی۔“ سمبارا سانپ نے کہا۔

”ارے یہ کیا۔ یہ دیوار پر روشن پردہ کیوں غائب ہو گیا ہے۔“ اچانک جانگلوں جادوگر کی نظر دیوار پر پڑی تو وہ حیرت سے چلایا۔ واقعی روشن پردہ غائب ہو چکا تھا جس میں جانگلوں جادوگر ان چاروں کو دیکھ سکتا تھا۔

”آقا آقا۔ آپ فوراً اپنی انگلی کو کٹ لگا کر سات قطرے خون اس آگ میں چھڑکیں ورنہ بھیا تک موت سے آپ کو کوئی نہیں بچا سکتا۔“ اس سے پہلے کہ طلسمی آگ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کے جسموں کو جلا کر راکھ کرتی، زنبیل کے محافظ بونے نے چیخ کر عمرو کو اور سیاہ بچھو نے چیخ کر شہنشاہ افراسیاب کو آگاہ کیا۔ عمرو اور افراسیاب نے دیکھا کہ ان کی بیگمات بھی اس خوفناک بھڑکتی ہوئی آگ والی غار میں جل رہی ہیں۔ زنبیل کے محافظ بونے اور سیاہ بچھو کی بات سن کر بری طرح چیختے اور تڑپتے ہوئے عمرو اور افراسیاب نے تیزی سے اپنے دانتوں سے اپنی اپنی انگلی کو کاٹا جس سے ان دونوں کی انگلیاں زخمی ہو گئیں۔ عمرو اور شہنشاہ

”آقا۔ میں نے آپ کو پہلے بھی آگاہ کیا تھا کہ آپ ان چاروں کی موت سے پہلے اپنی کسی طاقت کو استعمال نہیں کر سکتے۔ اب مجھے بلانے کے بعد آپ کے پاس کوئی طاقت نہیں بچی ہے چونکہ آپ نے ان چاروں کو ہلاک کرنے کا عمل کیا ہوا ہے اس لئے اب آپ کو ان کی موت تک انتظار کرنا ہو گا لہذا آپ بس آرام کریں اور ان کی موت کا انتظار کریں ان چاروں کی موت کے بعد خود ہی آپ کی تمام طاقتیں بحال ہو جائیں گی۔“ سمبارا سانپ نے جانگوس جادوگر کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے سمبارا تم جاؤ۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ طلسم فشاں جادو میں زیادہ دیر کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔“ جانگوس جادوگر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ سمبارا سانپ نے اپنا سر ہلایا اور زمین کے اندر غائب ہو گیا۔ اس کے جاتے ہی کمرے میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔

افریاب چیختے ہوئے تیزی سے اپنی اپنی انگلی جھٹکنے لگے جس سے ان کی زخمی انگلیوں سے خون بھڑکتی ہوئی آگ میں گرنے لگا۔

جیسے ہی دونوں نے سات بار ایسا کیا تو ان کے جلتے جسم ٹھیک ہو گئے حالانکہ آگ مسلسل بھڑک رہی تھی مگر وہ دونوں اس طرح کھڑے ہو گئے جیسے وہ آگ میں نہیں بلکہ کسی ٹھنڈی جگہ پر کھڑے ہوں۔ ان دونوں نے دیکھا کہ ان دونوں کی بیگمات بھی خوفناک طلسمی آگ میں بری طرح جلتے ہوئے تڑپ رہی ہیں اور ان کے منہ سے چیخوں کا طوفان پھوٹ رہا ہے۔

عمرو چاند تارا کی طرف بڑھا اور افریاب ملکہ حیرت جادو کی طرف بڑھا اور وہ دونوں چیخ کر اپنی بیگمات کو سمجھانے لگے کہ وہ اپنی کسی انگلی کو کٹ لگا کر خون کے سات قطرے اس بھڑکتی آگ میں چھڑکیں مگر چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو کی حالت انتہائی غیر ہو رہی تھی اور دونوں تڑپنے ہوئے آہستہ آہستہ دم توڑ رہی تھیں۔ عمرو اور شہنشاہ افریاب نے

یہ دیکھا تو تڑپ کر رہ گئے کیونکہ ان کی نظروں کے سامنے ان کی بیگمات موت کے منہ میں جا رہی تھیں۔ عمرو نے تیزی سے چاند تارا کا ہاتھ پکڑ کر اپنی زمبیل سے خنجر نکال کر چاند تارا کی ایک انگلی پکڑ کر تیزی سے کٹ لگایا اور تیزی سے چاند تارا کا ہاتھ جھٹکنے لگا جیسے ہی چاند تارا کے خون کے سات قطرے آگ پر گرے تو خوفناک بھڑکتی ہوئی آگ والی غار میں پڑی تڑپتی اور دم توڑتی چاند تارا فوراً ٹھیک ہو گئی اور اٹھ کر حیرت سے عمرو کو دیکھنے لگی۔

دوسری طرف شہنشاہ افریاب نے بھی اپنے لباس کی جیب سے خنجر نکال کر اپنی بیوی ملکہ حیرت جادو کے ساتھ ایسا ہی کیا تو ملکہ حیرت جادو بھی ٹھیک ہو کر افریاب کو دیکھنے لگی۔ اب چاروں خوفناک بھڑکتی ہوئی طلسمی آگ میں اس طرح کھڑے تھے جیسے کسی ٹھنڈی جگہ پر کھڑے ہوں۔

”اف۔ اس بدبخت جانگوس جادوگر نے کیا خوفناک طلسم بنایا ہے ہم چاروں مرتے مرتے بچے ہیں۔“ شہنشاہ افریاب نے جانگوس جادوگر کو کوستے

ہوئے دانت چبا کر غصے سے کہا۔
 ”مگر افراسیاب۔ ہم اس خوفناک طلسم سے بچ تو گئے ہیں مگر ابھی تک طلسم کی تباہی کا اعلان تو نہیں ہوا۔“ عمرو نے فکر مندی سے کہا۔ افراسیاب، ملکہ حیرت جادو اور چاند تارا بھی عمرو کی بات سن کر پریشان ہو گئے کہ واقعی ابھی تک تیسرے طلسم کی تباہی کا اعلان کیوں نہیں ہوا۔

”آقا۔ یہ طلسم نہیں ہے بلکہ تیسرے اور چوتھے طلسم میں جانے کا راستہ ہے۔“ اس سے پہلے کہ ان تینوں میں سے کوئی جواب دیتا زمبیل کے محافظ بونے اور سیاہ بچھو نے ایک ساتھ بولتے ہوئے ان چاروں کو آگاہ کیا۔

”کیا اتنی خوفناک بھڑکتی ہوئی آگ والا غار جس میں ہم مرتے مرتے پہنچے ہیں یہ کوئی طلسم ہی نہیں ہے۔“ چاروں حیرت اور خوف سے ایک ساتھ چلائے۔
 ”ہاں آقا۔ اس آگ کے شعلوں والے غار میں تھوڑا آگے بڑھیں تو آپ سب کو دو دروازے نظر آئیں گے یہی دو دروازے تیسرے اور چوتھے طلسمات

کی طرف جانے والے راستے ہیں۔“ اس بار صرف زمبیل کے محافظ بونے نے ان سب کو آگاہ کیا۔

”اف۔ خدا غارت کرے اس بد بخت جانگوس جادوگر کو جس نے ہمیں مارنے کے لئے اتنے خوفناک طلسمات کے جال بچھا رکھے ہیں۔“ عمرو نے غصے سے جانگوس جادوگر کو کوستے ہوئے کہا۔

”ابھی تو صرف دو طلسمات ہی فنا ہوئے ہیں مگر ان خوفناک طلسمات نے ہمارے دماغ مفلوج کر کے رکھ دیئے ہیں۔ معلوم نہیں آگے کیا بنے گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی جانگوس جادوگر کو کوستے ہوئے کہا۔

”اگر یہی حال رہا تو ان خوفناک طلسمات میں ہم چاروں میں سے کسی ایک کی موت کی وجہ سے بھی باقی تینوں بھی دردناک موت سے دو چار ہو جائیں گے۔“ چاند تارا نے بھی فکر مندی سے کہا۔

”گھبرانے کی ضرورت نہیں ہم چاروں کو ہمت سے کام لینا ہو گا ورنہ گھبراہٹ میں ذرا سی غلطی ہمیں عبرتناک موت سے دو چار کر دے گی۔“ شہنشاہ

”اف۔ کیسا عجیب اور خوفناک غار ہے جو طلسم کا حصہ بھی نہیں ہے مگر آگ کم ہونے کے باوجود ہمارے جسم جلنے لگے ہیں۔ یہ تو الٹا کام ہو رہا ہے۔“ عمرو نے تکلیف سے کراہتے ہوئے کہا کیونکہ عمرو نے دیکھ لیا تھا کہ ان تینوں کے چہروں پر بھی تکلیف کے تاثرات موجود تھے۔ اچانک ان چاروں کو زناٹے کی آواز سنائی دی۔

چاروں نے ایک ساتھ مڑ کر دیکھا تو بے اختیار ان چاروں کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔ دو قوی ہیکل بھینسے منہ سے خوفناک آوازیں نکالتے ہوئے اور بھاگتے ہوئے ان چاروں کی طرف آ رہے تھے۔ ان دونوں کا ہدف افراسیاب اور چاند تارا تھے۔ شہنشاہ افراسیاب اور چاند تارا کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اپنا بچاؤ کر پاتے۔

موت کے خوف سے دونوں کے منہ سے چیخیں نکل گئیں مگر اس سے پہلے کہ قوی ہیکل بھینسے خوفناک غرائشیں نکالتے ہوئے ان سے ٹکرا جاتے عمرو نے تیزی سے اچھل کر افراسیاب کو لات ماری اور خود بھی

افراسیاب نے ان تینوں کو حوصلہ دلاتے ہوئے کہا۔
”تم درست کہہ رہے ہو افراسیاب۔ واقعی ہمیں ہمت کا مظاہرہ کرنا ہو گا ورنہ طلسم فشاں جادو کے سیاہ پرتوں کے یہ خوفناک طلسمات ہم سب کی موت کا موجب بن جائیں گے۔“ عمرو نے شہنشاہ افراسیاب کی ہاں میں ہاں ملائی۔

اب چاروں ہی خوفناک بھڑکتی ہوئی طلسمی آگ والی غار میں آگے بڑھنے لگے جوں جوں یہ چاروں آگے بڑھ رہے تھے خوفناک آگ تو کم ہو رہی تھی مگر حیرت انگیز طور پر تپش بڑھتی جا رہی تھی۔ اب ان چاروں کو اس خوفناک غار میں دو دروازے نظر آئے جو لکڑی کے ہی تھے مگر غار کی آگ کا ان لکڑی کے دروازوں پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا ورنہ آگ تو لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ چاروں سمجھ گئے کہ یہ طلسمات کی دنیا ہے اور یہاں ہر چیز ممکن ہے۔ جیسے جیسے یہ چاروں ان دروازوں کے قریب ہوتے گئے آگ کم ہوتی گئی البتہ ان چاروں کے جسموں میں تپش بڑھتی گئی۔

تیزی سے ایک طرف جاگرا۔ دوسری طرف ملکہ حیرت جادو نے بھی ایک زور دار دھکا چاند تارا کو دیا اور تیزی سے ایک طرف ہو گئی۔ قوی ہیکل بھینسے اپنی ہی دھن میں دروازوں سے جا نکلے اور جل کر راکھ ہو گئے۔ شہنشاہ افراسیاب اور چاند تارا ان کی نگر سے محفوظ رہے پھر دونوں کراہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ خوف شہنشاہ افراسیاب اور چاند تارا کے چہروں سے عیاں تھا کیونکہ بار بار وہ موت کے منہ سے نکل رہے تھے مگر موت کسی وقت بھی ان سب کو دبوچ سکتی تھی۔

”اف۔ کیا منحوس خوفناک غار ہے جو طلسمات کا حصہ بھی نہیں ہے مگر طلسمات سے زیادہ خوفناک ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے گہرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ابھی تو صرف دو طلسمات فنا ہوئے ہیں مگر خوف ہم پر غالب آ گیا ہے اس لئے ہمیں پوری ذہانت اور بہادری سے ان طلسمات کا مقابلہ ہے اور انہیں فنا کرنا ہے۔“ عمرو نے سب کو تسلی دیتے ہوئے کہا حالانکہ اس کا اپنا دل بھی خوف سے لرز رہا تھا مگر عمرو اپنی

بیوی اور اپنے دشمن اور اس کی بیوی کے سامنے اپنے خوف کا اظہار نہیں کر سکتا تھا۔

”ہاں عمرو ہمیں اپنی دشمنیاں بھلا کر ہمت اور عقل سے ان خوفناک طلسمات کو فنا کرنا ہو گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی اپنے دشمن کے سامنے ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

”چلو پھر آگے بڑھو۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو چاند تارا نے بھی ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے سر ہلا دیئے۔ پھر چاروں ہی ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے مگر جیسے ہی چاروں چند قدم آگے بڑھے ان سب کی چیخیں نکل گئیں کیونکہ یکنخت انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں آگ لگ گئی ہو۔

”آقا۔ آپ سب اپنے اپنے بائیں ہاتھ کی کسی انگلی کو کٹ لگا کر سات قطرے اس غار میں خون کی بھینٹ دیں تو آپ کے جسموں میں آگ کی تپش ختم ہو جائے گی۔“ شہنشاہ افراسیاب کے کندھے پر موجود سیاہ بچھو نے چلاتے ہوئے کہا اور زنبیل کے محافظ بونے نے بھی عمرو کو اس بات سے آگاہ کیا تو چاروں

”آقا۔ آپ اور خولجہ عمرو پہلے دروازے سے چوتھے طلسم میں داخل ہوں۔“ سیاہ بچھو کی آواز ان چاروں کو اندھیرے میں سنائی دی۔

”ملکہ حیرت جادو اور چاند تارا دوسرے دروازے سے تیسرے طلسم میں داخل ہوں مگر آپ چاروں کو بہت ہمت سے ان طلسمات کا سامنا کرنا ہو گا۔“ اس بار اندھیرے میں انہیں زمیئل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو چاروں نے ہی اثبات میں سر ہلا دیئے اور آگے بڑھنے لگے۔ اس بار گرمی اور آگ کی جلن انہیں محسوس نہ ہوئی مگر جیسے ہی چاروں دونوں دروازوں کے قریب پہنچے انہیں پھر زنائے کی آواز سنائی دی تو چاروں نے فوراً پلٹ کر دیکھا تو ان کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔

دو اور قوی ہیکل بھینسے غراتے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان بھینسوں کی آنکھوں سے آگ کے شرارے سے پھوٹ رہے تھے مگر اس سے پہلے کہ خوفناک بھینسے ان کے قریب پہنچتے عمرو اور افراسیاب نے تیزی سے پہلے دروازے کے اندر چھلانگ لگا دی

ٹھٹک کر رک گئے۔
”اف۔ یہ منحوس خوفناک غار کتنی بار ہمارے خون کی بھیٹ لے گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوف سے کہا مگر نہ چاہتے ہوئے بھی چاروں نے اپنے لباسوں سے خنجر نکال لئے اور اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو کٹ لگائے تو درد سے چاروں کے منہ سے سسکاریاں نکل گئیں۔ پھر چاروں نے گنتی کرتے ہوئے اپنے کٹے ہوئے انگوٹھے سے نکلا ہوا خون طلسماتی غار میں چھڑا جیسے ہی ساتویں بار ان چاروں کے خون کے چھینٹے اس طلسماتی غار میں پڑے تو غار میں موجود آگ نیکہ ختم ہو گئی۔

آگ کو ختم ہوتے دیکھ کر چاروں کے چہروں اطمینان سا آ گیا مگر آگ کے ختم ہوتے ہی ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا تھا اور غار سے ملحق ٹو۔ دروازوں سے باہر انہیں سرمئی رنگ کی دھندلی روٹ ضرور نظر آنے لگی۔ اب چاروں ہی شش و پنج یہ تھے کہ ان دو دروازوں میں سے کس دروازے آگے بڑھیں۔

اور چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو نے دوسرے دروازے
میں قدم رکھ دیا مگر یہاں بھی ان چاروں کے منہ سے
چنچیں نکل گئیں کیونکہ ان دروازوں کے آگے تاریکی
میں ہزاروں فٹ گہری کھائیاں تھیں اور چاروں نیچے
گرتے چلے گئے۔



کھیل رہے ہیں۔ موت کے منہ سے نکل کر پھر موت کے منہ میں ڈال دیا دیتا ہے۔“ چاند تارا نے طویل ریگستان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ بظاہر تو ایسا لگتا ہے جیسے یہ ریگستان خالی ہے مگر یہاں کوئی خوفناک طلسم ضرور چھپا ہوا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو چاند تارا نے اثبات میں سر ہلایا پھر دونوں نے اپنے پاؤں ریت سے باہر نکالے اور آگے بڑھنے لگیں کہ دیکھیں کہ اب کون سا طلسم ان کے سامنے آتا ہے۔ دونوں آگے تو بڑھ رہی تھیں مگر دونوں کے پاؤں بار بار ریت میں دھنس رہے تھے اور دونوں کو چلنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ ہر طرف ریت ہی ریت تھی۔ ریگستان میں ہر طرف دھندلی روشنی چھائی ہوئی تھی۔ ریت نہ ہی ٹھنڈی تھی اور نہ ہی گرم اس لئے ان دونوں کو نہ سردی لگ رہی تھی اور نہ گرمی۔ کسی چیز کا احساس نہیں ہو رہا تھا دونوں احتیاط سے آگے بڑھ رہی تھیں اور ارد گرد غور سے دیکھ رہی تھیں اور انتظار میں تھیں کہ اب کون سی آفت ان پر نازل ہوتی ہے مگر کافی دیر گھومنے کے بعد انہیں اس

ملکہ حیرت جادو اور چاند تارا کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھی اور دونوں بہت زیادہ گہرائی میں گرتی چلی جا رہی تھیں پھر یلکھت ان دونوں کے پاؤں ریت میں دھنس گئے۔ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں اور ان کے منہ سے چیخیں نکلنا بھی بند ہو گئیں کیونکہ دونوں کو کچھ نہیں ہوا تھا۔ دونوں سمجھ گئیں کہ وہ طلسمات کی دنیا میں ہیں اس لئے ان کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلی جا رہی ہے اور انہیں تیسرے طلسم میں پھینک دیا گیا ہے۔ گو کہ بے پناہ بلندی سے گرنے کے باوجود ان کی جان تو حیرت انگیز طور پر بچ گئی تھی مگر دونوں طلسم خوف کی قیدی ضرور تھیں۔

”یہ طلسمات بھی ہمارے ساتھ ملی چوہے کا کھیل

پراسرار ریگستان میں سوائے ریت کے ٹیلوں کے کچھ نظر نہ آیا۔ آخر دونوں تھک ہار کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں۔

”حیرت ہے۔ یہ کیسا عجیب و غریب ریگستان ہے جہاں سوائے ریت اور ریت کے ٹیلوں کے کچھ نظر نہیں آ رہا۔“ ملکہ حیرت جادو نے پریشانی سے کہا۔

”ملکہ حیرت جادو۔ ظاہری بات ہے ریگستان میں ہمیں ریت کے ٹیلے اور ریت ہی نظر آئے گی یہاں ہمیں کیلوں کے درخت تھوڑی نظر آئیں گے۔“ چاند تارا نے مسکراتے ہوئے کہا جو ریگستان میں چل چل کر اب ہانپ رہی تھی۔

”وہ تو تمہاری بات ٹھیک ہے ہتھنی کی طرح موٹے جسم اور موٹے دماغ والی چاند تارا مگر اس وقت ہم انتہائی خوفناک طلسم کی دنیا میں ہیں جہاں پل بھر میں کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی چاند تارا کے طنز کو محسوس کر کے منہ بنا کر کہا۔

”تم بھی تو جادوگروں کی ملکہ ہو۔ لاتعداد بڑے بڑے جادو اور غلام طاقتیں تمہارے قبضے میں ہیں۔ تم

کیوں نہیں معلوم کر لیتی کہ یہ کون سا طلسم ہے اور اس طلسم کا خاتمہ کیسے ہو گا۔“ چاند تارا نے بھی اس طلسمات کی دنیا میں پہلی بار غصیلے لہجے میں کہا جس کا غصہ طلسمی دنیا میں آ کر نہ جانے کیوں ختم ہو گیا تھا۔

”تمہاری بات بجا ہے لیکن معلوم نہیں کیوں اس طلسمات کی دنیا میں میرا جادو کام نہیں کر رہا ورنہ جادو کی مہان طاقتیں میرے پاس ہیں۔“ اس بار ملکہ حیرت جادو نے سر ہلا کر مایوسی کا اظہار کیا۔

”اف۔ میرا تو تھکاوٹ سے برا حال ہے۔“ چاند تارا نے ہانپتے ہوئے کہا جو بے پناہ موٹی ہونے کی وجہ سے بُری طرح تھک چکی تھی۔ چاند تارا نیچے ریت پر بیٹھ گئی مگر ایک زور دار چیخ مار کر فوراً کھڑی ہو گئی۔ چاند تارا کو ایسا محسوس ہوا جیسے ریت میں آگ دہک رہی ہو۔ چاند تارا درد سے کراہنے لگی۔

”کیا ہوا تمہیں۔ کیوں بیل کی طرح چلا رہی ہو۔ کیا نیچے ریت میں آگ جل رہی ہے جو تمہارا یہ حال ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے طنزاً کہا۔

”ہاں ملکہ حیرت۔ واقعی مجھے ریت پر بیٹھتے ہی ایسا

محسوس ہوا جیسے میرے جسم میں کسی نے آگ لگا دی ہو بھڑکتی ہوئی خوفناک آگ۔ چاند تارا نے مسلسل درد سے کراہتے ہوئے کہا۔ چاند تارا کو اپنے جسم میں آگ کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔ ملکہ حیرت جادو نے حیرت سے چاند تارا کو دیکھا اور غور سے ریت کو دیکھنے لگی مگر ریت میں اسے کچھ بھی نظر نہ آیا۔ ملکہ حیرت جادو نے جھک کر ریت مٹھی میں بھر لی مگر ریت نارمل ہی تھی۔ نہ ٹھنڈی نہ گرم۔ ملکہ حیرت جادو نے مٹھی کھول دی اور ریت نیچے گرا کر ہاتھ جھٹک کر ہاتھ صاف کر دیا۔

”کچھ بھی نہیں ہے ریت میں۔ تمہیں وہم ہوا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے منہ بنا کر کہا۔

”اگر ایسا ہے تو پھر تم نیچے بیٹھ کر دکھاؤ۔“ چاند تارا نے اس بار غصے سے ملکہ حیرت جادو کو کہا کیونکہ اب اس کے جسم میں آگ کی تپش ختم ہو چکی تھی جو ریت پر بیٹھنے سے اس کے جسم میں بھڑک اٹھی تھی۔

”ٹھیک ہے۔ تھکاوٹ تو مجھے بھی محسوس ہو رہی ہے چل چل کر۔ لہذا تم بے شک کھڑی رہو میں تو بیٹھ

رہی ہوں۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی غصے سے کہا اور منہ بنا کر نیچے ریت پر بیٹھ گئی مگر فوراً بھیاں تک چیخ مار کر تیزی سے اٹھ کھڑی۔ ملکہ حیرت جادو کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے جسم کو آگ لگا دی ہو۔ ملکہ حیرت جادو بھی درد سے کراہنے لگی۔ اس بار چاند تارا طنزاً مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔

”اف۔ یہ تو انتہائی خوفناک طلسم ہے۔ تھکاوٹ سے ہمارا برا حال ہے اور ہم نیچے بیٹھ کر آرام بھی نہیں کر سکتیں۔ ہم کب تک کھڑی ہو سکتی ہیں جیسے ہی ہم دونوں تھکاوٹ سے بے حال ہو کر نیچے بیٹھیں گی یہ خوفناک طلسم ہمارے جسموں میں آگ بھر دے گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں درد سے کراہتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر چاند تارا بھی خوفزدہ ہو گئی۔

”ہم دونوں بھی بغیر کچھ سوچے اس طلسم میں گھس آئی ہیں اب جبکہ تھکاوٹ سے برا حال ہے تو اب معلوم ہوا کہ بظاہر نظر نہ آنے والا یہ تیسرا طلسم انتہائی خوفناک ہے۔ تھکاوٹ سے ہمارا برا حال ہے اور ہم

جائے جہاں ہم کچھ دیر بیٹھ کر آرام کر سکیں ورنہ ہم دونوں کب تک کھڑی رہ سکتی ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے چاند تارا کو مشورہ دیا۔

”ہاں ملکہ حیرت جادو۔ گو تم اللہ کو نہیں مانتی مگر میں تو اللہ پر ایمان رکھتی ہوں اور میرا یقین ہے کہ موت اور زندگی اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس بے بسی کی موت مرنے سے بہتر ہے کہ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے اور ہو سکتا ہے اس کوشش میں ہمیں اس کا کوئی حل بھی مل جائے۔“ چاند تارا نے بھی ملکہ حیرت جادو کی ہاں میں ہاں ملائی تو دونوں بے حد تھکی ہونے کے باوجود ہمت کر کے آگے بڑھنے لگیں۔ چلتے ہوئے ریت ان کے پاؤں میں دھنس رہی تھی مگر پھر بھی بے بسی کی موت سے بچنے کے لئے دونوں آگے بڑھنے پر مجبور تھیں۔ کافی دیر چلنے کے بعد دونوں کا تھکاوٹ سے برا حال ہو گیا۔ اب یہ عالم تھا کہ دونوں ڈگمگا رہی تھیں مگر اس طویل و عریض ریگستان میں نیچے بیٹھنے سے خوفزدہ تھیں کیونکہ دونوں ہی نیچے بیٹھنے کا خوفناک تجربہ کر چکی تھیں مگر وہ دونوں آخر کب تک چل سکتی

نیچے بھی نہیں بیٹھ سکتیں ورنہ طلسمی آگ ہمیں پھر جلا دے گی۔“ چاند تارا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”اب کیا کریں۔ یہ تو واقعی حیرت انگیز اور انتہائی خوفناک طلسم ہے جو ہمارے پاؤں کو تو نہیں جلا رہا مگر نیچے بیٹھیں تو آگ لگا دیتا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی خوف اور پریشانی سے کہا۔

”اب کیا کریں۔ پاؤں کو دھنسا دینے والی ریت میں آگے بڑھتے ہیں تو مزید تھکاوٹ کا شکار ہوں گی۔“ چاند تارا نے کہا۔

”مگر یہاں کھڑا رہنا بھی فضول ہے۔ یہ انتہائی خوفناک جگہ ہے۔ آخر کب تک ہم کھڑے رہ سکتے ہیں۔ جب بھی تھک ہار کر ہم نیچے گریں گی اس خوفناک طلسم کی آگ ہمارے جسموں میں سرایت کر جائے گی۔“ ملکہ حیرت جادو نے فکر مندی سے کہا۔

اب خوف سے دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں کہ آخر اس خوفناک طلسم میں وہ کیا کریں۔

”میرے خیال میں ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔ شاید اس طلسمات کی خوفناک دنیا میں کوئی ایسی جگہ مل

تھیں۔ دونوں بری طرح ہانپ رہی تھیں مگر کہیں ان کہیں کوئی ایسی جگہ نظر نہ آ رہی تھی جہاں انہیں پناہ مل سکے۔ اس خوفناک ریگستان میں واقعی کوئی جائے پناہ نہیں تھی۔ طلسم فشاں جادو کا تیسرا طبق خوف ان دونوں کے گرد موت کا دائرہ تنگ کر رہا تھا۔ آخر کار شدید تھکاوٹ کے باعث دونوں دھڑام سے ایک ساتھ نیچے ریت پر گر گئیں مگر بری طرح چیخیں مار کر تڑپنے لگیں کیونکہ ان دونوں کے جسموں میں یکجہت آگ بھڑک اٹھی تھی۔ دونوں کے منہ سے چیخوں کا طوفان ابل رہا تھا۔ شدید تکلیف کے عالم میں وہ خوفناک ریگستان میں اس طرح تڑپ رہی تھیں جیسے بغیر پانی کے مچھلی خشکی پر تڑپتی ہے۔ موت تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہی تھی۔ یقینی موت۔



125

سے آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ وہ دونوں ایک ساتھ گھاس کے ایک بہت بڑے ڈھیر پر گرے جس سے ان کی زندگیاں بچ گئیں۔ دونوں نے حیرت سے آنکھیں کھولیں اور خود کو گھاس کے ڈھیر پر زندہ سلامت دیکھ کر خوش ہو گئے مگر ان کی یہ خوشی عارضی ثابت ہوئی کیونکہ انہیں ہر طرف کانٹوں کے سرسبز درخت نظر آئے صرف یہی جگہ محفوظ تھی جہاں گھاس کا بہت بڑا ڈھیر تھا ورنہ ہر طرف سرسبز مگر کانٹے دار درخت تھے۔

”ہماری مثال بھی وہی ہے آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ اتنی بلندی سے گرنے کے باوجود ہم صحیح سلامت تو رہے مگر اس پہاڑی علاقے میں ہر طرف خوفناک کانٹوں والے درخت ہیں ان سے بچ کر ہمیں طلسم کا خاتمہ کرنا ہو گا۔“ عمرو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھ کر منہ بنا کر کہا۔ اس وقت یہ دونوں ازلی دشمن طلسم فشاں جادو کے چوتھے طبق ڈر کے قیدی تھے اور پریشانی سے ہر طرف پھیلے ہوئے کانٹے دار سرسبز درختوں کو دیکھ رہے تھے۔

عمرو اور شہنشاہ افراسیاب اندھی کھائی میں تیزی سے نیچے گرتے جا رہے تھے۔ ان دونوں کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں۔ کافی دیر وہ گہرائی میں گرتے رہے پھر ان دونوں نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں کیونکہ نیچے لاتعداد پہاڑیوں کا سلسلہ تھا جو سرسبز تھیں۔ ان دونوں کو معلوم تھا کہ اتنی زیادہ بلندی سے گرنے کے بعد ان دونوں کے جسموں کا سرمہ بن جائے گا۔ گہرائی میں گرنے کے دوران عمرو نے زنبیل سے طلسمی جوتوں اور شہنشاہ افراسیاب نے جادوئی قالین حاصل کرنے کی کوشش کی مگر عمرو کی زنبیل نے اس کا ساتھ نہ دیا اور شہنشاہ افراسیاب کا جادو بھی ناکام ثابت ہوا اس لئے دونوں نے نیچے پہاڑیوں کو دیکھ کر موت کے خوف

ہیں۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔“ عمرو نے خوش ہو کر زنبیل کے محافظ بونے سے سوال کیا۔

”ابھی مجھے بتانے کی اجازت نہیں ہے۔“ زنبیل کے محافظ بونے نے جواب دیا تو عمرو کا منہ بن گیا۔ افراسیاب نے بھی اپنے جادو سے طلسم جمشید کی تلوار حاصل کر لی تھی۔

”سیاہ بچھو۔ اس طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ افراسیاب نے بھی سیاہ بچھو سے سوال کیا۔

”آقا۔ یہ پاتال کے سیاہ طلسمات ہیں اس لئے ابھی مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ اس طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ سیاہ بچھو کے منہ سے آواز نکلی تو افراسیاب کا منہ بھی لٹک گیا۔

”کوئی بات نہیں عمرو۔ ہم اپنی تلواروں سے راستہ بناتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ طلسم خود ہی ہمارے سامنے آ جائے گا پھر اس کے توڑ کا بھی دیکھ لیں گے آخر کو ہم دونوں کا پوری دنیا میں ڈنکا بجتا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو نے بھی مسکرا کر سر ہلا دیا پھر دونوں نے ایک ساتھ

”ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا اس طلسم کو فنا کرنے کے لئے ورنہ یہ عجیب و غریب طلسم ہمیں فنا کر دے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی سے کہا تو عمرو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب دونوں محتاط طریقے سے آگے بڑھنے لگے مگر تھوڑا آگے بڑھ کر انہیں رک جانا پڑا کیونکہ ہر طرف سرسبز کانٹے دار درخت تھے۔ کانٹے بھی بہت بڑے بڑے اور نوکیلے تھے ایک تو پہاڑی علاقہ تھا اونچی نیچی جگہ تھی دوسرا ہر طرف کانٹے دار درختوں کا گھنا جنگل تھا اور آگے بڑھنے کا راستہ تک نہ تھا۔

”اب کیا کریں۔ آگے بڑھتے ہیں تو ان طلسمی درختوں کے خوفناک کانٹے ہمیں زخمی کر دیں گے۔“ افراسیاب نے پریشانی سے کہا۔ عمرو نے کچھ سوچ کر زنبیل سے تلوار حیدری نکالی تو خوش ہو گیا کیونکہ اس بار زنبیل نے اس کا ساتھ دیا تھا اور تلوار حیدری عمرو کے ہاتھ میں تھی۔

”اے زنبیل کے محافظ بونے۔ اس طلسم کا خاتمہ کیسے ہو گا۔ یہاں تو ہر طرف پہاڑیاں اور گھنے جنگل

درختوں کے کانٹوں پر وار کیا تو خوفزدہ ہو گئے کیونکہ ان درختوں کے کانٹے کٹنے پر ان میں سے خون بہنے لگا تھا۔

”ارے یہ کیا۔ یہ کانٹوں کے کٹنے سے خون کیسے بہنے لگا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر کہا۔

”یہ طلسمات کی دنیا ہے افراسیاب۔ لہذا ہر چیز ممکن ہے اس لئے ہمیں خوفزدہ ہونے کی بجائے محتاط طریقے سے آگے بڑھنا چاہئے۔“ عمرو نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”ہاں عمرو۔ ابھی تو طلسم کا آغاز ہی ہے ہمیر ہمت سے کام لینا ہو گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔ دونوں نے ہمت کر کے درختوں پر وار کرنے شروع کر دیئے۔ اب ہر طرف خون بہنے لگا جو درختوں کی کاٹے والی شاخوں سے نکل رہا تھا۔ ان دونوں کی تلواریں خون سے سرخ ہو ہی چکی تھیں اس کے ساتھ ان دونوں کے پاؤں بھی خون سے لتھڑ چکے تھے مگر دونوں ہمت کر کے تلواروں سے راستہ بنا کر آگے بڑھ رہے تھے۔ دونوں کو آگے بڑھنے میں کافی دقت کا سامنا کر

پڑ رہا تھا اور ان کے ہاتھ بھی شل ہو چکے تھے۔ ابھی تک انہیں کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ طلسم کیا ہے اس کا کیا راز ہے اور طلسم کا توڑ کیا ہے۔

”اس طرح تو ہم ساری عمر بھی ان خونی درختوں کو کاٹتے رہیں تو پھر بھی یہ پہاڑی جنگل ختم نہیں ہو گا۔“ عمرو نے جھلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں عمرو۔ ہم بے وقوفوں کی طرح اندھیرے میں وار کر رہے ہیں اور خود کو تھکانے کے سوا ہمیں کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی پریشانی سے کہا جو عمرو کے ساتھ درختوں کی شاخیں کاٹ کر راستہ بنا رہا تھا۔

”اس طلسم نے ہمیں الجھا کر رکھ دیا ہے۔“ عمرو نے زچ ہو کر کہا۔

”خوابہ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کو بتایا جاتا ہے کہ وہ دونوں طلسم کے قریب ہی ہیں اگر کوشش کریں تو طلسم انہیں نظر آ جائے گا۔“ اچانک زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی۔

”آقا۔ آپ کو اور خوابہ عمرو کو ہمت سے کام لینا

ہو گا کیونکہ یہ طلسم بہت ڈراؤنا ہے۔“ سیاہ بچھو نے بھی کہا تو دونوں چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے مگر خون والے درختوں کے سوا انہیں کچھ نظر نہ آیا۔

”محافظ بونے۔ یہاں تو ہر طرف منحوس درخت ہی ہیں اس کے سوا تو ہمیں کچھ نظر ہی نہیں آ رہا۔“ عمرو نے زنبیل کے محافظ بونے سے پوچھا تو محافظ بونے نے کوئی جواب نہ دیا۔ یہی سوال شہنشاہ افراسیاب نے سیاہ بچھو سے پوچھا تو سیاہ بچھو نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ دونوں مایوس ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

”میرے خیال میں ہمیں مزید آگے بڑھنا چاہئے۔ ہم طلسم کے قریب ہیں۔“ عمرو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گو کہ دونوں کے ہاتھ تلوار چلا چلا کر شل ہو چکے تھے مگر وہ آگے بڑھنے پر مجبور تھے۔ دونوں پھر ہمت کر کے تلوار چلا کر درختوں کی کانٹے بھری شاخیں کاٹ کر آگے بڑھنے لگے۔ اچانک انہیں ان سبز درختوں میں ایک سرخ رنگ کا درخت نظر آیا تو دونوں چونک گئے۔

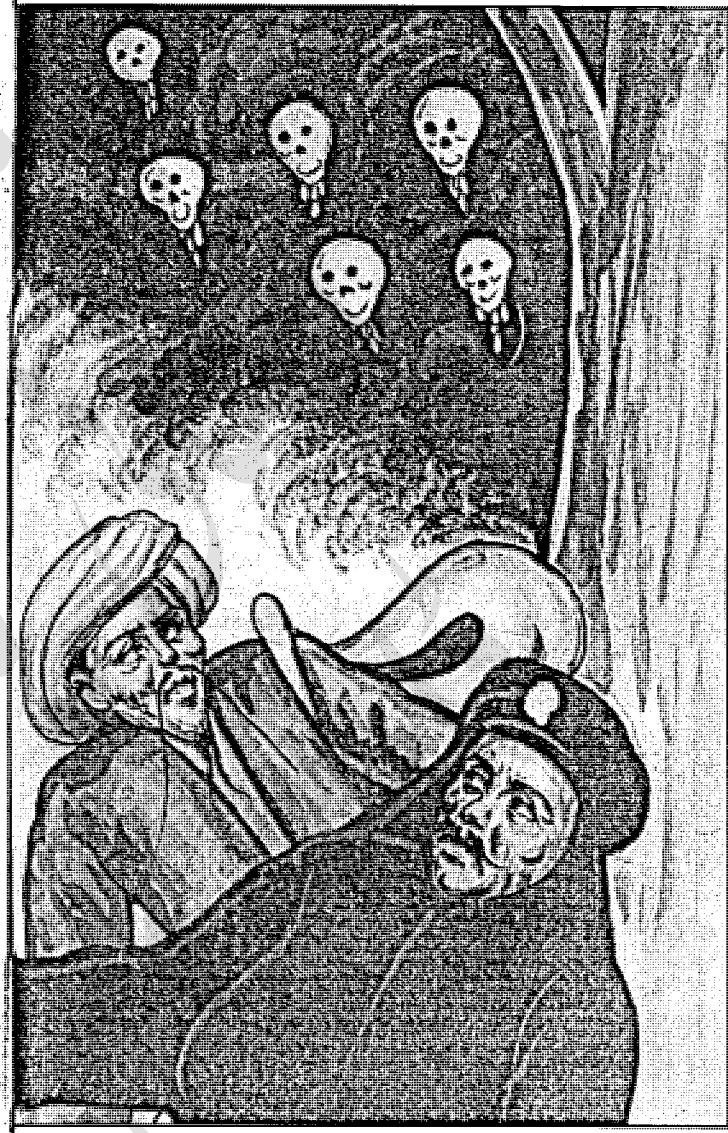
”ہاں۔ اسی درخت سے یہ طلسم فنا ہو سکتا ہے جیسے

ہی ہم درخت کاٹیں گے یہ طلسم فنا ہو جائے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے خوش ہو کر کہا۔

”تو دیر کس بات کی ہے آؤ مل کر اس درخت کو کاٹ دیتے ہیں اور اس منحوس طلسم کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔“ عمرو نے بھی خوش ہو کر کہا پھر دونوں بغیر کچھ سوچے سمجھے اس سرخ درخت کی طرف بڑھنے لگے جو سرسبز درختوں میں نمایاں تھا۔ نہ ہی عمرو نے زنبیل کے محافظ بونے سے مشورہ کیا اور نہ ہی شہنشاہ افراسیاب نے سیاہ بچھو سے مشورہ کیا۔ دونوں سرخ درخت کے قریب پہنچے تو بے اختیار ان کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ ایک بھیانک منظر ان کا منتظر تھا۔ اس سرخ درخت کی ٹہنیوں پر کانٹوں کی بجائے انسانی کھوپڑیاں لٹکی ہوئی تھیں۔ ان کھوپڑیوں کی آنکھوں سے آگ کے شرارے نکل رہے تھے اور گردنوں سے خون نکل رہا تھا۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر دونوں خوف سے لرز گئے مگر ایک دوسرے کو دیکھ کر خود کو مضبوط کر لیا کیونکہ دونوں ازلی دشمن تھے اور ایک دوسرے کے سامنے بزدلی کا مظاہرہ نہیں کر سکتے تھے۔

”افراسیاب۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ تمہارے ساتھ خواجہ عمر عیار ہے اور ایسے شعبدے میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔“ عمرو نے جی کڑا کر کے شہنشاہ افراسیاب کو دیکھ کر کہا۔

”ہاں عمرو۔ میں بھی جادوگروں کا شہنشاہ ہوں۔ یہ معمولی شعبدے میرا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔“ افراسیاب نے بھی مصنوعی ہنسی ہنستے ہوئے کہا پھر دونوں ہی آگے بڑھے اور ایک ساتھ اس سرخ درخت پر وار کر دیا مگر جیسے ہی ان کی تلواریں اس سرخ درخت سے ٹکرائیں ہر طرف بے ہنگم قہقہے گونجنے لگے۔ ان کی تلواریں ان کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گر گئیں اور وہ اڑ کر اس طرح سرخ درخت سے چمٹ گئے جیسے مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ یہ بے ہنگم اور خوفناک قہقہے اس طلسمی درخت کی کھوپڑیوں کے تھے جو اب کسی پرندے کی طرح درخت سے اڑ کر فضا میں معلق ہو گئی تھیں۔ اچانک ان کھوپڑیوں سے سرخ رنگ کی روشنیاں نکلیں اور درخت سے چمٹے ہوئے عمرو اور شہنشاہ افراسیاب پر پڑیں تو ان کے منہ سے بھیانک اور



دردناک چیخیں نکلنے لگیں انہیں ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے ان کے جسم کو چیر کر زخموں میں مرچیں بھر دی ہوں۔ دونوں سرخ درخت سے چٹے بری طرح پھڑکنے لگے۔ آخر کار طلسم کے آسیب نے انہیں جکڑ لیا تھا۔ دونوں ذبح کئے ہوئے بکروں کی طرح تڑپ تڑپ کر موت کے منہ میں جانے لگے۔ آخر کار طلسم ان پر حاوی ہو گیا تھا۔

”ملکہ حیرت جادو، ملکہ حیرت جادو۔ کیا ہوا تمہیں اور کیوں اس طرح ریت پر تڑپ رہی ہو؟“ اچانک تڑپتی ہوئی ملکہ حیرت جادو کو انسانی آواز سنائی دی تو تڑپتی ہوئی ملکہ حیرت جادو نے چونک کر سامنے دیکھا جہاں ایک سیاہ رنگ کا بندر کھڑا تھا جو غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”جامون دیوتا کے سیاہ پاتال کے بندر سردار۔ ہم دونوں کی مدد کرو۔ اس خوفناک طلسم کی ریت نے ہمارے جسموں میں آگ بھر دی ہے۔ کچھ کرو سیاہ پاتال کے بندر سردار ورنہ یہ آگ ہمارے جسموں کو چند لمحوں میں جلا کر راکھ کر دے گی۔“ طلسمی دنیا کی ریت میں بری طرح تڑپتی ہوئی ملکہ حیرت جادو نے

پوری کوشش کر کے چلاتے ہوئے اس سیاہ بندر کو کہا۔
 نظر نہ آنے والی آگ ان کے جسموں میں بھڑک
 اٹھی تھی اور دونوں بری طرح تڑپ تڑپ کر موت کے
 منہ میں جا رہی تھیں مگر اس سے پہلے کہ موت انہیں
 دبوچتی، یلکھت ان کے جسموں میں بھڑکتی آگ ختم ہو
 گئی اور انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ان کے نیچے کوئی
 کپڑا آ گیا ہو۔ دونوں آرام سے اٹھ کر بیٹھ گئیں جسے
 کبھی انہیں کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اب دونوں نے دیکھا تو
 ان کے نیچے ایک سرخ رنگ کا قالین تھا۔

”ارے یہ تو جامون دیوتا کا مقدس قالین ہے۔“
 ملکہ حیرت جادو نے چونک کر کہا اور اس سیاہ بندر کو
 دیکھنے لگی جو اس کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

”ہاں ملکہ حیرت جادو۔ میں نے تم دونوں کو موت
 کے منہ سے نکال دیا ہے۔“ سیاہ بندر کے منہ سے
 انسانی آواز نکلی۔

”جامون دیوتا کے سیاہ پاتال کے بندر سردار تم اس
 خوفناک طلسم میں اچانک کیسے آ گئے اور ہماری مدد
 کرنے کا بھی شکریہ۔“ ملکہ حیرت جادو نے اب قالین



پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ چاند تارا بھی قالین پر بیٹھ کر غور سے اس سیاہ بندر کو دیکھ رہی تھی جس نے ان دونوں کی زندگی بچائی تھی۔

”ملکہ حیرت جادو ہمیں ملے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ تمہیں یاد ہو گا جب عرصہ پہلے تم جاسم جادو سیکھنے کے لئے جامون دیوتا کے پاس آئی تھیں اس وقت جامون دیوتا نے تمہاری پوجا سے خوش ہو کر میرے ذمہ لگایا تھا کہ جب ملکہ حیرت جادو انتہائی مشکل میں ہو اور اپنی کمر کو سات بار زمین پر رگڑے تو تم اس کی مدد کرنا اور آج طلسم فشاں جادو میں تم موت کے قریب تھی اور چونکہ تم نے سات بار اپنی کمر کو زمین پر رگڑا تھا اس لئے میں بروقت پہنچ گیا اور تمہاری اور تمہارے خاوند شہنشاہ افراسیاب کے ازلی دشمن کی بیوی کی بھی مدد کی کیونکہ اگر یہ مر جاتی تو پھر یہ طلسم فشاں جادو تم سب کی موت کا پھندا بن جاتا۔“ سیاہ بندر انسانی آواز میں مسلسل بولتا چلا گیا۔

”یہ تو انجانے میں رگڑ لگ گئی ورنہ تو یہ خوفناک طلسم ہماری جان لے چکا ہوتا۔ ان طلسمات میں میرا

جادو بھی کام نہیں کر رہا ہے۔ مجھے بتاؤ سیاہ پاتال کے بندر سردار۔ ہم اس طلسم کو کس طرح فنا کر سکتے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے آس بھری نظروں سے اس سیاہ بندر کو دیکھ کر کہا۔

”ملکہ حیرت جادو۔ تم چونکہ جامون دیوتا کی خاص پجاری رہی ہو اس لئے میں نے تمہاری اس طلسم میں مدد کی ہے اور مزید بھی کروں گا مگر میں تمہیں صرف یہ بتا سکتا ہوں کہ اس طلسم کا خاتمہ کیسے ہو گا۔ اسے فنا کرنے کے لئے تمہیں خود کوشش کرنی ہو گی۔“ سیاہ بندر نے کہا۔

”تو بتاؤ سیاہ پاتال کے بندر سردار۔ ہمیں کیا کرنا ہو گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوش ہو کر کہا۔

”ملکہ حیرت جادو۔ تمہیں اور تمہارے ساتھ چاند تارا کو اپنی چھوٹی انگلی پر زخم لگا کر سات قطرے خون اس ریت پر چھڑکنے ہوں گے۔ یاد رہے کہ نہ ہی چھ قطرے اور نہ ہی آٹھ قطرے، صرف سات قطرے خون گرنا چاہئے۔ جیسے ہی تم دونوں اپنے اپنے خون کی بھینٹ دو گی طلسم تمہارے سامنے ظاہر ہو جائے

گا۔ بس اتنی ہی میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ مزید اگر میں نے تمہیں بتایا تو اس طبق کا طلسم مجھے فنا کر دے گا۔“ سیاہ بندر نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔
 ”مگر مقدس سیاہ بندروں کے سردار۔ آخر طلسم ہو گا کیا اور اسے کس طرح فنا کیا جاسکے گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے پھر پوچھا۔

”میں نے کہا نا کہ مجھے اس طلسم کا توڑ بتانے کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں البتہ جب طلسم تم پر ظاہر ہو جائے گا اس وقت تم قاکوش بونے کو بلا کر اس سے اس طلسم کا توڑ پوچھ سکتی ہو مگر یاد رہے کہ جب اس طبق کا طلسم تم دونوں پر ظاہر ہو جائے اس وقت ہی قاکوش بونا تمہیں اس کا توڑ بتا سکتا ہے۔“ سیاہ بندر نے کہا۔

”کیا طلسم کو ظاہر کرنے کے لئے ہمیں اپنے خون کی بھیٹ لازمی دینی ہو گی۔“ ملکہ حیرت جادو نے مایوس لہجے میں پوچھا۔

”ہاں ملکہ حیرت جادو۔ تم دونوں کو اپنے خون کی بھیٹ تو لازمی دینی ہو گی ورنہ ساری زندگی تم دونوں

سر پکتی رہو تم دونوں کو طلسم نظر نہیں آئے گا اور جب طلسم نظر نہیں آئے گا تو اسے فنا کس طرح کرو گی۔ اب تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم دونوں نے دیر کی تو چند لمحوں بعد طلسم خود ہی تم دونوں کو مار ڈالے گا۔ اب میرے جانے کا وقت ہو گیا ہے اس لئے میں جا رہا ہوں۔“ یہ کہہ کر سیاہ بندر یلکھت ان دونوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اس کے غائب ہوتے ہی سرخ قالین بھی غائب ہو گیا اور اسی وقت دونوں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔

”یہ منحوس طلسمات تو جگہ جگہ ہمارے خون کی بھیٹ لے رہے ہیں۔“ چاند تارا نے سیاہ بندر کے جانے کے بعد کہا جو اب تک خاموش تھی۔

”ہاں چاند تارا۔ میں نے بڑے بڑے طلسمات سر کئے ہیں مگر میں نے اتنی مشکلات کا سامنا کبھی نہیں کیا۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”اب زیادہ دیر مت کرو حیرت جادو ورنہ طلسم ہم پر ہی حاوی نہ ہو جائے گا۔“ چاند تارا نے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا پھر دونوں

نے اپنے لباسوں میں سے خنجر نکالے اور ہمت کر کے اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو زور سے کٹ لگایا تو دونوں کے منہ سے چیخ نکل گئی مگر دونوں نے خود کو سنبھالا اور گنتی کر کے ایک ساتھ اپنی اپنی انگلی سے خون کے قطرے ریت پر گرانے لگیں جیسے ہی ساتویں بار ان کے خون کے قطرے ریت پر پڑے اچانک پورا ریگستان خون کی طرح سرخ ہو گیا جیسے خون کی بارش ہوئی ہو مگر دونوں اب ذہنی طور پر سنبھال چکی تھیں کہ یہ طلسمات کی دنیا ہے اور یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اب انہیں اس ریگستان میں ایک نیا منظر نظر آیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک انسانی کھوپڑی آہستہ آہستہ گھوم رہی ہے اور دو تیر کمان بھی کچھ فاصلے پر پڑے تھے۔ کھوپڑی کی بے نور آنکھوں سے دھواں نکل رہا تھا۔

”یہ کیا۔ یہ تو طلسم کا منظر ہی بدل گیا ہے۔ یہ کھوپڑی کیسی ہے اور ان دو تیر کمانوں کا مقصد کیا ہے۔“ چاند تارا نے حیرت سے کہا۔

”ٹھہرو۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس طلسم کا توڑ

کیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور منتر پڑھ کر زور سے بائیں پاؤں کو زمین پر مارا تو ایک بالشت بھر کا بونا ان کے سامنے ظاہر ہو گیا جس نے سپاہیوں جیسا لباس پہن رکھا تھا۔

”کیا حکم ہے ملکہ عالیہ۔“ بونے نے ہاتھ باندھ کر ادب سے ملکہ حیرت جادو سے پوچھا۔

”سیاہ پاتال کے سپہ سالار بونے۔ مجھے بتاؤ کہ یہ عجیب و غریب کھوپڑی کیسی ہے اور یہ تیر کمان کس مقصد کے لئے رکھے گئے ہیں اور اس طلسم کو فنا کرنے کا کیا طریقہ ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے اس بار سخت لہجے میں بونے سے کہا۔

”ملکہ عالیہ۔ آپ اس کھوپڑی کی آنکھوں سے دھواں نکلتا دیکھ رہی ہیں۔ آپ دونوں نے ایک ساتھ تیر اس طرح کھوپڑی کی دونوں آنکھوں میں مارنے ہیں کہ ایک ساتھ دونوں تیر کھوپڑی کی آنکھوں میں لگیں اگر کوئی تیر چوک گیا یا کھوپڑی کی آنکھوں کی بجائے کھوپڑی کے کسی اور حصے میں لگا تو یہ طلسم فنا ہونے کی بجائے آپ دونوں کی موت کا باعث بن جائے

نے خوش ہو کر کہا۔

”ملکہ عالیہ۔ آپ اور چاند تارا کے ہاتھ پہلے ہی زخمی ہیں اگر آپ دونوں اپنے اپنے تیر کی نوک پر اپنا اپنا خون لگا کر اور آنکھیں بند کر کے سات مرتبہ کہیں کہ اے طلسم خوف تباہ ہو جا اور آنکھیں بند کرنے کے دوران ہی اندازے کے مطابق کھوپڑی کی آنکھوں کا تصور کر کے تیر چھوڑ دیں تو تیر نشانے پر لگیں گے اور طلسم تباہ ہو جائے گا۔“ بونے نے خوش ہو کر کہا۔

”ٹھیک ہے قاکوش بونے۔ ہم پہلے بھی ان خوفناک طلسمات میں اپنے خون کی بھیٹ دیتی آ رہی ہیں ایک بار اور سہی اور طلسم کے فنا ہونے کے بعد تم میری طرف سے آزاد ہو جاؤ گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو قاکوش بونا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اب ملکہ حیرت جادو اور چاند تارا نے ایک ایک تیر اور کمان اٹھا لئے اور دونوں نے اپنی زخمی انگلی سے خون تیر کی نوک پر لگایا اور کمان میں تیر لگا کر چلہ کھینچ دیا اور دونوں نے اپنی آنکھیں بند کیں اور طلسم خوف فنا ہو جا کو دہرانے لگیں۔ دونوں نے یاد کر کے سات بار

گا۔“ بونے نے ادب سے جواب دیا مگر اس کی بات سن کر دونوں خوفزدہ ہو گئیں کیونکہ ایک حرکت کرتی ہوئی کھوپڑی کی آنکھوں میں ایک ساتھ تیر مارے جائیں اور ایک ساتھ صرف آنکھوں میں بھی تیر لگیں۔ یہ تو بہت مشکل تھا اور نشانہ چوکنے کا انجام طلسم کی فتح اور ان سب کی موت تھی کیونکہ ان دونوں کے مرتے ہی عمرو اور شہنشاہ افراسیاب بھی خود بخود طلسم کی بھیٹ چڑھ جائیں گے۔

”قاکوش بونے۔ یہ تو بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے کیا اس طلسم کو فنا کرنے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مایوس لہجے میں پوچھا۔

”اگر آپ مجھے آزاد کرنے کا وعدہ کریں تو میں آپ کو اس طلسم کو فنا کرنے کا آسان طریقہ بتا سکتا ہوں۔“ بونے نے ملکہ حیرت جادو سے بدستور ادب سے کہا۔

”ہاں قاکوش بونے۔ بتاؤ۔ اگر تمہارے مشورے سے یہ طلسم تباہ ہو جاتا ہے تو طلسم کے تباہ ہونے کے بعد میری طرف سے تم آزاد ہو گے۔“ ملکہ حیرت جادو

یہ الفاظ ایک ساتھ دوہرائے اور دھڑکتے دل کے ساتھ تیر چھوڑ دیئے۔ اب دونوں کے دل لرزنے لگے کہ کیا ہوتا ہے۔ اچانک ایک گونج کی آواز سنائی دی اور ہر طرف شور برپا ہو گیا اور اندھیرا چھا گیا گو کہ اب انہوں نے اپنی آنکھیں کھول لی تھیں مگر ہر سو گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جسے ہزاروں بدروحیں بین کر رہی ہوں۔

”آہ طلسم خوف تباہ ہوا۔ اگر یہ چند لمحے اور طلسم کو ڈھونڈ کر فنا نہ کرتیں تو دردناک موت سے دو چار ہو جاتیں۔“ ایک خوفناک آواز سنائی دی اور پھر اچانک زمین پھٹ کر دو حصوں میں بٹ گئی اور دونوں پھر لڑھکنیاں کھاتی ہوئی طلسم فشاں جادو کی نامعلوم گہرائی میں گرتی چلی گئیں۔



”میں جیسا کہہ رہا ہوں پہلے ویسا کرو۔ میں نے بڑی مشکل سے اس طلسم کے آسیب کو روک رکھا ہے مگر میں زیادہ دیر اس طاقت و آسیب کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔“ قوی ہیکل دیو نے چلاتے ہوئے کہا جیسے اسے بولنے میں سخت مشکل ہو رہی ہو۔ اس دیو کی بات سن کر نہ چاہتے ہوئے بھی جلدی سے عمرو اور افراسیاب نے اپنے دانتوں سے ہی اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو کاٹ کر زخمی کر دیا۔ دونوں پہلے ہی تکلیف میں تھے اب مزید خود کو کاٹنے پر ان کے منہ سے دردناک چیخیں نکل گئیں۔ دونوں تیزی سے خون کے چھینٹے سرخ درخت پر مارنے لگے جیسے ہی ساتویں بار ان دونوں کے خون کے چھینٹے درخت پر پڑے، یکلخت دونوں درخت کی گرفت سے نکل گئے۔ انگلی کٹنے سے دونوں کے ہاتھ خون سے لتھڑ گئے تھے۔ طلسم فشاں جادو کے طلسمات بار بار ان کے خون کی بھیٹ لے رہے تھے۔ اچانک کھوپڑیاں نیچے گر کر دھواں بن کر غائب ہو گئیں۔ پے در پے ہولناک طلسمات نے ان کے دماغ مفلوج کر دیئے تھے۔ اب

”عمرو۔ فوراً اپنی دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو زخم لگا کر سات بار اپنے خون کے چھینٹے اس درخت پر ڈالو اور جلدی کرو اور شہنشاہ افراسیاب بھی ایسا ہی کرے۔“ عمرو کو ایک بھاری بھرکم آواز سنائی دی تو پھر کتے ہوئے عمرو اور شہنشاہ افراسیاب نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو انہیں ایک بھاری بھرکم دیو نظر آیا جس نے ہاتھ پھیلا رکھے تھے اور اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جیسے وہ کسی غیبی طاقت کو ان کی طرف آنے سے روک رہا ہو۔

”اوہ۔ زگون دیو، تم۔ ہماری مدد کرو زگون دیو۔ ہم مشکل اور اذیت میں ہیں۔“ عمرو نے چیخ کر زگون دیو سے کہا۔

قوی ہیکل دیو بھی نیچے اتر آیا۔ اس کا سانس دھونکی کی مانند چل رہا تھا جیسے میلوں کی مسافت طے کر کے آیا ہو اور اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور پسینے سے شرابور تھا۔

”زگون دیو۔ تم یہاں میرے سامنے ہو غالباً تم نے ہی ہماری مدد کی ہے مگر تم یہاں اچانک کیسے آ گئے۔“ عمرو نے اس قوی ہیکل مگر اچھی شکل و صورت کے سفید رنگ کے دیو کو مخاطب کر کے کہا۔

”خواجه عمرو۔ تم نے پرستان والوں کی اتنی زیادہ مدد کی ہے کہ ہم پرستان والے تمہارے احسان تلے دب گئے ہیں۔ آج تمہاری جان بچا کر مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے آج میں پاتال کی سیاہ نگری میں ایک کام کے سلسلے میں آیا تھا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ پاتال کے سیاہ پرتوں میں، میں آ سکتا ہوں کیونکہ میں پرستان کی فوج کا سپہ سالار ہوں اور صائم بابا نے مجھے سیاہ موتی دے رکھا ہے جس کی بنا پر پاتال نگری کے سیاہ پرت اور طلسمات میرا راستہ نہیں روک سکتے۔ آج اچانک میرا پاتال کی سیاہ نگری میں آنا ہوا اور کافی

عرصے بعد ہی میں یہاں آیا ہوں مجھے تمہاری بومحسوس ہوئی تو میں تم سے ملنے یہاں چلا آیا مگر تم طلسم فشاں جادو کے ایک ہولناک طبق میں مجھے قید نظر آئے اگر مجھے ایک لمحہ کی بھی دیر ہو جاتی تو اس ڈراؤنے طبق کے طلسمات تمہارا خاتمہ کر دیتے۔ چونکہ میں نے پاتال نگری کے اصول توڑ کر تمہاری مدد کی ہے اس لئے اب واپس پرستان جانے کے بعد پاتال نگری کے سیاہ پرتوں کے دروازے میرے لئے بند ہو جائیں گے مگر مجھے خوشی ہے کہ میں نے اپنے محسن کی جان بچائی ہے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ طلسم ہو شرابا کے شہنشاہ افراسیاب کی جان بھی تمہاری وجہ سے بچ گئی ہے۔ خواجه عمرو، تمہاری عظمت کے گن تو سارا پرستان گاتا ہے۔“ پرستان کی فوج کے سپہ سالار زگون دیو کہتا چلا گیا جسے عمرو اور شہنشاہ افراسیاب غور سے سن رہے تھے۔

”مجھے افسوس ہے زگون دیو کہ ہماری وجہ سے آج کے بعد تم پاتال نگری نہیں آ سکو گے مگر زگون دیو ہم بہت مشکل میں ہیں۔ شہنشاہ افراسیاب کی طلسمی طاقتیں

اور میری کراماتی چیزیں بھی ان خوفناک طلسمات میں ہمارا ساتھ نہیں دے رہیں اور ہمیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ ان عجیب و غریب اور خوفناک طلسمات کا توڑ کیا ہے۔ کیا تم اس طلسم کو فنا کرنے میں ہماری کچھ مدد کر سکتے ہو۔ ویسے تمہاری منگیتر سو رنگ پری تو کئی بار مشکلات میں میری مدد کر چکی ہے۔“ عمرو نے پرامید نظروں سے زگون دیو سے پوچھا۔

”مجھے افسوس ہے خواجہ عمرو کہ میں مزید تمہاری اس طلسم میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ ایک تو میں پہلے ہی طلسم فشاں جادو کے اس طبق کے طلسمات کا خاتمہ کر چکا ہوں اور پاتال کی سیاہ نگری کے تمام اصولوں کو توڑ چکا ہوں اگر میں نے مزید تمہاری مدد کی تو اس پر طلسمات کی ساری طاقتیں میرا خاتمہ کر دیں گی اور مزید تمہاری مدد کرنے پر طلسمات کی فنا طاقتیں بھی زندہ ہو جائیں گی اگر تم دونوں پہلے ہی سوچ سمجھ کر اس طلسم شکن درخت کو سات بار اپنے خون کی بھینٹ دیتے تو یہ طلسم فنا ہو چکا ہوتا مگر چونکہ تم دونوں نے بلا سوچے سمجھے طلسمات کو فنا کرنے کی کوشش کی اس

لئے اس ڈراؤنے طبق کے طلسمات تم پر حاوی ہو کر تمہارا خاتمہ کر ہی رہے تھے کہ میں نے انہیں روک کر ان کا خاتمہ کر دیا۔ اگر ایک لمحے مجھے دیر ہو جاتی تو تم دونوں ہلاک ہو چکے ہوتے مگر اب اس طلسم کا توڑ کسی اور جگہ منتقل ہو چکا ہے اور تم دونوں کو اسے خود تلاش کرنا ہو گا اور اب میرے جانے کا وقت بھی ہو چکا ہے کیونکہ میں پاتال کی سیاہ نگری کے اصول توڑ چکا ہوں اگر تم زندہ رہے تو تم سے پرستان میں پھر کبھی ملاقات ہو گی۔ جاتے ہوئے تمہیں اتنا بتا دوں کہ اب تمہاری زنبیل کی کراماتی چیزیں تمہارا ساتھ ضرور دیں گی خواجہ عمرو۔ میں تمہارے لئے دعا ہی کر سکتا ہوں کہ تم جیسا عظیم انسان زندہ رہے۔“ یہ کہہ کر زگون دیو یلکھت ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اب عمرو اور افراسیاب مایوسی سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

”چلو کوئی بات نہیں۔ یہ بھی زگون دیو کی مہربانی ہے کہ اس نے ہماری جان بچانے کی خاطر پاتال کی سیاہ نگری کے اصول توڑے اور ہماری جان بچ گئی۔

پری یا اس کا منگیتزر زگون دیو یا کوئی اور طاقت نہیں بچائے گی۔“ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کو زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئے۔

”کیا مطلب۔ اس ڈراؤنے طلسم کا توڑ کیا ہے اور کہاں ہے۔“ عمرو نے چونک کر زنبیل کے محافظ بونے سے پوچھا۔

”عمرو، اپنے سر کو اٹھا کر اوپر دیکھو تو تمہیں اس طلسم کا توڑ معلوم ہو جائے گا اسے کیسے تباہ کرنا ہے یہ تمہاری ذہانت پر منحصر ہے۔“ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا تو عمرو اور شہنشاہ افراسیاب تیزی سے اوپر دیکھنے لگے۔ وہ دونوں جس درخت کے نیچے کھڑے تھے اس کے اوپر ایک چڑیا تیزی سے اس درخت کے گرد چکر کاٹ رہی تھی اس کی رفتار بہت تیز تھی۔

”کیا مطلب۔ یہی چڑیا ہی اس طلسم کا توڑ ہے۔“ عمرو نے حیران ہو کر زنبیل کے محافظ بونے سے پوچھا۔

”ہاں عمرو۔ یہی چڑیا اس طلسم کا توڑ ہے۔“ زنبیل

ارے ہاں، زگون دیو نے کہا ہے کہ ہماری چیزیں اب ہماری مدد کریں گی۔“ عمرو نے زگون دیو کے جانے کے بعد پہلے مایوس ہو کر اور پھر خوش ہو کر شہنشاہ افراسیاب سے کہا تو شہنشاہ افراسیاب بھی خوش ہو گیا۔

”چلو۔ آگے بڑھتے ہیں امید ہے کہ اب جلد ہی ہمیں اس طلسم کا توڑ مل جائے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب دونوں پھر آگے بڑھنے لگے۔ وہ سرخ رنگ کے درخت کو خوف سے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

”رک جاؤ عمرو۔ آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے یوں بے مقصد آگے بڑھ رہے ہو حالانکہ زگون دیو نے تمہیں جانے سے پہلے کہا بھی ہے کہ زنبیل کی کراماتی چیزیں تمہاری مدد کر سکتی ہیں پھر بھی بلا سوچے سمجھے آگے بڑھ رہے ہو۔ آگے صرف موت ہی ہے طلسم کا توڑ تمہارے آس پاس ہی ہے اور تم موت کی طرف بڑھ رہے ہو۔ آگے انسانی خون پینے والے درخت ہیں جو چند لمحوں میں ہی انسانی خون اور گوشت چٹ کر جاتے ہیں اور تمہیں ان خونی درختوں سے اس بار سورنگ

کے محافظ بونے نے کہا۔

”تو کیا اس تیزی سے گھومتی ہوئی چڑیا کو مارنا پڑے گا۔“ عمرو نے چونک کر پوچھا۔

”ظاہری بات ہے۔ جب یہی چڑیا اس طلسم کا توڑ ہے تو اسے مارنا ہو گا اور یہ بھی بتا دوں کہ ایک ہی وار سے اس چڑیا کا خاتمہ کرنا ہو گا اگر نشانہ چوک گیا تو یہ طلسم تم سب کی موت کا سبب بن جائے گا۔ اب مزید آگے میں کچھ نہیں بول سکتا۔“ یہ کہہ کر زنبیل کا محافظ بونا خاموش ہو گیا۔ اس دوران شہنشاہ افراسیاب خاموش ہی رہا۔ وہ عمرو اور اس کی زنبیل کے محافظ بونے کی باتیں سن رہا تھا اور اب زنبیل کے محافظ بونے کی باتیں سن کر عمرو کی طرح افراسیاب بھی خاموش ہو گیا کہ اس طلسمی درخت کے گرد تیزی سے چکر لگاتی ہوئی چڑیا کو ایک ہی وار سے مارنا ہے ورنہ طلسم الٹا گلے پڑ جائے گا۔ اب عمرو اور شہنشاہ افراسیاب بے بسی سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

”ارے ہاں۔ یاد آیا۔ زنبیل کا محافظ بونا نہ سہی،

میری اور کراماتی چیزیں تو میرا ساتھ دے سکتی ہیں۔“ عمرو نے چونک کر کہا اور زنبیل میں ہاتھ ڈال کر کمندِ اصغری کا خیال کیا تو اس کے ہاتھ میں کمندِ اصغری آ گئی اور اسے دیکھ کر عمرو خوش ہو گیا۔

”یہ تیر کیسا ہے جسے ہاتھ میں لے کر تم اتنے خوش ہو رہے ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر پوچھا۔

”یہ کمندِ اصغری ہے جو اپنے نشانے پر ہی لگتا ہے۔ یہ تو مجھے اچانک اس کا خیال آ گیا اور شکر ہے زنبیل کے بونے نے پھر اس بار میرا ساتھ دیا ہے ورنہ اس طلسم شکن درخت کے گرد تیزی سے چکر لگاتی چڑیا کو ہم ایک ہی وار میں کیسے مار سکتے ہیں۔ میں عمرو عیار ہوں، جو عیار زماں، شعلہ تپاں، برق رواں، موت جادوگراں ہے۔ مانتے ہو نہ میری عظمت کا لوہا۔“ عمرو نے فخریہ لہجے میں شہنشاہ افراسیاب سے کہا۔

”واقعی عمرو۔ کمندِ اصغری جیسی نایاب چیزیں تمہارے پاس ہیں تم دنیا کے سب سے بڑے شیطان ہو۔“ اس بار افراسیاب نے ہنس کر کہا۔

ان دونوں کو سنائی دی اور پھر اچانک اندھیرے میں زمین پھٹی اور دونوں پاتال کی سیاہ پرتوں کے طلسم میں مزید نیچے گرنے لگے۔ دونوں گھٹا ٹوپ اندھیرے میں نیچے گرتے چلے گئے تو دونوں کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔

”چلو اب جلدی سے طلسم کو فنا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم دونوں باتیں کرتے رہ جائیں اور طلسم کے خاتمے کا وقت گزر جائے۔ تم مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہو کہ طلسمات کے خاتمے کا بھی ایک وقت مقرر ہوتا ہے اگر وقت پر ایسا نہ کیا جائے تو الٹا طلسم ہی فنا کرنے والے کو مار ڈالتا ہے۔“ اس بار افراسیاب نے فکر مندی سے کہا۔

”ہاں شہنشاہ افراسیاب۔ ہم واقعی باتوں میں وقت برباد کر رہے ہیں۔“ یہ کہہ کر عمرو نے دل میں ار طلسم شکن چڑیا کا نشانہ لے کر کمندِ اصغری چھوڑ دیا تو کمندِ اصغری کا تیز ہک سیدھا طلسم شکن چڑیا کی کم سے ہوتا ہوا اس کے پیٹ میں گھس گیا۔ اچانک گھ ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور ہر طرف شور و غل کی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے ہزاروں بدروحیں مل کر بین رہی ہوں۔

”آہ۔ طلسم فشاں جادو کا چوتھا طبق طلسم ڈر ہوا۔ کاش اگر ایک لمحے کی اور دیر ہو جاتی تو طلسم عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کا خاتمہ کر دیا۔“ ایک آد

یقینی بات تھی۔ اب چاروں کو حیرت انگیز طور پر ایک دوسرے کے ہیولے نظر آ رہے تھے اور انتہائی گہرائیوں میں روشنی کا ہونا بھی حیرت انگیز بات تھی۔

”عمرو۔ تم کہاں ہو“۔ عمرو کو پاتال کی گہرائیوں میں چاند تارا کی چیخنی ہوئی آواز سنائی دی۔

”بیگم۔ میں تمہارے ساتھ ہی ہوں“۔ عمرو نے چاند تارا کی آواز سن کر اندازے سے اپنی بیوی کا ہاتھ تھام لیا۔ دوسری طرف اندازے سے ملکہ حیرت جادو نے بھی اپنے خاوند شہنشاہ افراسیاب کا ہیولہ دیکھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔ اب جیسے ہی دونوں جوڑیوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے اچانک ان چاروں کو جھٹکے لگنے لگے جیسے کوئی انہونی طاقت زبردستی ان سب کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ جھٹکے محسوس کر کے ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب نے مضبوطی سے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لئے اور اسی طرح عمرو اور چاند تارا نے بھی ایک دوسرے کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا تاکہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو سکیں۔ پھر زور سے تیز ہوا چلنے لگی۔ ہوا اتنی

چاروں تیزی سے نیچے گرتے ہوئے پاتال کی انتہائی گہرائیوں میں جانے لگے۔ طلسم فشاں جادو ان سب کو پاتال کی اتھاہ گہرائیوں میں لے جا رہا تھا۔ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ان چاروں کو ایک دوسرے کی چیخیں تو سنائی دے رہی تھیں مگر شدید اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے سے قاصر تھے۔ دونوں طلسمات اتفاقی اکٹھے تباہ ہوئے تھے اور طلسمات کی سر زمین انہیں مزید اندھیروں میں دھکیل رہی تھی حالانکہ چاند تارا اور شہنشاہ افراسیاب کے جسم بھاری بھر کم تھے اور ان کے مقابلے میں عمرو اور ملکہ حیرت جادو کے جسم دبلے پتلے تھے مگر حیرت انگیز طور پر چاروں ایک ساتھ ہی نیچے گر رہے تھے جو کہ غیر

تیز تھی کہ چاروں تنکے کی مانند ادھر ادھر اڑنے لگے مگر چونکہ عمرو اور چاند تارا نے مضبوطی سے ایک دوسرے کو پکڑ رکھا تھا اور شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے بھی ایک دوسرے کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا اس لئے یہ دونوں جوڑیاں تو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئیں مگر شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو تیز ہوا کی بدولت کہاں سے کہاں جا پہنچے اور عمرو اور چاند تارا کو تیز ہوا نے ان کے دشمنوں کی جوڑی سے دور کسی اور جگہ پہنچا دیا۔ اچانک ہوا تھم گئی اور اندھیرا بھی کم ہو گیا۔ عمرو اور چاند تارا نے خود کو کسی دریا کے کنارے محسوس کیا۔ وہ دونوں ساحل کے قریب ہی گرے تھے مگر حیرت کی بات تھی کہ انہیں گرنے سے کوئی چوٹ نہ لگی تھی۔ اب دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور حیرت سے ادھر ادھر اور دریا کو دیکھنے لگے۔

”خوابہ عمرو۔ یہ بدبخت افراسیاب اور اس کی منحور بیوی کہاں ہیں۔“ چاند تارا نے عمرو سے پوچھا۔

”غالباً اس تیز ہوا نے ہمیں ان سے جدا کر کے الگ کر دیا ہے۔“ عمرو نے کہا۔

”لگتا ہے طلسمات کے اس پانچوں طبق کو ہم میاں بیوی نے تباہ کرنا ہے اور وہ دونوں میاں بیوی چھٹے طلسم کے قریب پہنچا دیئے گئے ہوں گے۔“ چاند تارا نے کہا۔

”طلسمات کی دنیا میں آ کر میری بیوی کا دماغ بہت تیز ہو گیا ہے“ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا تو چاند تارا بھی مسکرا دی۔

”مگر خوابہ۔ طلسمات کی اس خوفناک دنیا میں اب کون سا طلسم ہمارے سامنے آئے گا اور کیا ہم اسے فنا بھی کر سکیں گے۔“ اس بار چاند تارا نے پریشانی سے ہر طرف نظریں دوڑا کر کہا۔

”بیگم۔ جس طرح ہم چاروں کی وجہ سے چار خوفناک طلسم فنا ہو گئے ہیں۔ امید ہے اس بار ہم دونوں میاں بیوی مل کر اس طلسم کو بھی ضرور فنا کر دیں گے۔“ عمرو نے چاند تارا کو تسلی دی۔ اچانک ان دونوں کو دریا کے کنارے ایک کشتی نظر آئی تو دونوں چونک گئے۔

”ارے بیگم۔ یہ دریا کے کنارے کشتی کہاں سے آ

گئی۔“ عمرو نے چونک کر کہا۔
 ”خواجه عمرو۔ یہ طلسمات کی دنیا ہے اور یہاں کسی وقت کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔“ چاند تارا نے عمرو سے کہا تو عمرو نے تحسین آمیز نظروں سے چاند تارا کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔
 ”میرے خیال میں بیگم۔ ہمیں اس کشتی میں بیٹھنا چاہئے۔ یہ کشتی ہمیں طلسم کے قریب لے جائے گی۔“
 عمرو نے چاند تارا سے کہا تو چاند تارا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب عمرو اور چاند تارا دونوں آگے بڑھے اور کشتی میں سوار ہو گئے جیسے ہی دونوں کشتی میں بیٹھے تو کشتی خود بخود آگے بڑھنے لگی۔ عمرو اور چاند تارا حیرت سے کشتی کو دیکھنے لگے۔
 ”یہ کشتی ہمیں کہاں لے جا رہی ہے۔“ عمرو نے حیرت سے کہا۔

”خواجه عمرو۔ تم تو بے شمار بار طلسمات کی دنیا میں آ چکے ہو اور مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہو کہ طلسمات کی دنیا میں کسی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اور ہم تو اس وقت طلسمات کی ہولناک دنیا میں ہیں اور بدبخت

جانگوس جادوگر نے جگہ جگہ ہمارے لئے موت کا جال بچھا رکھا ہے۔“ چاند تارا نے دریا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا جس کا رنگ آہستہ آہستہ سرخ ہو رہا تھا۔
 ”ویسے بیگم۔ طلسمات کی دنیا میں آ کر تمہارا دماغ بہت زیادہ چلنے لگا ہے۔“ عمرو نے مسکرا کر کہا۔

”ارے یہ کیا خواجه عمرو۔ یہ دریا کا پانی سرخ کیوں ہو رہا ہے ایسا لگتا ہے جیسے خون بہہ رہا ہو۔“ چاند تارا نے دریا کے پانی کو دیکھ کر خوفزدہ لہجے میں کہا۔
 دریا کا پانی آہستہ آہستہ سرخ ہو رہا تھا جیسے پانی کی بجائے خون بہہ رہا ہو۔

”ہاں بیگم۔ طلسمات کی یہ دنیا اب ہمارے لئے نئی مصیبتیں لے کر آ رہی ہے۔“ عمرو نے بھی اچانک دریا کے پانی کو خون کی طرح سرخ ہوتے دیکھ کر پریشانی سے کہا۔

”خواجه عمرو۔ ہم نے بہت بڑی غلطی کی ہے کہ بغیر سوچے سمجھے اس پراسرار کشتی میں بیٹھ گئے۔“ چاند تارا نے بدستور خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”بیگم۔ تم پریشان نہ ہو۔ تمہارے ساتھ عیار زماں،

برق رواں، شعلہ تپاں، موت جادوگراں موجود ہے۔ میری موجودگی میں منحوس جانگلوں جادوگر اور اس کے طلسمات ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔“ عمرو نے جی کڑا کر کے اپنی بیوی سے کہا۔ حالانکہ دریا کے پانی کو خون کی طرح سرخ ہوتے دیکھ کر اس کا اپنا دل خوف سے بیٹھا جا رہا تھا مگر اپنی بیوی کے سامنے اسے ہمت کا مظاہرہ کرنا تھا۔

”اچھا۔ جو تقدیر میں لکھا ہو گا وہی ہو گا۔ اگر ہمارے نصیب میں موت لکھی ہے تو ہمیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی لیکن اگر اللہ کو ہماری زندگی منظور ہے تو دنیا کی تمام طلسمی طاقتیں مل کر بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔“ اس بار چاند تارا نے بھی سنبھل کر کہا۔

اب دونوں کشتی میں سنبھل کر بیٹھ گئے۔ کشتی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ دریا کا پانی اب خون کی طرح سرخ سرخ ہو چکا تھا۔ اچانک خون کشتی میں داخل ہو گیا۔ کشتی میں کسی جگہ سوراخ ہو گیا تھا اور خون کشتی میں بھرنا شروع ہو گیا تھا۔ خون کو کشتی میں

بھرتا دیکھ کر عمرو اور اس کی بیوی چاند تارا دونوں کی چیخیں نکلنے لگیں۔ اس خون میں انسانی کھوپڑیاں تیر رہی تھیں جنہیں دیکھ کر عمرو اور چاند تارا خوف سے کانپ اٹھے۔ اب خون نے ان کے پیروں کو چھوا تو دونوں کو ایسا محسوس ہوا جیسے ان کے پاؤں تلے آگ بھڑک اٹھی ہو۔ دونوں تیزی سے اچھلنے لگے جیسے خون سے بچنا چاہتے ہوں مگر خون کشتی میں بھرتا ہی چلا جا رہا تھا اور اس پر اسرار خون میں تیرتی انسانی کھوپڑیاں ان کے قریب آنے لگیں اور ان کے پاؤں کو چھونے لگیں تو ان دونوں کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی خنجر کو گرم کر کے ان کے پاؤں میں گھونپ دیا گیا ہو۔ ان کھوپڑیوں سے ناگوار بو اٹھ رہی تھی۔ دونوں اذیت سے چیخنے لگے اور یلکھت دونوں نے کشتی میں تھوک دیا کیونکہ ان کھوپڑیوں سے غلیظ مواد نکل رہا تھا اور ان سے شدید ناگوار بو آ رہی تھی۔ عمرو اور چاند تارا نے جیسے ہی کشتی میں تھوکا تو یلکھت کشتی میں موجود انسانی خون اور انسانی کھوپڑیاں غائب ہو گئیں اور ان کے پاؤں کی تکلیف بھی ختم ہو گئی تو دونوں حیرت سے خود کو اور

کشتی کو دیکھنے لگے۔ حیرت انگیز طور پر دریا کا پانی بھی دوبارہ اصلی حالت میں آچکا تھا۔

”یہ کیسا عجیب و غریب طلسم ہے جو ہماری تھوک سے ختم ہو گیا ہے۔“ چاند تارا نے حیرت اور خوف سے کہا جس کا رنگ خوف سے زرد ہو چکا تھا۔

”بیگم۔ ابھی یہ منحوس طلسم ختم نہیں ہوا۔“ عمرو نے بھی خوفزدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس کی زنبیل اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

”ہاں خواجہ۔ یہ تو میں بھی سمجھ گئی ہوں کہ ابھی یہ منحوس طلسم ختم نہیں ہوا ورنہ اس طلسم کی تباہی کا اعلان ہو جاتا۔ چاند تارا نے مایوسی سے سر ہلا کر کہا۔ اب دونوں نے خاموش ہو کر خود کو تقدیر کے حوالے کر دیا۔ کشتی دریا میں اب تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد کشتی ایک ساحل کے قریب جا کر رک گئی تو عمرو اور چاند تارا دونوں چونک کر کھڑے ہو گئے اور کشتی سے اتر کر ساحل پر اتر گئے۔ اب جیسے ہی دونوں کشتی سے نیچے اترے تو کشتی یلغخت ان کی نظروں سے غائب ہو گئی تو عمرو اور چاند تارا



آگے بڑھنے لگے۔ ساحل کے ساتھ ہی انہیں ایک بوسیدہ سی عمارت نظر آئی تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ عمارت سیاہ رنگ کی تھی اور اس سے پھٹکار برس رہی تھی۔

”خوابہ عمرو۔ یہ تو بڑی خوفناک عمارت ہے۔“ چاند تارا نے خوفزدہ نگاہوں سے اس سیاہ عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”بیگم۔ میرے خیال میں یہی عمارت ہی اس خوفناک طلسم کا توڑ ہے۔“ عمرو نے اپنی بیوی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں خوابہ عمرو۔ ہمیں اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا ورنہ یہ ہولناک طلسم ہمیں مار ڈالے گا۔“ چاند تارا نے سر ہلا کر کہا۔ اب دونوں ڈرتے ڈرتے آگے بڑھے اور اس پرانی طرز کی عمارت کے واحد دروازے سے اندر داخل ہو گئے مگر جیسے ہی عمرو اور چاند تارا اس سالخوردہ عمارت میں داخل ہوئے، یکنخت اس عمارت کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ دروازے کو بند ہوتے دیکھ کر دونوں کی

چینیں نکل گئیں۔ جیسے ہی دروازہ خود بخود بند ہوا اس سیاہ عمارت میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ اب عمرو نے چاند تارا کا ہاتھ پکڑ لیا کیونکہ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں عمرو کو اپنی بیوی کا وجود نظر نہیں آ رہا تھا۔

”خوابہ عمرو۔ کچھ کرو اس اندھیرے میں تو میرا دم گھٹ رہا ہے۔“ عمرو کو اندھیرے میں چاند تارا کی آواز سنائی دی۔

”دعا کرو چاند تارا کہ میری زنبیل میرا ساتھ دے دے۔“ یہ کہہ کر عمرو نے چاند تارا کا ہاتھ چھوڑ دیا اور زنبیل میں ہاتھ ڈال کر دل میں شب چراغ ہیرے کا خیال کیا تو عمرو کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ کیونکہ اس بار عمرو کی زنبیل نے اس کا ساتھ دے دیا تھا ورنہ عمرو بے حد پریشان تھا کہ ان خوفناک طلسمات میں عمرو کی زنبیل اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اور بغیر زنبیل کی مدد کے عمرو خود کو ادھورا محسوس کر رہا تھا۔ جیسے ہی عمرو نے زنبیل سے شب چراغ ہیرا نکالا تو ہر طرف چکا ہند روشنی ہو گئی۔ اس روشن اور چمکدار ہیرے کو دیکھ کر چاند تارا بھی خوش ہو گئی کیونکہ اندھیرا ہونے کے

”خوابہ عمرو۔ یہ خون کیسا ہے۔“ چاند تارا نے خوف سے کہا۔

”بیگم یہ سب ہمیں ڈرانے کے لئے کیا جا رہا ہے مگر تم نے گھبرانا نہیں ہے بس خاموشی سے آگے بڑھو۔ بہادری سے ان طلسمات کا ہم دونوں نے سامنا کرنا ہے۔“ عمرو نے جی کڑا کر کے چاند تارا سے کہا کیونکہ زنبیل کے ساتھ دینے کے بعد اس کا حوصلہ بڑھ گیا تھا۔ اب دونوں آگے بڑھنے لگے۔ کافی دیر دونوں چلتے رہے مگر اس پراسرار اور خوفناک کمرے کا اختتام نہ ہوا اور نہ ہی وہاں انہیں کوئی نظر آیا۔

”یہ کیسا عجیب و غریب طلسم ہے اس خوفناک کمرے میں بس ہر طرف خون ہی بہہ رہا ہے مگر کچھ نظر نہیں آ رہا اور ہم چلتے ہی چلے جا رہے ہیں لیکن کمرہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔“ عمرو نے بے زار ہو کر کہا۔

”لگتا ہے۔ یہ ہولناک طلسمات تو ہمیں چلوا چلوا کر ہی مار دیں گے۔“ چاند تارا نے بھی بے زاری سے کہا۔

بعد اس کا دل بری طرح لرز رہا تھا۔ اب عمرو کے ہاتھ میں روشن ہیرے کو دیکھ کر چاند تارا مسرت سے کھل اٹھی۔

”بیگم۔ زنبیل میرا ساتھ دے رہی ہے ورنہ ان ہولناک طلسمات میں ہم مارے ہی جاتے۔“ عمرو نے اپنی بیوی کو دیکھ کر خوشی سے کہا۔

”خوابہ عمرو۔ کیا اس زنبیل کے بغیر تم خود کو ادھر سمجھتے ہو۔“ چاند تارا نے حیرت سے پوچھا۔

”نہیں، ایسی بات نہیں ہے بیگم کیونکہ بعض اوقات ایسی طلسماتی مہمات بھی آئی ہیں جن میں زنبیل کے سہارے کے بغیر ہی میں نے طلسمات کا خاتمہ کیا ہے۔“ عمرو نے فخر سے گردن اکڑا کر کہا۔

”ہوں۔ آخر کو میرا سرتاج عیار زماں ہے۔“ چاند تارا نے عمرو کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو عمرو کا چہرہ خوش سے کھل اٹھا۔ اب دونوں نے غور سے ماحول جائزہ لیا تو دونوں پھر خوفزدہ ہو گئے کیونکہ ان دونوں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسے کمرے کے قیدی تھے جہاں دیواروں سے خون بہہ رہا تھا۔

”کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ آخر اس طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ عمرو نے پریشانی سے کہا۔ اب دونوں رک گئے اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ اب کیا کریں۔ ابھی دونوں حیرت سے ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک اس شیطان کی آنت کی طرح طویل کمرے میں ایک جگہ سے دیوار پھٹ گئی اور اب انہیں خلاء میں سیڑھیاں جاتی ہوئی نظر آنے لگیں جسے دیکھ کر عمرو اور چاند تارا دونوں چونک گئے۔

”ارے خوابہ عمرو۔ یہ کیا، یہ سیڑھیاں کہاں سے نمودار ہو گئیں۔“ چاند تارا نے حیرت سے عمرو سے پوچھا۔

”بیگم۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ سیڑھیاں اچانک کیسے نمودار ہوئی ہیں۔ لیکن میرا دل کہتا ہے کہ یہی جگہ طلسم کا توڑ ہے یعنی اس سیڑھیوں سے اتر کر ہی ہم طلسم کو فنا کر سکتے ہیں۔“ عمرو نے چاند تارا سے کہا۔

”کیا مطلب۔ تو اب اس طلسم کو فنا کرنے کے لئے ہمیں ان سیڑھیوں سے نیچے اترنا ہو گا۔“ چاند تارا

نے عمرو کی طرف دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔
”ہاں بیگم۔ ہمیں یہ خطرہ تو مول لینا ہی ہو گا آخر کچھ نہ کچھ کرنا تو ہے ورنہ یہ خوفناک طلسم ہمیں مار ڈالے گا۔“ عمرو نے سر ہلا کر کہا۔

”تو چلو اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔“ چاند تارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب دونوں جی کڑا کر کے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیاں اترنے لگے۔ شب چراغ ہیرا بدستور عمرو کے ہاتھ میں تھا جس کی چکا چوند روشنی میں دونوں احتیاط سے سیڑھیاں نیچے اتر رہے تھے۔

”خوابہ عمرو۔ کہیں یہ سیڑھیاں شیطان کی آنت کی طرح طویل نہ ہوں۔“ چاند تارا نے تشویش سے کہا۔
”بیگم۔ فکر نہ کرو اگر تھک جاؤ تو مجھے بتا دینا میں تمہیں اپنے کندھے پر اٹھا کر نیچے لے جاؤں گا۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر مجھے غصہ آ گیا تو میں تمہارے کندھے پر بیٹھ بھی جاؤں گی۔“ چاند تارا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔
”ویسے بیگم۔ جب سے تم طلسمات کی دنیا میں آئی

ہو تمہارا موڈ اچھا ہو گیا ہے اور دماغ بھی بہت تیز چلنے لگا ہے۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ حیرت انگیز طور پر یہ سیڑھیاں طویل نہیں تھیں۔ سیڑھیاں اتر کر وہ ایک تگون نما کمرے میں آ گئے۔

”ارے آخر عیار زماں کی بیوی ہوں۔“ چاند تارا نے بھی بدستور مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو بھی ہنس دیا۔ مگر ان دونوں کی شوخیاں عارضی ثابت ہوئیں کیونکہ اس تگون نما کمرے میں یلکنت آگ بھڑک اٹھی اور دونوں کے جسم آگ میں جلنے لگے اور دونوں کے منہ سے دردناک چیخیں نکلنے لگی اور دونوں نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ آگ نے ان کے جسموں کو مکمل طور پر اپنی پلیٹ میں لے لیا تھا۔

شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نیچے گرتے چلے جا رہے تھے چونکہ ان دونوں نے ایک دوسرے کو تھام رکھا تھا اس لئے ایک ساتھ ہی نیچے گر رہے تھے۔ اس دوران شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے لاکھ منتر پڑھے تاکہ ان کے نیچے جادوئی قالین آ جائے مگر ان کے نیچے گرنے کے دوران ان دونوں کا کوئی منتر کام نہیں کر رہا تھا اس لئے موت کے خوف سے دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ انہیں یقین ہو گیا کہ پاتال کی اس طلسماتی نگری کی عمیق گہرائیوں میں گرنے کے بعد اس بار ان کی ہڈیوں کا سرمہ بھی نہیں ملے گا۔ تیز ہوا نجانے ان دونوں کو کہاں سے کہاں لے جا رہی تھی مگر چونکہ ان دونوں نے ایک دوسرے

کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا اس لئے تیز ہوا ہونے کے باوجود وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو سکے البتہ اب ان دونوں کے منہ سے خوف سے چیخیں ضرور نکل رہی تھیں۔ پھر دونوں غراپ سے گہرے پانی میں گرتے چلے گئے۔ ان دونوں کے گرنے سے چھپا کے کی آواز گونجی۔ دونوں گہرے پانی میں ڈوبتے چلے گئے۔ دریا کا پانی حالانکہ سیاہ رنگ کا تھا مگر پھر بھی حیرت انگیز طور پر انہیں دریا میں دھندلا سا نظر آ رہا تھا اور دونوں دریا کے پانی میں سانس بھی نہیں لے رہے تھے۔

”شہنشاہ۔ یہ تو ہم کسی دریا کی گہرائی میں چلے گئے ہیں اور دریا کا پانی بھی سیاہ ہے مگر ہمیں پھر بھی دھندلا سا نظر آ رہا ہے اور اس سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ کہ ہم پانی میں سانس بھی لے رہے ہیں۔“

ملکہ حیرت جادو نے حیران ہو کر شہنشاہ افراسیاب سے کہا۔

”بیگم۔ ہم پاتال کی عمیق گہرائیوں میں ہیں اور غالباً یہ طلسم فشاں جادو کا نیا خوفناک طبق ہے۔“ شہنشاہ

افراسیاب نے کہا۔

”یہ ہمارا جادو کیوں کام نہیں کر رہا اگر ہم اس پراسرار دریا میں نہ گرتے تو ہماری لاشیں بھی نہ ملتیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”بیگم۔ ہم دونوں نے بڑے بڑے طلسمات عبور کئے ہیں مگر اس طلسم فشاں جادو کے ہولناک طلسمات میں تو واقعی ہم سب بے بس ہو کر رہ گئے ہیں۔“

شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”شہنشاہ۔ ہم سب سے آپ کی کیا مراد ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے چونک کر پوچھا۔

”بیگم۔ میری مراد شیطان عمرو اور اس کی ہاتھی نما بیوی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے ہاں۔ وہ دونوں بد بخت میاں بیوی کہاں مر گئے ہیں۔ تیز آندھی نے ہمیں ان سے جدا کر دیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے پھر چونک کر پوچھا۔

”بیگم۔ میرے خیال میں ابھی وہ دونوں شیطان مرے نہیں ہیں۔ اگر وہ دونوں مر گئے ہوتے تو اس خوفناک طلسم میں ہم بھی زندہ نہ ہوتے۔ غالباً وہ

شہنشاہ افراسیاب نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس طرح تو وہ دونوں بھی ہماری زندگیوں کی دعا کر رہے ہوں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”ظاہری بات ہے اس خوفناک طلسم نے ہم سب کی یہ مجبوری بنا دی ہے کہ ہم دونوں ان کے لئے اور وہ دونوں ہمارے لئے زندہ رہنے کی دعا کر رہے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا۔

”ملکہ۔ یہ کیسا خوفناک طلسم ہے کہ ہمارا کوئی جادو یہاں کام نہیں کر رہا۔“ اس بار شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی سے کہا۔

”ہاں آقا۔ اس بار ہم بری طرح پھنسے ہیں۔ ان خوفناک طلسمات نے ہمیں الجھا کر رکھ دیا ہے کہیں ہمارا جادو کام کرتا ہے اور کہیں بالکل کام ہی نہیں کرتا۔ ایسے ہولناک طلسمات میں ہم کبھی نہیں پھنسے ورنہ بڑے سے بڑے ہولناک طلسمات اور مہمات ہم نے اپنے طاقتور جادو سے آسانی سے سر کی ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی پریشانی سے سر ہلا کر کہا۔

دونوں پانچویں یا چھٹے طلسم میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔“ افراسیاب نے اپنی بیوی ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھ کر کہا۔

”ہاں شہنشاہ۔ آپ کی بات درست ہے پچھلی چار مہمات میں تو میں اور اس شیطان کی بیوی نے، آپ اور شیطان عمرو نے مل کر طلسم فشاں جادو کے طبقات کا خاتمہ کیا ہے لیکن اس بار غالباً ہم دونوں میاں بیوی نے طلسمات کا خاتمہ کرنا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”ملکہ۔ دعا کرو کہ وہ دونوں زندہ رہیں ورنہ اس طلسم کے خوفناک اصول کے مطابق ہم بھی مارے جائیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے تشویش سے کہا۔

”ویسے شہنشاہ۔ یہ کیسا عجیب لمحہ آ گیا ہے کہ جن کے بارے میں ہم مرنے کی تمنا کرتے رہے ہیں آج انہی کی زندگی کی دعا مانگ رہے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکرا کر کہا۔

”ملکہ۔ ایسی تمنا کرنے پر ہم مجبور بھی ہیں کیونکہ ان کی زندگیوں سے ہماری زندگیاں بندھی ہوئی ہیں۔“

”اچھا بیگم۔ جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا ہم بھی اس بد بخت جانگوس جادوگر کے خوفناک طلسمات کا خاتمہ کر کے خود کو جادوگروں کا شہنشاہ اور تمہیں ملکہ ثابت کر کے ہی دکھائیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ہنکارہ بھر کر کہا۔

ابھی وہ دونوں دریا کے پانی کے اندر تھوڑا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ ان دونوں کو ایک قوی ہیکل مگرچھ نظر آیا۔ اس مگرچھ کو دیکھ کر دونوں خوفزدہ ہو گئے۔

”کچھ کریں ورنہ ہم مارے جائیں گے“ ملکہ حیرت جادو نے اس قوی ہیکل مگرچھ کو دیکھ کر خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”مگر میں کیا کروں۔ بیگم۔ تمہاری طرح میرا جادو بھی منحوس جانگوس جادوگر کے ان خوفناک طلسمات میں کام نہیں کر رہا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

قوی ہیکل مگرچھ نے انہیں دیکھ لیا تھا اور سرخ ازگاہ آنکھوں سے انہیں دیکھ کر ان کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر دونوں کے منہ سے

خوف کے مارے چیخیں نکلنے لگیں۔ اب دونوں نے پھر تیزی سے منتر پڑھنے کی کوشش کی مگر ان کا کوئی جادو بھی کام نہیں کر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر دونوں نے بھاگنے کی کوشش شروع کر دی مگر دریا کے پانی میں مگرچھ کی رفتار ان سے کہیں زیادہ تیز تھی۔ خوفناک طلسمی مگرچھ چٹکھڑتا ہوا تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور ان کے قریب پہنچ گیا اور اپنا بھار سا منہ کھول دیا تاکہ انہیں ہڑپ کر سکے۔ مگر اس سے پہلے کہ مگرچھ انہیں نگل لیتا اچانک وہاں ایک بہت بڑا انسانی چہرے والا کیکڑا نمودار ہوا اور ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب کو اس نے اپنی ٹانگوں میں جکڑ لیا جیسے ہی کیکڑے نے ان دونوں کو جکڑا دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے ان کے جسموں میں خنجر گاڑ دیئے ہوں۔ دونوں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں اور دونوں بری طرح سے پھڑکنے لگے جیسے زنج کیا ہوا بکرا تڑپتا ہے۔ جیسے ہی کیکڑے نے ان دونوں کو جکڑا مگرچھ لیکھت غائب ہو گیا۔ تکلیف سے تڑپتے میاں بیوی کو اور تو کچھ تو سوچا دونوں نے بے اختیار کیکڑے کی

لا تعداد ٹانگوں میں سے ایک ٹانگ کو اپنے منہ میں لے کر درد کی شدت سے چلاتے ہوئے زور سے کاٹ دیا۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے کیکڑے کی ٹانگ پر کاٹا تو ان کے منہ میں غلیظ مواد داخل ہو گیا مگر جیسے ہی ان دونوں نے کیکڑے کو اپنے منہ سے کاٹا یکنخت کیکڑا غائب ہو گیا مگر دونوں اب بھی درد کی شدت سے کراہ رہے تھے اور زور زور سے تھوکنے لگے تاکہ غلیظ مواد منہ سے باہر نکل جائے۔

”منحوس، بد بخت غارت ہو جانگوس جادوگر۔ اس کی وجہ سے ہم زندگی میں پہلی بار اتنے مصائب اور اذیت سے گزر رہے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔

”بیگم۔ گو کہ ہمارے منتر کام نہیں کر رہے مگر طلسمی کیکڑے کو کاٹنے سے یہ طلسم ختم ہو گیا ہے۔“ افراسیاب نے خوش ہو کر کہا۔

”شہنشاہ۔ آپ کا وہم ہے۔ طلسم ابھی ختم نہیں ہوا ورنہ طلسم ختم ہونے کا اعلان ضرور ہوتا۔“ ملکہ حیرت جادو نے منہ بنا کر کہا۔



بنائے ہیں مگر اس منحوس جانگلوں جادوگر کے طلسم فشاں جادو نے تو ہمیں زندگی میں پہلی بار بے بس کر کے رکھ دیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے منہ بنا کر کہا۔
دونوں کو دریا کے اندر چلتے ہوئے کافی دیر ہو گئی مگر حیرت انگیز طور پر کسی دریائی مخلوق نے انہیں اس بار کچھ نہ کہا جیسے یہ دونوں کسی کو نظر ہی نہ آ رہے ہوں۔

”یہ ہم کس عذاب میں پھنس گئے ہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ اس منحوس طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے زچ ہو کر کہا۔

”شہنشاہ۔ وہ دیکھیں۔ وہ عمارت کیسی ہے جو دریا کے اندر ہے۔“ اچانک ملکہ حیرت جادو نے چونک کر کہا۔ شہنشاہ افراسیاب نے بھی دیکھا کہ کچھ دور ایک سرخ رنگ کی عمارت تھی جو بہت ہی ہیبت ناک تھی کیونکہ اس عمارت کے باہر انسانوں اور دیوؤں، پریوں کی کھوپڑیاں لٹکی ہوئی تھیں جنہیں دیکھ کر دونوں چونک گئے۔

”ملکہ میرا خیال ہے کہ اسی ہولناک عمارت میں ہی

”ہاں بیگم۔ واقعی یہ تو تم درست کہہ رہی ہو کہ یہ منحوس طلسم ختم نہیں ہوا۔ چلو آگے بڑھتے ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی اور مصیبت گلے پڑ جائے ہمارا جادو چونکہ کام نہیں کر رہا اس لئے ہمیں فوراً آگے بڑھنا چاہئے اور اس طلسم کا توڑ تلاش کرنا چاہئے ورنہ بغیر جادو کے ہم مارے جائیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اپنی بیوی ملکہ حیرت جادو کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
انہیں دریا کے پانی میں مختلف قسم کی عجیب و غریب مخلوقات نظر آ رہی تھیں جنہیں دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو خوفزدہ اور حیران ہو رہے تھے۔

”یہ کیسا دریا ہے شہنشاہ جس کے اندر ہم آسانی سے سانس بھی لے رہے ہیں اور آپس میں باتیں بھی کر رہے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے حیران ہو کر کہا۔
”بیگم۔ اس وقت ہم طلسمات کی ہولناک دنیا کے قیدی ہیں اور یہاں کسی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”ہاں آقا۔ ہم دونوں نے بڑے بڑے طلسمات سر کئے ہیں اور خود بھی اپنے طاقتور جادو سے طلسمات

اس منحوس طلسم کا توڑ ہے۔ اس بار شہنشاہ افرسیاب نے چونک کر کہا۔

”ویسے بھی ہم دونوں کو سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کریں کیونکہ ہمارا جادو مسلسل ناکام ہو رہا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

اب دونوں محتاط ہو کر آگے بڑھے اور دریا کے اندر موجود پراسرار سرخ عمارت کے قریب پہنچ گئے اور جی کڑا کر کے عمارت کے واحد دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔ اندر گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا جیسے ہی دونوں اندر داخل ہوئے دروازہ ایک زور دار دھماکے سے بند ہو گیا۔ دونوں نے چونک کر دروازے کو دیکھا تو خوفزدہ ہو گئے کیونکہ دروازہ سختی سے بند ہو چکا تھا اور انہیں اب اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا پھر اندھیرے کمرے میں یلکھت آگ بھڑک اٹھی اور کمرہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی اذیت ناک چیخوں اور اس کے ساتھ ہی انجانے بے ہنگم قہقہوں سے بھی گونج اٹھا۔

جیسے ہی عمرو اور چاند تارا کے جسموں کو آگ لگی دونوں فرش پر گر کر تڑپنے لگے اس دوران عمرو کے ہاتھ سے شب چراغ ہیرا بھی چھوٹ کر فرش پر گر گیا اور پھر زنبیل میں چلا گیا کیونکہ عمرو کی زنبیل کی کراماتی چیزوں کی یہ خوبی تھی کہ اگر اس کے ہاتھ سے چھوٹ بھی جائیں تو گم ہونے کی بجائے واپس اس کی زنبیل میں چلی جاتی تھیں۔ عمرو نے بری طرح تڑپتے ہوئے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور تیزی سے دو آگ شکن گولیاں نکال لیں اور تیزی سے ایک اپنے منہ میں ڈال لی جس سے اس کے جسم میں لگی ہوئی آگ کا تاثر ختم ہو گیا۔ اب عمرو نے تیزی سے دوسری آگ شکن گولی چاند تارا کے منہ میں ڈال دی جو بری طرح چیختی

ہوئے تڑپ رہی تھی۔ جیسے ہی گولی چاند تارا کے منہ میں گئی چاند تارا کے جسم سے بھی آگ کی تپش ختم ہو گئی۔ اب دونوں تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور خوف سے پراسرار کمرے میں دیکھنے لگے جہاں اندر داخل ہوتے ہی ان کے جسموں کو آگ لگ گئی تھی۔

”اف۔ یہ کیسے منحوس اور خوفناک طلسمات ہیں جگہ جگہ ہمارے جسموں کو آگ لگ رہی ہے اور جگہ جگہ ہم اپنے خون کی بھینٹ بھی دے رہے ہیں۔ یہ سب طلسمات بہت خوفناک ہیں۔ میں نے بڑے بڑے مشکل اور خوفناک طلسمات سر کئے ہیں مگر طلسم فشاں جاو کے طلسمات تو انتہائی اذیت ناک اور خوفناک ہیں“ عمرو نے چاند تارا کی طرف دیکھ کر کہا۔

”ہاں خواجہ عمرو۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی ہے کہ بار بار موت کے منہ سے نکل رہے ہیں کیونکہ انا تعالیٰ کو ہماری زندگی منظور ہے ورنہ مردود جانگوار جادوگر نے ہمیں مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی“ چاند تارا نے غصے سے کہا۔ جیسے اگر جانگوس جادو اس کے سامنے آ جائے تو وہ اس کی بوٹیاں اڑا دے

چونکہ کمرے میں دوبارہ اندھیرا چھا چکا تھا اس لئے عمرو نے دوبارہ زنبیل سے شب چراغ ہیرا نکال لیا۔ جس سے دوبارہ ہر طرف چکا چوند روشنی پھیل چکی تھی۔ اب عمرو اور چاند تارا غور سے کمرے کو دیکھنے لگے جہاں داخل ہوتے ہی خوفناک آگ نے ان کا استقبال کیا تھا۔ عمرو اور چاند تارا نے دیکھا کہ کمرے کی دیواریں انتہائی سیاہ تھیں اور جگہ جگہ مکڑیوں کے جالے لگے ہوئے تھے۔ اس کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ بہت سے مکڑی کے ستون نمبر کے ساتھ بنے ہوئے تھے۔ ہر ستون کا رنگ مختلف تھا۔ یہ کل سو ستون تھے۔ عمرو اور چاند تارا غور سے ان ستونوں کو دیکھنے لگے۔

”خواجہ عمرو۔ یہ اس ہولناک کمرے میں ستون کیسے ہیں۔“ چاند تارا نے حیرت سے عمرو سے پوچھا۔

”بیگم۔ میرے خیال میں یہی ستون ہی اس منحوس طلسم کا توڑ ہیں۔“ عمرو نے غور سے ان ستونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”مگر ان ستونوں کا کیا مقصد ہے۔ یہ ستون طلسم کا توڑ کیسے ہو سکتے ہیں۔“ چاند تارا نے دوبارہ حیرت

اور زمبیل کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم بے بس ہو جاتے ہیں اس لئے تمہیں اور چاند تارا کو انتہائی محتاط ہو کر ان طلسمات کا سامنا کرنا ہو گا۔“ زمبیل کے محافظ بونے کی آواز انہیں سنائی دی۔

”اچھا محافظ بونے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اس پراسرار کمرے میں جو ستون نظر آ رہے ہیں یہ کس لئے ہیں اور اس طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ عمرو نے زمبیل کے محافظ بونے سے پوچھا۔

”خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ یہ سو رنگ کے ستون اس طلسم کا توڑ ہیں اور ان ستونوں میں ننانوے ستون موت کے ستون ہیں اور ایک ستون طلسم توڑ ستون ہے اور یہ بھی تمہیں بتایا جاتا ہے کہ اگر تم دونوں نے غلط ستون کو ہاتھ لگایا تو طلسم کی آگ تم دونوں کو جلا کر راکھ کر دے گی۔“ زمبیل کے محافظ بونے نے کہا۔

”اچھا محافظ بونے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ ان ستونوں میں اس طلسم کو فنا کرنے والا ستون کون سا ہے تاکہ ہم اس طلسم کو تباہ کر سکیں“ عمرو نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ زمبیل کی کراماتی چیزیں اس کا

سے پوچھا اور اپنے منہ سے آگ شکن گولی نکالنے کی کوشش کی۔

”خبردار چاند تارا۔ اگر تم نے اپنے منہ سے آگ شکن گولی نکالی تو جل کر راکھ ہو جاؤ گی کیونکہ اس ہولناک کمرے کا نظر نہ آنے والا آگ طلسم تمہیں جلا کر راکھ کر دے گا۔“ اس سے پہلے کہ چاند تارا آگ شکن گولی نکالتی اسے عمرو کی زمبیل کے محافظ بونے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس آواز کو سن کر چاند تارا نے خوفزدہ ہو کر اپنے منہ سے آگ شکن گولی نکالنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

”شکر ہے محافظ بونے۔ تم کچھ بولے تو سہی ورنہ میں تو سمجھ رہا تھا کہ ان خوفناک طلسمات میں تم نے مجھ سے نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہے۔“ عمرو نے خوش ہو کر کہا کیونکہ اس کی زمبیل میں کراماتی چیزیں اب اس کا ساتھ دے رہی تھیں۔

”خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ یہ پاتال کی اتھاہ گہرائیوں کے انتہائی خوفناک طلسمات ہیں اور ان طلسمات میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ ان میں، میں

ساتھ دے رہی تھیں۔

”مجھے یہ بتانے کی اجازت نہیں ہے اور خواجہ عمرو کو خبردار کیا جاتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سلیمانی سختی اور بولنے والی گڑیا سے بھی مشورہ نہ کرے ورنہ ان طلسمات میں اس کی زنبیل غائب ہو جائے گی لہذا عمرو اور چاند تارا کو اپنی عقل سے ہی اس طلسم کا توڑ تلاش کرنا ہو گا۔“ اس بار زنبیل کے محافظ بونے نے سختی سے ان دونوں سے کہا۔

”مگر اس طرح تو ہم مار دیئے جائیں گے کیونکہ ہمیں کیا معلوم کہ اصل ستون کون سا ہے۔“ عمرو نے منہ بنا کر محافظ بونے سے کہا۔

”جو بھی ہو تم دونوں کو خود ہی اپنی ذہانت سے طلسم شکن ستون ڈھونڈنا ہو گا اور اب مجھ سے اور کوئی سوال مت کرنا۔“ یہ کہہ کر محافظ بونا خاموش ہو گیا۔

”اب کیا کریں۔ اس طرح تو ہم مارے جائیں گے۔“ چاند تارا نے خوفزدہ لہجے میں عمرو سے کہا۔

”محافظ بونے۔ ہماری کچھ مدد تو کرو ورنہ اس طرح تو ہم مارے جائیں گے۔“ عمرو نے ایک بار پھر زنبیل

کے محافظ بونے سے التجا کی مگر اس بار زنبیل کا محافظ بونا خاموش ہی رہا تو عمرو اور چاند تارا کا منہ لٹک گیا۔

”خواجہ عمرو۔ لگتا ہے کہ ہماری موت کا وقت آ گیا ہے۔“ چاند تارا نے پریشانی سے کہا۔

”تو میں کیا کروں۔“ عمرو نے پہلی بار چاند تارا سے غصے سے کہا۔

”مجھے غصہ نہ دکھاؤ اور اس طلسم کا توڑ تلاش کرو ورنہ میں تمہارا سر توڑ دوں گی۔“ چاند تارا کو بھی عمرو پر غصہ آ گیا۔

”کیا سارے کام کا ٹھیکہ میں نے لے رکھا ہے۔ کیا تمہارے موٹے دماغ میں کوئی آئیڈیا نہیں آتا۔“ عمرو نے چڑ کر کہا۔ دراصل عمرو کو غصہ زنبیل کے محافظ بونے پر تھا مگر وہ اپنا غصہ اپنی بیوی چاند تارا پر اتار رہا تھا حالانکہ عمرو جانتا تھا کہ اگر چاند تارا کو غصہ آ گیا تو وہ عمرو کو دھنک کر رکھ دے گی۔

”خواجہ عمرو۔ میں تمہارا وہ حشر کروں گی کہ تمہارے ہوش ٹھکانے آ جائیں گے۔“ چاند تارا نے اس بار



انتہائی غصے کے عالم میں کہا۔

”تو تم کیا کر لو گی۔“ عمرو نے غصے سے پوچھا۔
 ”میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گی۔“ چاند تارا نے
 آنکھیں نکالتے ہوئے غصے سے کہا اور اپنے ہاتھ کا مکا
 بنا لیا۔

”اگر ہمت ہے تو مار کر دکھاؤ۔“ عمرو نے چاند تارا
 کی طرف دیکھ کر منہ بنا کر کہا۔
 ”آج میں تمہاری ایسی درگت بناؤں گی کہ تمہاری
 آئندہ نسلیں بھی یاد کریں گی۔“ چاند تارا نے اس بار
 غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

”نسل بنانے کے لئے تو اب مجھے دوسری شادی
 کرنی پڑے گی۔“ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

”اچھا تو تم اس عمر میں شادی کر کے مجھ پر سوکن
 مسلط کرنا چاہتے ہو۔ آج میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں
 گی۔“ یہ کہہ کر چاند تارا نے غصے سے کانپتے ہوئے
 اپنی جوتی اتاری اور تیزی سے عمرو کی طرف بڑھی۔
 چاند تارا کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر عمرو بوکھلا گیا۔
 ”ارے بیگم۔ میں تو تم سے مذاق کر رہا تھا میری

کیا مجال کہ میں تم جیسی حسین و جمیل شہزادی کے ہوتے ہوئے کسی اور کی طرف دیکھوں۔“ عمرو نے بوکھلا کر کہا مگر چاند تارا کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا اس لئے وہ آندھی اور طوفان کی طرح عمرو کی طرف بڑھی اور آتے ہی اس کا گریبان پکڑ کر تڑاخ تڑاخ سے عمرو کے سر پر جوتی برسائے لگی اور عمرو ہائے ہائے کرتا ہوا خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگا مگر چاند تارا کے ہاتھوں سے نکلنا اس کے بس سے باہر تھا۔

”ارے یہ کیا ہے۔“ اچانک عمرو نے چلاتے ہوئے چونک کر چاند تارا کو جھانہ دیتے ہوئے کہا۔ چاند تارا نے فوراً مڑ کر دیکھا تو کچھ بھی نہیں تھا مگر یہی لمحہ عمرو کے لئے کافی تھا۔ عمرو نے فوراً جھٹکے سے اپنا گریبان چاند تارا کے ہاتھ سے چھڑایا اور اچھل کر ایک طرف ہو گیا مگر چاند تارا کا غصہ آسمان پر تھا اس لئے اس نے جوتی عمرو کی طرف ماری تو عمرو تیزی سے نیچے ہو گا اور جوتی تیزی سے اڑتی ہوئی سیدھی پہلے ستون کی طرف بڑھی اور تڑاخ سے پہلے ستون کو لگی۔ یکلخت ایک دھماکا ہوا اور پہلا ستون جل کر راکھ ہو گیا اور

چاند تارا کی جوتی ستون کو لگ کر نیچے گر گئی۔ جوتی کو کچھ نہیں ہوا تھا۔ اب عمرو اور چاند تارا اپنا غصہ بھول کر چونک کر پہلے ستون کی طرف دیکھنے لگے جو چاند تارا کے جوتا لگنے سے جل گیا تھا۔

”ارے بیگم۔ مبارک ہو۔ ہم نے اس طلسم کا توڑ ڈھونڈ لیا ہے۔“ عمرو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ ”مگر کیسے۔“ چاند تارا نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ پہلے ستون کو جلتا دیکھ کر اس کا غصہ خوشی میں بدل چکا تھا۔

”بیگم۔ ہمیں ان ستونوں کو جوتیاں مارنا ہوں گی اس طرح ہمیں اصل ستون کا پتہ چل جائے گا۔“ عمرو نے خوش ہو کر کہا۔

”مگر وہ کیسے۔ ابھی تو تھوڑی دیر پہلے تمہاری زنبیل کے محافظ بونے نے کہا تھا کہ اگر ہم نے ایک بھی غلط ستون کو ہاتھ لگایا تو ہم جل کر راکھ ہو جائیں گے۔“ چاند تارا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”بیگم۔ ہم نے ان ستونوں کو ہاتھ تھوڑی لگانا ہے ہماری جوتیاں ہمارے پاس ہیں۔“ عمرو نے اس مرتبہ

مسکراتے ہوئے چاند تارا سے کہا تو چاند تارا بھی مسکرانے لگی کیونکہ وہ عمرو کی بات سمجھ چکی تھی۔

”ہاں خواجہ عمرو۔ یہ تو میں نے غصے میں تمہیں جوتی ماری تھی مگر تمہارے نیچے ہونے کی وجہ سے میری جوتی ستون کو لگی اور وہ جل کر راکھ ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم ان ستونوں کو ہاتھ لگانے کی بجائے اپنی جوتیوں مار کر چیک کر سکتے ہیں کہ اصلی ستون کون سا ہے۔“ اس بار چاند تارا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

”ہاں میری بیوی کا دماغ طلسمات کی دنیا میں بہت چلنے لگا ہے۔“ عمرو نے خوش ہو کر کہا تو چاند تارا نے اپنی دوسری جوتی بھی اتار لی۔

”ارے بیگم۔ یہ جوتی کس خوشی میں اتاری ہے۔“ عمرو نے گھبرا کر پوچھا۔

”فکر مت کرو۔ میں نے جوتی تمہاری مرمت کے لئے نہیں بلکہ ان ستونوں کی مرمت کے لئے اتاری ہے۔“ چاند تارا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمرو نے بھی ہنستے ہوئے اپنی دونوں چپلیں اتار لیں۔ اب دونوں

آگے بڑھے اور ستونوں کے قریب پہنچ گئے۔ چاند تارا نے اپنی دوسری جوتی جو پہلے ستون کے ساتھ پڑی تھی وہ بھی اٹھا لی۔

”بیگم۔ یہ خیال رہے کہ ستونوں کو جوتیاں مارتے وقت کہیں تمہارا ہاتھ ستون کو نہ لگ جائے ورنہ ستونوں کے بجائے ہم جل کر راکھ ہو جائیں گے۔“ عمرو نے چاند تارا کو سمجھاتے ہوئے کہا تو چاند تارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بس پھر کیا تھا دونوں ایک ساتھ ستونوں کے قریب پہنچ گئے اور تڑاخ تڑاخ سے ستونوں پر جوتیاں برسائے لگے پھر کیا تھا جس جس ستون کو جوتیاں لگتیں وہ ایک تڑانے سے جل کر راکھ ہو رہے تھے۔ اس طرح عمرو اور چاند تارا نے ننانوے ستونوں پر جوتیاں مار کر انہیں ختم کر دیا۔ اب صرف ایک ستون سو نمبر باقی تھا۔ اسے دیکھ کر عمرو رک گیا اور چاند تارا کو بھی روک دیا کیونکہ اب تو ایک ہی ستون بچا تھا اور لازمی بات تھی کہ یہی طلسم شکن ستون ہے۔

”بیگم۔ اب چپلیں بے شک پہن لو کیونکہ ہم نے

طلسم شکن ستون تلاش کر لیا ہے۔“ عمرو نے اپنی جوتیاں پہنتے ہوئے کہا۔ چاند تارا نے بھی اپنی جوتیاں پہن لیں۔

”خبردار عمرو اور چاند تارا۔ اگر تم دونوں نے اس ستون کو ایسے ہی ہاتھ لگایا تو تم دونوں جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔“ اس سے پہلے کہ دونوں مسکراتے ہوئے آخری ستون کو ہاتھ لگاتے انہیں زنبیل کے محافظ بونے کی تیز آواز سنائی دی جسے سن کر دونوں چونک گئے۔

”کیا مطلب زنبیل کے محافظ بونے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو تم نے کہا تھا کہ اس طلسم کے تباہ ہونے سے پہلے تم ہم سے بات نہیں کرو گے مگر اب خود ہی بول رہے ہو۔“ عمرو نے حیران ہو کر زنبیل کے محافظ بونے سے پوچھا۔

”خوابہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ اس نے اور چاند تارا نے چونکہ اپنی عقل سے ننانوے موت کے ستون تباہ کر دیئے ہیں اس لئے اب مجھے بولنے کی اجازت مل گئی ہے۔ میں تم دونوں کو اس لئے طلسم شکن ستون کو ہاتھ لگانے سے منع کر رہا ہوں کہ اس طلسم کے اصول

کے مطابق سات ستون اگر صحیح سلامت ہوتے اور پھر تم دونوں اصلی ستون کو ہاتھ لگاتے تو یہ طلسم فنا ہو جاتا مگر اب چونکہ تم دونوں نے موت کے تمام ستونوں کو ختم کر دیا ہے اس لئے اب اصول کے مطابق تم دونوں کو بھینٹ دینی ہو گی اور پھر یہ طلسم شکن ستون تباہ ہو جائے گا۔“ زنبیل کے محافظ بونے نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کس چیز کی بھینٹ۔“ عمرو اور چاند تارا نے خوفزدہ لہجے میں محافظ بونے سے چونک کر پوچھا۔

”اگر اس طلسم کی تباہی چاہتے ہو تو تم دونوں کو اپنے خون کی بھینٹ دینی ہو گی اور سات مرتبہ اپنے خون کے چھینٹے اس ستون پر ڈالنے ہوں گے۔“ زنبیل کے محافظ بونے نے سختی سے کہا تو عمرو اور چاند تارا کا منہ خوف سے پیلا ہو گیا۔

”کیا مطلب۔ ہم دونوں پہلے بھی کئی بار اپنے خون کی بھینٹ دے چکے ہیں کیا ہر بار ایسا کرنا ضروری ہے۔“ عمرو نے جھنجلا کر پوچھا مگر اس بار زنبیل کا

سے چچیں نکل گئیں مگر دونوں درد کے باوجود بھی اپنے ہاتھوں کو جھٹک کر خون کے چھینٹے ستون پر گرانے لگے۔ ایسا کرتے ہوئے انہیں تکلیف تو بہت ہو رہی تھی مگر موت کے خوف سے وہ ایسا کرنے پر مجبور تھے۔ جیسے ہی ساتویں بار خون کے چھینٹے ستون پر گرے یکلخت زور دار دھماکا ہوا اور ہر طرف رونے پینے کی آوازیں سنائی دیں۔

”آہ۔ طلسم فشاں جادو کا پانچواں طلسم ہیبت بھی فنا ہوا۔“ انہیں ایک زور دار آواز سنائی دی پھر ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور ایک بار پھر عمرو اور چاند تارا کے قدموں کے نیچے سے زمین کھسک گئی اور دونوں نیچے گرنے لگے۔ ہسپتال کی لامحدود گہرائیوں میں۔ شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

محافظ بونا خاموش رہا۔

”اف۔ ایک تو زنبیل کا محافظ بونا ہمیں مشکل میں ڈال کر خاموش ہو جاتا ہے مجھے سلیمانی تختی سے مشورہ لینا چاہیے۔“ عمرو نے منہ بنا کر کہا اور زنبیل سے سلیمانی تختی نکالنا ہی چاہتا تھا کہ چاند تارا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

”نہیں خواجہ عمرو۔ ایسا نہ کرو کیونکہ ہمیں زنبیل کے محافظ بونے نے تختی سے منع کیا تھا کہ اگر اس طلسم میں اب کی بار زنبیل کی کسی چیز کی مدد لی تو طلسم کے آخر تک زنبیل بھی غائب ہو جائے گی۔“ چاند تارا نے عمرو سے کہا تو عمرو نے بھی ہاتھ روک دیا۔

”تو اب کیا کریں۔“ عمرو نے ہاتھ روک دیا کیونکہ اسے بھی زنبیل کے محافظ بونے کی بات یاد آ گئی تھی۔

”ہمیں اب دوبارہ اپنے خون کی بھینٹ اس منحوس طلسم کو تباہ کرنے کیلئے دینی ہی ہو گی۔“ چاند تارا نے منہ بنا کر کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب دونوں نے اپنے خنجر نکالے اور جی کڑا کر کے اپنی ایک ایک انگلی پر کٹ لگایا تو دونوں کے منہ سے درد

کہا۔

”یگم۔ ہمارا جادو تو کام نہیں کر رہا تھا پھر یہ اچانک اشوکا جادو کس طرح کامیاب ہو گیا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”شہنشاہ۔ دراصل اشوکا جادو صرف ایک بار ہی کام کرتا ہے اور ہم نے اسے صحیح وقت پر ہی پڑھا ہے ورنہ یہ خوفناک طلسمی آگ ہمیں جلا کر راکھ کر دیتی۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوفزدہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ سب بار بار آگ میں جل رہے تھے مگر ان کی قسمت اچھی تھی کہ بچ رہے تھے۔

”پاتال کے سیاہ بچھو۔ تم اتنی دیر سے خاموش کیوں تھے اور اب اچانک ہی تمہیں خیال آیا کہ اشوکا جادو پڑھا جائے۔ ویسے تم نے عین موقع پر ہمیں درست مشورہ دیا ہے ورنہ چند لمحوں بعد یہ خوفناک آگ ہمیں جلا کر راکھ کر دیتی۔“ شہنشاہ افراسیاب نے سیاہ بچھو سے کہا جو بدستور اس کے کندھے پر بیٹھا تھا۔

”آقا۔ گو کہ میں پاتال کی سیاہ گہرائیوں کا سیاہ بچھو ہوں مگر پھر بھی پاتال نگری کے ان خوفناک

”آقا۔ آپ دونوں فوراً اشوکا جادو پڑھیں ورنہ یہ خوفناک طلسمی آگ آپ دونوں کو جلا دے گی۔“ اس سے پہلے کہ خوفناک آگ ان دونوں کو جلاتی ان دونوں کو سیاہ بچھو کی تیز آواز سنائی دی۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو سیاہ بچھو کی آواز سن کر آگ میں تڑپنے کے باوجود تیزی سے اونچی آواز میں ایک منتر پڑھنے لگے پھر اس سے پہلے کہ خوفناک طلسمی آگ انہیں جلا کر راکھ کرتی یکنخت ان دونوں کے اوپر پانی کی تیز پھوار برسی اور ان کے جسموں میں لگی آگ فوراً بجھ گئی۔

”اف۔ کتنی خوفناک آگ تھی۔“ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے ایک ساتھ درد سے کراہتے ہوئے

طلسمات میں بعض جگہ مجھے بولنے کی اجازت نہیں ہوتی اس لئے میں آپ کی مدد نہیں کر سکتا تھا اور ویسے بھی میں کیا آپ دونوں کی کوئی اور طاقت بھی ان طلسمات میں کام نہیں کر سکتی اور نہ ہی کسی طاقت نے کام کیا ہے کیونکہ یہ خوفناک طلسمات بنائے ہی ایسے گئے ہیں۔ پاتال کے سیاہ بچھو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”سیاہ بچھو۔ ہمیں بتاؤ کہ کیا ہمارے جادو اور ہماری دوسری طاقتیں اب کام کریں گی۔“ ملکہ حیرت جادو نے سیاہ بچھو سے پوچھا۔

”ہاں ملکہ عالیہ۔ اشوکا جادو پڑھنے کے بعد اب آپ کے جادو کام کریں گے اور کہیں نہیں بھی کریں گے وہاں آپ دونوں کو ان طلسمات میں مزید قربانیاں دینی ہوں گی۔“ سیاہ بچھو نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کون سی قربانیاں۔“ دونوں نے حیرت سے سیاہ بچھو سے پوچھا۔

”یہ آپ کو وقت آنے پر پتہ چل جائے گا یا پھر اگر مجھے بتانے کی اجازت ہوئی تو میں آپ کو بتا دوں گا۔“ سیاہ بچھو نے جواب دیا۔

”اچھا سیاہ بچھو۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ اس بار شہنشاہ افراسیاب نے سوال کیا۔

”آقا۔ اس بات کا مجھے معلوم نہیں ہے مگر آپ کو جلد معلوم ہو جائے گا۔“ سیاہ بچھو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کا منہ بن گیا۔

”سیاہ بچھو۔ اب ہم کیا کریں۔ کیا ہم کسی اور طاقت سے اس بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے پھر سیاہ بچھو سے پوچھا مگر سیاہ بچھو خاموش ہی رہا۔

”یہ کیا۔ سیاہ بچھو تو جواب ہی نہیں دے رہا۔“ ملکہ حیرت جادو نے چونک کر کہا۔

”میرے خیال میں ہمیں آگے جا کر اس طلسم کا توڑ خود ہی تلاش کر کے اسے تباہ کرنا ہو گا۔ یہ بھی سیاہ بچھو کی وجہ سے ہم نے اچانک اشوکا منتر پڑھ لیا جو کہ بے پناہ مشکل میں ہی ہم پڑھ سکتے ہیں۔ آؤ بیگم آگے بڑھتے ہیں۔ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ہنکارا بھر کر کہا۔

”ہاں شہنشاہ۔ آخر ہم جادوگروں کے شہنشاہ اور ملکہ

ہیں۔ ہمیں ان طلسمات کا ہمت سے سامنا کرنا چاہئے ورنہ بدبخت جانگلوں جادوگر کے یہ منحوس اور ہولناک طلسمات ہمیں موت کی نیند سلا دیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی ہمت کر کے کہا۔ اور پھر وہ دونوں اس ہولناک کمرے میں آگے بڑھنے لگے تاکہ طلسم کا توڑ ڈھونڈ سکیں۔

دونوں کافی دیر اس پراسرار کمرے میں ادھر ادھر گھومتے رہے مگر ان دونوں کو اس پراسرار کمرے میں کچھ نظر نہ آیا۔ سرخ کمرہ خالی ہی تھا اور ہر طرف ویرانی ہی تھی۔ اس دوران دونوں نے منتر پڑھنے کی کوشش کی مگر وہ دونوں یہ دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے کہ ان کا جادو پھر کام نہیں کر رہا تھا۔

”یہ کیا مصیبت ہے۔“ دونوں بیزار ہو کر چلائے۔ اس دوران شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو غور سے اس پراسرار کمرے میں طلسم کا توڑ بھی ڈھونڈتے رہے مگر نہ ہی ان کا جادو کام آیا اور نہ ہی انہیں کچھ نظر آیا۔ کافی دیر گھومنے کے بعد دونوں تھک گئے۔

”شہنشاہ۔ میرے خیال میں ہمیں پاتال کے سیاہ

بونے کو بلانا پڑے گا وہی ہماری مدد کر سکتا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے بیزاری سے کہا۔

”ہاں بیگم۔ تم نے درست مشورہ دیا ہے اس خوفناک طلسم میں پاتال کا سیاہ بونا ہی ہمیں صحیح مشورہ دے سکتا ہے مگر تم جانتی ہو کہ پاتال کا سیاہ بونا بھیٹ بھی مانگتا ہے“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھ کر تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

”ہاں آقا میں جانتی ہوں کہ پاتال کا سیاہ بونا بھیٹ مانگتا ہے مگر ہمیں یہ قربانی دینی ہو گی ورنہ اس خوفناک طلسم میں ہم سر پیٹتے پیٹتے مر جائیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”ہاں بیگم۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”سیاہ پاتال کے مقدس بونے۔ ہماری مدد کر۔“ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے اپنے کان پکڑ لئے اور اونچی آواز میں سیاہ بونے کو بلانے لگے۔ کافی دیر کے بعد اچانک کمرے میں ایک بالشت بھر کا

مرہ لے رہا ہو۔

”پاتال کے سیاہ بونے۔ ہم واقعی جانگوس جادوگر کے اس طلسم فشاں جادو میں انتہائی بے بس ہو گئے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا کریں کیونکہ ہمارا جادو ان طلسمات میں کام ہی نہیں کر رہا۔“ اس بار ملکہ حیرت جادو نے بے چارگی سے کہا۔

”تم دونوں کیا چاہتے ہو مگر سن لو کہ میں اپنی بھینٹ ضرور لوں گا۔“ پاتال کے بونے نے کہا تو دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ ریگ گئی۔

”سیاہ بونے۔ اگر ہم نے ان طلسمات کو فتح کر لیا تو ہم تجھے ستر انسانوں، ستر دیوؤں اور ستر جنوں کی بھینٹ دیں گے بس تم ہماری مدد کرو۔“ اس بار شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے مل کر کہا۔

”نہیں شہنشاہ اور ملکہ۔ مجھے ابھی اور اسی وقت خون کی بھینٹ چاہئے۔“ پاتال کے سیاہ بونے نے منہ بنا کر سخت لہجے میں کہا۔

”مم۔ مگر ہم دونوں اس وقت سخت مشکل میں ہیں اور تم جانتے ہی ہو کہ ہمارا جادو منتر اور کوئی طلسمی

ہونا نمودار ہوا جسے دیکھ کر دونوں نے اپنے کان چھوڑ دیئے۔ اپنے سامنے سیاہ بونے کو دیکھ کر دونوں کے چہرے کھل اٹھے۔

”ہاں شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو۔ تم دونوں نے مجھے کیوں بلایا ہے حالانکہ تم جانتے ہو کہ یہ میرے آرام کا وقت ہے اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ جب مجھے بلایا جاتا ہے تو میں بھینٹ لیتا ہوں۔“ پاتال کے سیاہ بونے نے سخت لہجے میں کہا۔

”ہم جانتے ہیں کہ تم اپنی مرضی کے مالک ہو اور ہمیں تمہارے نیند کے اوقات بھی معلوم ہیں اور تمہاری عادت کا بھی معلوم ہے تم بھینٹ لیتے ہو اور ہم تمہاری یہ خواہش پوری کریں گے بس تم ہماری مدد کرو ہم بہت مشکل میں ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب نے مل کر کہا۔

”ارے شہنشاہ۔ تم اور تمہاری ملکہ تو دنیا کے مانے ہوئے جادوگر ہو پھر تم دونوں اتنے بے بس کیوں ہو۔“ پاتال کے سیاہ بونے نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے سب کچھ جانتے ہوئے بھی وہ ان دونوں کی بے بسی کا

طاقت اس وقت ہمارا ساتھ نہیں دے رہے۔ ہمیں زندگی میں پہلی بار طلسم فشاں جادو کے خوفناک طلسمات نے اتنا بے بس کر دیا ہے۔ اس بار تم ہماری مدد کر دو۔ ان طلسمات کے خاتمے کے بعد تم جو کہو گے ہمیں تمہاری ہر شرط منظور ہو گی بس اس طلسم کا توڑ ہمیں بتا دو۔ اس بار شہنشاہ افراسیاب نے آس بھری نگاہوں سے کہا۔

”مگر شہنشاہ تم اور ملکہ حیرت اچھی طرح جانتے ہو کہ خون کی بھینٹ لئے بغیر میں کسی کی مدد نہیں کر سکتا پھر تم دونوں نے مجھے کیوں بلایا ہے۔ میں تم دونوں کو یہ بھی بتا دوں کہ اگر میں یہاں سے چلا گیا تو یہ طلسم تم دونوں کے لئے موت کا پھندا بن جائے گا کیونکہ تمہارا کوئی جادو اور طلسمی طاقت تمہاری مدد نہیں کر سکے گی۔ اس بار پاتال کے سیاہ بونے نے غصے سے کہا۔

”پھر تم بتاؤ ہم دونوں پہلے ہی اتنے بے بس ہیں ہم تمہیں خون کی بھینٹ کس طرح دے سکتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ تم خون کی بھینٹ لئے بغیر

کسی کی مدد نہیں کرتے مگر یہاں تو ہم تمہیں خون کی بھینٹ نہیں دے سکتے اور یہ بات تم جانتے ہی ہو کہ طلسم فشاں جادو کے ان خوفناک طلسمات نے ہماری طاقتیں سلب کر دی ہیں۔ اس بار ملکہ حیرت جادو نے پریشانی سے کہا۔

”یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے تم دونوں مجھے اپنے خون کی بھینٹ دو پھر میں تمہیں اس طلسم کا توڑ بتا دوں گا۔“ اس بار پاتال کے بونے نے مسکرا کر معنی خیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ ہم دونوں اپنے خون کی بھینٹ نہیں دے سکتے۔ اس طلسم فشاں جادو میں داخل ہونے کے بعد پہلے ہی کئی بار ہم دونوں اپنے خون کی بھینٹ دے چکے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو ایک ساتھ خوف سے چلائے۔

”میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے تم دونوں کے خون کی بھینٹ ہی چاہئے۔ بولو اگر منظور ہے تو ٹھیک درنہ میں جا رہا ہوں۔“ اس بار پاتال کے سیاہ بونے نے سخت لہجے میں کہا۔

سے ان دونوں سے پوچھا۔
 ”ہم دونوں اپنی اپنی انگلی کو کٹ لگائیں گے اور
 جب خون رس جائے گا تو اسے تم قبول کر لینا۔“
 شہنشاہ افراسیاب نے مایوس لہجے میں کہا۔
 ”نہیں، میں تم دونوں کی گردن پر سوار ہو کر اپنی
 مرضی سے تم دونوں کے خون کی بھیٹ لوں گا۔ یہ
 چند قطرے خون کی بھیٹ مجھے ہرگز پسند نہیں ہیں۔“
 پاتال کے سیاہ بونے نے ہنکارا بھر کر کہا۔
 ”کک۔ کیا مطلب۔ یہ ت۔ تم کیا کہہ رہے ہو
 سیاہ بونے۔“ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے
 خوف سے رو دینے والے لہجے میں کہا۔
 ”میرے خیال میں تم دونوں کو اپنی زندگیاں عزیز
 نہیں ہیں اس لئے وقت برباد کر رہے ہو کیونکہ تھوڑی
 دیر بعد ہی یہ طلسم تم دونوں پر موت بن کر ٹوٹ
 پڑے گا اس سے پہلے کہ یہ طلسم تم پر موت بن کر
 ٹوٹ پڑے۔ مجھے یہاں سے چلا ہی جانا چاہئے۔“
 پاتال کے سیاہ بونے نے اپنا سر ہلا کر کہا۔
 ”نن۔ نہیں۔ نہیں پاتال کے سیاہ بونے تم ہماری

”ٹھیک ہے پاتال کے سیاہ بونے۔ ہمیں تمہاری
 شرط منظور ہے ہم دونوں میاں بیوی تمہیں اپنے خون
 کی بھیٹ دینے کو تیار ہیں کیونکہ تم ہمارے غلام نہیں
 ہو بلکہ پاتال کی گہرائیوں کے سیاہ بونوں کے سردار ہو
 مگر تم نے ہماری مدد ضرور کرنی ہے اور اس پر اسرار
 اور نہ سمجھ آنے والے خوفناک طلسم کو فنا کرنا ہے۔“
 شہنشاہ افراسیاب نے مرے مرے لہجے میں کہا۔
 ”نہیں شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو۔ میں
 تمہیں صرف یہ بتاؤں گا کہ اس طلسم کا توڑ کیا چیز
 ہے اسے فنا تم دونوں اپنی عقل سے ہی کرو گے۔“
 پاتال کے سیاہ بونے نے بدستور خشک لہجے میں کہا۔
 ”چلو جیسے تمہاری مرضی۔ ہم دونوں تمہیں اپنے خون
 کی بھیٹ دیتے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور
 ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب نے اپنے نیپے
 سے خنجر نکال لئے تاکہ اپنی ایک انگلی کو کٹ لگا کر
 خون نکال سکیں۔
 ”کیا مطلب۔ یہ تم دونوں نے اپنے اپنے خنجر
 کیوں نکال لئے۔“ پاتال کے سیاہ بونے نے حیرت

تیزی سے ملکہ حیرت جادو کی گردن پر لپکا جو خوفزدہ لگا ہوں سے اپنے خاوند کو تڑپتا دیکھ رہی تھی۔ یکلخت ہاتال کا سیاہ بونا ملکہ حیرت جادو کی گردن سے چپک گا اور اپنے دانت اس کی گردن میں گاڑ دیئے۔ اب ملکہ حیرت جادو بھی درد کی شدت سے زمین پر گر کر تڑپنے لگی اور اس کے منہ سے بھی درد کے مارے چنچیں نکلنے لگیں مگر ہاتال کا سیاہ بونا رغبت سے اس کا خون پینے لگا اور چند لمحوں بعد وہ اس کی گردن سے الگ ہو گیا۔ اب شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو تکلیف بھرے انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ چند لمحوں کے بعد حیرت انگیز طور پر ان دونوں کی گردنوں کے زخم مندمل ہو گئے تھے۔ دونوں میاں بیوی جانگوس جادوگر کو کوسنے لگے جس کی وجہ سے وہ اتنی اذیت سے گزر رہے تھے۔

”ہاں ہاتال کے سیاہ بونے۔ اس طلسم کا توڑ کیا ہے تاکہ ہم اس کے خاتمے کا سدباب کر سکیں۔“

شہنشاہ افراسیاب نے منہ بنا کر کہا۔

”ہاں ٹھیک ہے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت

گردنوں سے خون کی بھینٹ لے کر اپنی پیاس بجھا سکتے ہو مگر آقا سامری کے واسطے ہماری مدد ضرور کرو ہم اس طرح بے بسی کی موت نہیں مرنا چاہتے۔“

شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے بے اختیار ایک ساتھ چلائے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کرنے کو تیار ہوں۔“ یہ کہہ کر ہاتال کے سیاہ بونے نے چھلانگ لگائی اور تیزی سے شہنشاہ افراسیاب کی گردن سے چمٹ گیا اور اپنا منہ کھول کر اپنے دانت شہنشاہ افراسیاب کی گردن میں گاڑے اور مزے سے شہنشاہ افراسیاب کا خون پینے لگا۔ شہنشاہ افراسیاب کے منہ سے درد سے چنچیں نکلنے لگیں۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ بونے نے دانت نہیں بلکہ کوئی تیز دھار خنجر اس کی گردن میں گاڑ دیا ہو۔ شہنشاہ افراسیاب درد کی شدت سے زمین پر گر کر بری طرح تڑپنے لگا مگر ہاتال کا سیاہ بونا شہنشاہ افراسیاب کی حالت سے بے نیاز اس کا خون پی رہا تھا پھر چند لمحوں بعد اس نے اپنے دانت شہنشاہ افراسیاب کی گردن سے نکال لئے اور چھلانگ لگا کر

جادو۔ اب میں تمہاری مدد ضرور کروں گا تم دونوں ایسا کرو اپنی آنکھیں بند کر کے سوشان کا منتر پڑھو تو تم دونوں کی آنکھوں سے پردہ ہٹ جائے گا اور تم دونوں کو چھپا طلسم نظر آنے لگ جائے گا۔ پاتال کے سیاہ بونے نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا جس کا منہ خون سے لتھڑا ہوا تھا۔

”ارے پاتال کے سیاہ بونے۔ ہمیں تو بھول ہی گیا تھا کہ سوشان کے جادو سے تمام چھپے طلسم ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ہمارے دماغ واقعی ان طلسمات میں مفلوج ہو چکے ہیں۔“ دونوں نے اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہا اس دوران پاتال کا سیاہ بونا یلکھت ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اب شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے اپنی آنکھیں بند کیں اور گنتی کرتے ہوئے سات قدم آگے بڑھے اور تیزی سے ایک منتر پڑھنے لگے۔ پھر دونوں نے ایک ساتھ آنکھیں کھول دیں تو ان کی آنکھیں کبوتر کے خون کی طرح سرخ انگارہ ہو رہی تھیں مگر جیسے ہی دونوں نے آنکھیں کھولیں تو انہیں ہند قدموں کے فاصلے پر سات غار نظر آئے جہاں گھور



بولنے کی اجازت ہوتی ہے میں آپ کی رہنمائی کر دیتا ہوں مگر بعض مقامات پر میری زبان بند کر دی جاتی ہے اور میں آپ دونوں کی مدد نہیں کر سکتا۔“ سیاہ بچھو نے کہا۔

”اچھا سیاہ بچھو۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ ان سات غاروں میں سے زندگی کا غار کون سا ہے تاکہ ہم اس میں داخل ہوں اور اس منحوس طلسم کا خاتمہ ہو جائے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے افسوس ہے ملکہ حیرت جادو کہ مجھے بتانے کی اجازت نہیں ہے کہ ان سات غاروں میں زندگی کا غار کون سا ہے۔ بس میں آپ کو تنبیہ کر سکتا ہوں کہ آپ دونوں احتیاط سے کام لیں اور عقل استعمال کرتے ہوئے زندگی کا غار تلاش کریں کیونکہ اگر غلطی سے بھی آپ دونوں موت کے چھ غاروں میں سے کسی ایک غار میں بھی گھس گئے تو بھک سے جل کر راکھ ہو جائیں گے۔“ سیاہ بچھو نے کہا تو دونوں کے منہ بن گئے اور پھر سے خوف ان کے چہروں پر عیاں ہو گیا۔

”آخر سیاہ بچھو ہمیں کیا کرنا چاہئے کیونکہ ہمارا تو

اندھیرا تھا اور دونوں غور سے ان غاروں کو دیکھنے لگے جو غالباً طلسم کا توڑ تھا۔

”بیگم۔ یہ غاریں کیسی ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت سے اپنی بیوی سے پوچھا۔

”میرے خیال میں شہنشاہ۔ ان غاروں میں ہی طلسم کا توڑ موجود ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”آقا افراسیاب ان سات غاروں میں چھ غاریں موت کی ہیں اور ایک غار زندگی کا ہے۔ اگر آپ زندگی والے غار میں داخل ہوئے تو موت کی چھ غاریں خود ہی تباہ ہو جائیں گی اور یہ طلسم بھی فنا ہو جائے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب کے کندھے پر موجود سیاہ بچھو کی آواز ان دونوں کو سنائی دی جو کافی دیر سے خاموش تھا اب اچانک بول پڑا تھا۔

”ارے سیاہ بچھو۔ تم اتنی دیر تک خاموش کیوں تھے ہمیں اس طلسم کو ڈھونڈنے کے لئے اپنے خون کی بھینٹ دینی پڑی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے سخت لہجے میں پوچھا۔

”آقا۔ یہ خوفناک طلسمات کی دنیا ہے جہاں مجھے

”ہاں ملکہ۔ ان خوفناک طلسمات نے ہمیں زندگی میں پہلی بار اتنا ذلیل و خوار کیا ہے کہ جادوگروں کے شہنشاہ ہونے کے باوجود ہمارے بڑے بڑے جادو اور منتر ہمارا ساتھ نہیں دے رہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی سے سر ہلا کر کہا۔ اب دونوں غور سے پھر ان طلسمی غاروں کو دیکھنے لگے جن میں سے چھ غاریں موت کی تھیں اور ایک غار زندگی کی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو ایک بار پھر ایک منتر پڑھنے لگے۔ مگر اس بار ان کی کوئی طاقت ان کے سامنے نہ آئی تو وہ پریشانی سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ شہنشاہ افراسیاب کے کندھے پر بیٹھا سیاہ بچہ بھی خاموش تھا۔ ملکہ حیرت جادو نے بے بسی سے اپنے گلے میں موجود موتیوں کے ہار کو کھینچ ڈالا جس سے ہار ٹوٹ گیا اور اس کے موتی نیچے گر کر بکھر گئے۔ چند موتی اس کی مٹھی میں بھی آ گئے۔

”ملکہ۔ یہ تم اپنا غصہ اس ہار پر کیوں اتار رہی ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت سے پوچھا۔

”مجھے کچھ نہیں معلوم۔“ ملکہ حیرت جادو نے بے بسی

دماغ کام نہیں کر رہا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی سے سیاہ بچہ سے پوچھا لیکن اس بار سیاہ بچہ خاموش ہی رہا۔ اسے خاموش پا کر دونوں کے منہ لٹک گئے۔

”اب کیا کریں۔ شہنشاہ پاتال کے سیاہ بونے کو اپنے خون کی بھیٹ دے کر ہم نے طلسم کا توڑ تو ڈھونڈ لیا ہے مگر اس کا خاتمہ کس طرح کریں۔“ ملکہ حیرت جادو نے فکر مندی سے کہا۔

”بیگم۔ مجھے تو خود سمجھ نہیں آ رہی کہ کریں تو کیا کریں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی پریشانی سے کہا۔ اب دونوں آگے بڑھے اور ساتوں غاروں کو غور سے دیکھنے لگے مگر تمام غاریں بالکل ایک جیسی تھیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں تھا۔

”لگتا ہے شہنشاہ۔ ہماری موت کا وقت قریب آ گیا ہے ہم دونوں پاتال کے سیاہ بونے کو اپنے خون کی بھیٹ بھی دے چکے ہیں لیکن اس منحوس اور خوفناک طلسم کا توڑ ڈھونڈنے کے بعد بھی اسے تباہ کرنے کا کوئی طریقہ سمجھ نہیں آ رہا۔“ ملکہ حیرت جادو نے پریشانی سے کہا۔

کے عالم میں جھنجھلا کر شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھ کر غصے سے کہا۔ حالانکہ ملکہ حیرت جادو نے آج تک شہنشاہ افراسیاب سے غصے سے بات نہیں کی تھی مگر آج طلسم فشاں جادو کے طلسمات نے اس کے دماغ کو جھنجھلا دیا تھا۔

”ملکہ۔ یہ تم مجھ سے کس لہجے میں بات کر رہی ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تم جادوگروں کے شہنشاہ سے گستاخی کر رہی ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے گرج کر کہا کیونکہ اسے ملکہ حیرت جادو کا لہجہ پسند نہیں آیا تھا۔

”واہ بڑے آئے جادوگروں کے شہنشاہ۔“ ملکہ حیرت جادو نے بدستور منہ بنا کر غصے سے جواب دیا۔

”اور تم بھی تو جادوگروں کی ملکہ ہو تمہارا جادو جیسے ہر جگہ کام کر رہا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی طنزیہ انداز میں کہا۔

”تو کریں طلسم شکن غار کو تلاش۔ آپ کو بڑا ناز ہے خود پر۔“ ملکہ حیرت نے چلا کر غصے سے کہا۔

”اچھا تو تم مجھے اب آنکھیں بھی دکھانے لگی ہو۔“

آج تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔“ یہ کہہ کر شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کے بال پکڑ لئے اور اس کی پکڑ پر مکے برسانے لگا۔ دہلی پتلی ملکہ چیختے چلاتے ہوئے خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرنے لگی مگر ساندھ جسے شہنشاہ افراسیاب کے پنچے سے باہر نکلنا اس کے بس سے باہر تھا۔

”شہنشاہ۔ مجھے معاف کر دیں۔ آئندہ آپ سے گستاخی نہیں کروں گی۔ اس منحوس طلسم نے میرے دماغ کو چکرا کر رکھ دیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے چلاتے ہوئے شہنشاہ افراسیاب سے معافی مانگی مگر شہنشاہ افراسیاب جو ان خوفناک طلسمات میں مسلسل ناکامی کی وجہ سے جھنجھلایا ہوا اور غصے میں تھا اپنا غصہ اپنی بیوی ملکہ حیرت جادو پر نکالنے لگا۔ شہنشاہ افراسیاب نے ایک بار جو ملکہ حیرت جادو کا بازو پکڑ کر جھٹکے سے مروڑا تو ملکہ حیرت جادو کی مٹھی میں بند موتی اڑتے ہوئے ایک غار میں جا گرے۔ جیسے ہی موتی غار میں گرے غار میں آگ بھڑک اٹھی جس سے موتی جل کر راکھ ہو گئے۔ غار میں آگ جلتے دیکھ کر دونوں

چوبک گئے۔ شہنشاہ افراسیاب اپنا غصہ اور ملکہ حیرت جادو اپنا درد بھول گئی اور دونوں حیرت اور خوشی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

”مبارک ہو شہنشاہ ہماری عقل نے نہ سہی مگر ہماری لڑائی نے اس طلسم کا توڑ آخر ڈھونڈ ہی لیا۔“ ملکہ حیرت جادو نے اپنے جسم کو سہلاتے ہوئے خوشی سے کہا۔

”معاف کرنا ملکہ۔ میں بھی مسلسل ناکامی سے اپنا غصہ تم پر اتار بیٹھا مگر ہماری یہ لڑائی ہی ہماری زندگی کی ضامن بن گئی۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کے کندھے پر ہاتھ کر معذرت کرتے ہوئے خوشی سے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بس پھر کیا تھا ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب نے فرش پر بکھرے موتی اٹھائے اور ترتیب سے ہر غار میں موتی پھینکنے لگے جن سے ہر غار میں آگ بھڑک اٹھتی اور موتی جل کر راکھ ہونے لگے اسی طرح چھ موت کے غاروں میں موتی جل گئے جس سے ان دونوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ سب غار

موت کے غار ہیں اور یہ سوچ کر خوف سے ان کے جسم بھی کانپ اٹھے کہ اگر وہ اپنا اندازہ لگاتے ہوئے غلطی سے ان موت کے غاروں میں سے کسی ایک میں گھس جاتے تو ان کے جسم بھک سے آگ میں جل جاتے۔ اب صرف ساتواں غار ہی بچ گیا تھا جو کہ ان کی زندگی اور طلسم کے خاتمے کا غار تھا۔ دونوں نے مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا اور ساتویں غار میں داخل ہو گئے جیسے ہی دونوں غار میں داخل ہوئے بجلیاں کڑکنے کی آوازیں سنائی دیں اور ہر طرف رونے پینے کی آوازیں سنائی دیں جیسے ہزاروں بدروحیں مل کر بین کر رہی ہوں۔

”آہ۔ چھٹا طلسم دہشت فنا ہوا۔“ ایک گرجدار آواز سنائی دی پھر یکلخت شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے قدموں تلے سے زمین سرک گئی اور دونوں تیزی سے گہرے اندھیرے کی گہرائیوں میں گرنے لگے۔ خوف سے ان کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں اور دونوں نامعلوم گہرائیوں میں گرتے چلے جا رہے تھے۔

عمرو اور چاند تارا گھپ اندھیرے میں اتھاہ گہرائیوں میں گرتے چلے جا رہے تھے اور دونوں کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں۔ گزشتہ طلسمات کی طرح اب بھی انہیں معلوم نہیں تھا کہ یہ دونوں کہاں جا گریں گے۔ پانچویں طبق کی تباہی کے بعد یہ سب پاتال کی اتھاہ گہرائیوں میں ہی گرتے چلے جا رہے تھے اب صرف آخری طبق طلسم موت ہی بچا تھا اور موت ان دونوں کو جھپٹنے کے لئے تیار تھی مگر یہاں بھی گہرائی میں گرتے ہوئے عمرو اور چاند تارا نے مضبوطی سے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام لیا تھا تاکہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں مگر خوفناک اندھیرے میں طلسم موت کی طرف جاتے ہوئے وہ خوف سے چیخ رہے تھے پھر

یگھت دونوں چھپا کے کے ساتھ پانی کے ایک جوہڑ میں گرتے چلے گئے۔ پانی میں گرنے کے باوجود دونوں کے منہ سے درد سے چیخیں نکل گئی کیونکہ انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ دونوں پانی کی بجائے کسی پتھریلی زمین پر گرے ہوں۔ دونوں کے جسموں میں شدید درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ دونوں چیختے اور کراہتے ہوئے پانی کے جوہڑ سے اٹھے اور اپنے جسموں کو سہلانے لگے اور تیزی سے جوہڑ سے باہر نکل آئے۔ حیرت انگیز طور پر پانی میں گرنے کے باوجود ان کے لباس نہیں بھیکے تھے۔ دونوں شدید حیرت اور خوف سے اس طلسمانی پانی کو دیکھنے لگے جس میں گرنے کے بعد ان کے جسم کی ہڈیاں کڑکڑا گئی تھیں لیکن ان کے لباس نہیں بھیکے تھے۔

”اف۔ یہ کیسا خوفناک پانی ہے جس میں گرنے کے باوجود ہمیں ایسا لگا ہے جیسے پانی میں نہیں بلکہ کسی زمین پر گرے ہوں۔“ چاند تارا نے درد سے اپنے جسم کو سہلاتے ہوئے کہا۔

”بیگم۔ شکر کرو کہ ہمارے جسم سلامت ہیں ورنہ اتنی

بلندی سے گرنے کے بعد ہمارے جسموں کی ہڈیوں کا سرمہ بن چکا ہوتا مگر پھر بھی طلسمات کی یہ دنیا ہر موڑ پر نئے رنگ لئے ہوئے ہے ویسے میں نے بڑے بڑے خوفناک اور مشکل ترین طلسمات عبور کئے ہیں مگر طلسم فشاں جادو کے طلسمات نے مجھے چکرا کر رکھ دیا ہے۔ عمرو نے بھی درد سے اپنے جسم کو سہلاتے ہوئے چاند تارا سے کہا۔

”واقعی خولجہ عمرو۔ ان طلسمات کا ہر رنگ انوکھا اور خوفناک ہے۔ اب اس منحوس پانی کے جوہر کو دیکھ لو جس میں گرنے کے بعد ہمارے جسم کڑکڑا گئے لیکن حیرت انگیز طور پر ہمارے لباس نہیں بھیکے۔“ چاند تارا نے خوفزدہ نگاہوں سے طلسماتی جوہر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”چلو بیگم۔ آگے بڑھتے ہیں اب یہ غالباً آخری طلسم ہے اس طلسم کو فنا کرنے کے بعد میں منحوس جانگلوں جادوگر کا وہ حشر کروں گا کہ اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی۔“ عمرو نے غصے سے مٹھیاں بھیج کر کہا۔

”ہاں خولجہ عمرو۔ آگے بڑھتے ہیں۔ یہ طلسماتی سر زمین بہت خوفناک ہے اور وقت بھی بہت بیت گیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت گزر جائے اور یہ طلسم ہماری موت کا سبب بن جائے۔“ چاند تارا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”ارے بیگم۔ وہ دونوں بدبخت جادوگر میاں بیوی کہیں مر تو نہیں گئے۔“ عمرو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں خولجہ عمرو۔ وہ مردود مرے نہیں ہیں۔ اگر وہ دونوں طلسم کا شکار ہو جاتے تو ہم دونوں بھی ساتھ ہی مارے جاتے۔ آگے جا کر وہ دونوں شیطان ہمیں کہیں نظر ضرور آئیں گے۔“ چاند تارا نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب دونوں نے غور کیا تو خود کو ایک میدانی علاقے میں پایا جہاں دور دور تک کچھ نظر نہیں آ رہا تھا بس خالی میدان ہی تھا۔

”یہ کیسا عجیب طلسم ہے جہاں دور دور تک کچھ نظر ہی نہیں آ رہا۔“ چاند تارا نے کہا۔ حیرت انگیز طور پر پاتال کے سیاہ پرتوں کے آخری طلسم میں داخل ہونے

کے بعد بھی دھندلی روشنی میں انہیں دور تک نظر آ رہا تھا جہاں کسی چیز کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔

”بیگم۔ ہم دونوں غالباً آخری طلسم میں ہیں اور یہ طلسم بہت خطرناک ہو گا اس لئے ہمیں سنبھل کر آگے بڑھنا ہو گا مگر خیر میں بھی موت جادوگراں ہوں۔ میں نے بڑے بڑے طلسمات عبور کئے ہیں اس طلسم کو بھی دیکھ لوں گا۔“ عمرو نے چاند تارا کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ عمرو اور چاند تارا کافی دیر تک آگے بڑھتے رہے مگر سوائے چٹیل میدان کے انہیں دور تک کسی چیز کے آثار نظر نہ آئے۔

”لگتا ہے خواجہ عمرو۔ یہ طلسمات ہمیں چلوا چلوا کر مارنے کے لئے ہے اگر اسی طرح ہم مسلسل چلتے رہے تو سوائے دردناک موت کے ہمارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا ورنہ اس طلسم کا توڑ ہم قیامت تک نہیں ڈھونڈ سکتے۔“ چاند تارا نے دھب سے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ہتھنی کی طرح موٹی ہونے کی وجہ سے اس کا سینہ دھوکنی کی مانند چل رہا تھا اور وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ عمرو کا بھی

بل چل کر برا حال ہو گیا تھا۔

”بیگم۔ ہم کریں تو کیا کریں۔ ان منحوس طلسمات نے ہمیں ذلیل کر کے رکھ دیا ہے۔“ عمرو نے بے بسی سے کہا۔

”خواجہ عمرو۔ تم زنبیل کو استعمال کرو۔ ہو سکتا ہے اس طلسم میں زنبیل کی کراماتی چیزیں ہماری مدد کریں۔“ پاند تارا نے عمرو سے کہا تو عمرو نے چونک کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ارے زنبیل کے محافظ بونے۔ کیا زنبیل کی کراماتی چیزیں میرا ساتھ دے سکتی ہیں۔“ عمرو نے زنبیل کی طرف دیکھ کر زنبیل کے محافظ بونے سے پوچھا۔

”خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اسی آخری طلسم میں اپنی زنبیل کی کراماتی چیزوں سے مدد لے سکتا ہے۔“ زنبیل کے محافظ بونے نے زنبیل سے باہر نکل کر عمرو سے کہا۔ زنبیل کے محافظ بونے کی بات سن کر عمرو اور چاند تارا کے چہرے کھل اٹھے۔

”زنبیل کے محافظ بونے۔ تم نے اس طلسم کے نذر میں یہ بات کیوں نہیں بتائی۔ ہم دونوں مسلسل

اور عقل کے ساتھ اس طلسم کا سامنا کرنا ہو گا ورنہ
بھانک موت تم سب کا بمقدار بن جائے گی۔“ زنبیل
کے محافظ بونے نے کہا۔

”اچھا زنبیل کے محافظ بونے۔ یہ بتاؤ کہ شہنشاہ
افریسیاب اور ملکہ حیرت جادو کہاں ہیں۔“ عمرو نے
پوچھا۔

”شہنشاہ افریسیاب اور ملکہ حیرت جادو اس ساتویں
اور آخری طلسم کے دوسرے حصے میں پہنچ چکے ہیں۔ تم
دونوں اگر پہلے حصے کو فنا کر کے نکل گئے تو اس طلسم
کے تیسرے اور آخری حصے میں سب اکٹھے ہو جاؤ
گے۔“ زنبیل کے محافظ بونے نے جواب دیا۔

”تو کیا اس آخری طلسم کے تین حصے ہیں۔“ عمرو
نے حیرت سے پوچھا تو زنبیل کے محافظ بونے نے
ثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے زنبیل کے محافظ بونے۔ اب تم جا سکتے
ہو۔“ عمرو نے کہا تو زنبیل کا محافظ بونا زنبیل میں گھس
کر غائب ہو گیا۔ اب عمرو نے زنبیل میں ہاتھ ڈال
کر سلیمانی سرے کی شیشی نکال لی اور اس کا ڈھکن

چل چل کر آدھ مونسے ہو چکے ہیں۔“ عمرو نے منہ بنا
کر کہا۔

”خوابہ عمرو اور چاند تارا خود ہی بے مقصد چلتے
رہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ اگر طلسمی جوہر سے نکلنے
کے بعد تم مجھ سے یا سلیمانی تختی سے مشورہ لے لیتے
تو اس طرح خوار نہ ہوتے۔“ زنبیل کے محافظ بونے
نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

”اچھا زنبیل کے محافظ بونے۔ اب تم یہ بتا دو کہ
ہم دونوں اس طلسم کا توڑ کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔“
عمرو نے اپنی عقل پر ماتم کرتے ہوئے زنبیل کے
محافظ بونے سے سوال کیا۔

”خوابہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ طلسم موت کا توڑ
ڈھونڈنے کے لئے وہ خود بھی اور اپنی بیوی کی آنکھوں
میں بھی سلیمانی سرمہ لگا لے۔“ زنبیل کے محافظ بونے
نے کہا۔

”تو کیا اس خوفناک طلسم کا نام طلسم موت ہے۔“
عمرو اور چاند تارا نے ایک ساتھ خوفزدہ لہجے میں کہا۔
”ہاں۔ یہ طلسم موت ہے۔ تم دونوں کو بہت احتیاط

کھول کر سلائی سے اپنی دونوں آنکھوں میں سرمہ ڈالا تو حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ عمرو کو کچھ فاصلے پر ایک بہت بڑا قلعہ نظر آ رہا تھا۔ عمرو نے سلیمانی سرمے کی سلائی چاند تارا کی دونوں آنکھوں میں پھیری تو چاند تارا بھی حیران ہو گئی کیونکہ سلیمانی سرمہ لگانے سے پہلے ان دونوں کو چٹیل میدان پر دور دور تک کسی چیز کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے مگر اب ایک بہت بڑا قلعہ ان کی نظروں کے سامنے تھا۔

”بڑی عجیب دنیا ہے۔ یہ طلسمات تو پل پل نئے رنگ بدل رہے ہیں۔“ چاند تارا نے حیرت سے کہا۔
 ”چلو بیگم۔ اس قلعے میں ہمیں گھسنا ہو گا غالباً اس قلعے میں ہی اس طلسم کا توڑ اور ہماری فتح ہے۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”خوابہ عمرو۔ مجھ سے تو نہیں چلا جاتا۔ چل چل کر میرا تو برا حال ہو گیا ہے۔“ چاند تارا نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

”بیگم۔ فکر نہ کرو زنبیل کی کراماتی چیزیں میرا ساتھ دے رہی ہیں۔“ یہ کہہ کر عمرو نے زنبیل سے ایک

ڈبیہ نکالی اور اس ڈبیہ کو کھولا تو اس میں سبز رنگ کی گولیاں تھیں۔ عمرو نے دو گولیاں اس ڈبیہ سے نکال لیں اور ڈبیہ کا ڈھکن بند کر کے ڈبیہ زنبیل میں ڈال دی۔ پھر عمرو نے ایک سبز گولی اپنے منہ میں رکھ لی اور دوسری گولی چاند تارا کو دی تو چاند تارا نے بھی سبز گولی اپنے منہ میں رکھ لی اور دونوں گولی چوسنے لگے چند ہی لمحوں میں ان دونوں کو ایسا محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں طاقت بھر گئی ہو اور وہ تازہ دم ہو گئے ہوں۔

”خوابہ عمرو۔ کمال ہے۔ یہ تو جادو کی گولیاں ہیں۔ میری تمام تھکاوٹ دور ہو گئی ہے۔“ چاند تارا نے حیرت اور خوشی سے کہا۔

”بیگم۔ یہی تو میری زنبیل کا کمال ہے کہ اس میں ہر مشکل کا حل موجود ہے۔ یہ گولیاں مجھے دیوستان کے شہنشاہ جنات نے تحفے میں دی تھیں۔ یہ آتش گولیاں جسم میں طاقت اور توانائی بھر دیتی ہیں۔“ عمرو نے مسکرا کر کہا تو چاند تارا بھی مسکرا دی۔

اب دونوں نئے جذبے کے ساتھ آگے بڑھنے

لگے۔ قلعے کا مرکزی دروازہ کھلا تھا اور ان سے زیادہ دور بھی نہیں تھا مگر جتنا عمرو اور چاند تارا آگے بڑھتے قلعہ اتنا ہی دور ہو جاتا۔

”یہ کیا گورکھ دھندا ہے ہمیں چلتے ہوئے پھر کافی دیر ہو گئی ہے مگر قلعے کا دروازہ اتنا ہی دور ہے۔“ عمرو نے منہ بنا کر بے بسی سے کہا۔

”میرے خیال میں خواجہ عمرو تمہیں زمبیل کی کسی کراہتی چیز سے مشورہ لینا چاہئے ورنہ ہم اس طلسمی قلعے میں داخل نہیں ہو سکتے۔“ چاند تارا نے عمرو کو مشورہ دیا تو عمرو نے چاند تارا کو تحسین آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سر ہلا دیا اور زمبیل سے بولنے والی گڑیا نکال لی۔

”اے بولنے والی گڑیا۔ مجھے بتایا جائے کہ اس طلسمی قلعے کے اندر جانے کا کیا طریقہ ہے۔ ہم دونوں جتنا بھی آگے بڑھے ہیں یہ قلعہ ہم سے اتنا ہی دور نظر آتا ہے۔“ عمرو نے بولنے والی گڑیا کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا اور اس سے پوچھا۔

”خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اور چاند تارا اپنے

اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی سے خون نکال کر سات بار اس چٹیل میدان پر اپنے خون کی بھیٹ دیں پھر جس طرح سلیمانی سرمہ اپنی آنکھوں پر لگا رکھا ہے اسی طرح سنگ سلیمانی بھی اپنی آنکھوں پر لگائیں اور سات بار آنکھیں جھپکیں تو تم دونوں اس طلسمی قلعے میں پہنچ جاؤ گے۔“ بولنے والی گڑیا کے منہ سے آواز نکلی۔

”کیا ایک بار پھر ہمیں اپنے خون کی بھیٹ دینی ہو گی۔“ عمرو اور چاند تارا کے منہ سے ڈری ڈری آواز نکلی۔

”ہاں۔“ بولنے والی گڑیا نے مختصر جواب دیا۔ عمرو نے منہ بنا کر بولنے والی گڑیا کو زمبیل میں ڈالا اور زمبیل سے خنجر نکال لیا۔

”بدبخت جانگوس جادوگر۔ تم نے ہمیں جتنے زخم لگانے پر مجبور کیا ہے میں ان سب کا ایک ایک کر کے حساب لوں گا اور ایسا بدلہ لوں گا کہ تمہاری روح صدیوں تک تڑپتی رہے گی۔“ عمرو نے غصے سے ہونٹ چبا کر کہا اور نہ چاہتے ہوئے بھی خنجر سے بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو ہلکا سا کٹ لگایا تو اس کے منہ

سے درد بھری سسکاری نکلی اور یہی کام چاند تارا نے بھی نہ چاہتے ہوئے کیا تو اس کے منہ سے بھی درد بھری سسکاری نکل گئی۔

”خواجہ عمرو۔ لگتا ہے بدبخت جانگوس جادوگر کے طلسم فشاں جادو کے ہولناک طلسمات ہمارے خون کی بھینٹ لے لے کر ہماری جان لے لیں گے۔“ چاند تارا نے عمرو کی طرف دیکھ کر خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”بیگم۔ ایک بار ان طلسمات کا خاتمہ ہو جائے پھر دیکھنا میں جانگوس جادوگر کا کیا حشر کرتا ہوں۔“ عمرو نے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔

”مگر خواجہ عمرو۔ یہ بھی دعا کرو وہ دونوں بدبخت میاں بیوی شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو اس آخری طلسم میں زندہ رہیں ورنہ ہم بھی مارے جائیں گے۔“ چاند تارا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

اب عمرو اور چاند تارا نے گنتی کرتے ہوئے سات بار اپنی اپنی انگلی کو جھٹکا تو ان کا خون میدان میں گرنے لگے جیسے ہی ساتویں بار ان دونوں کا خون

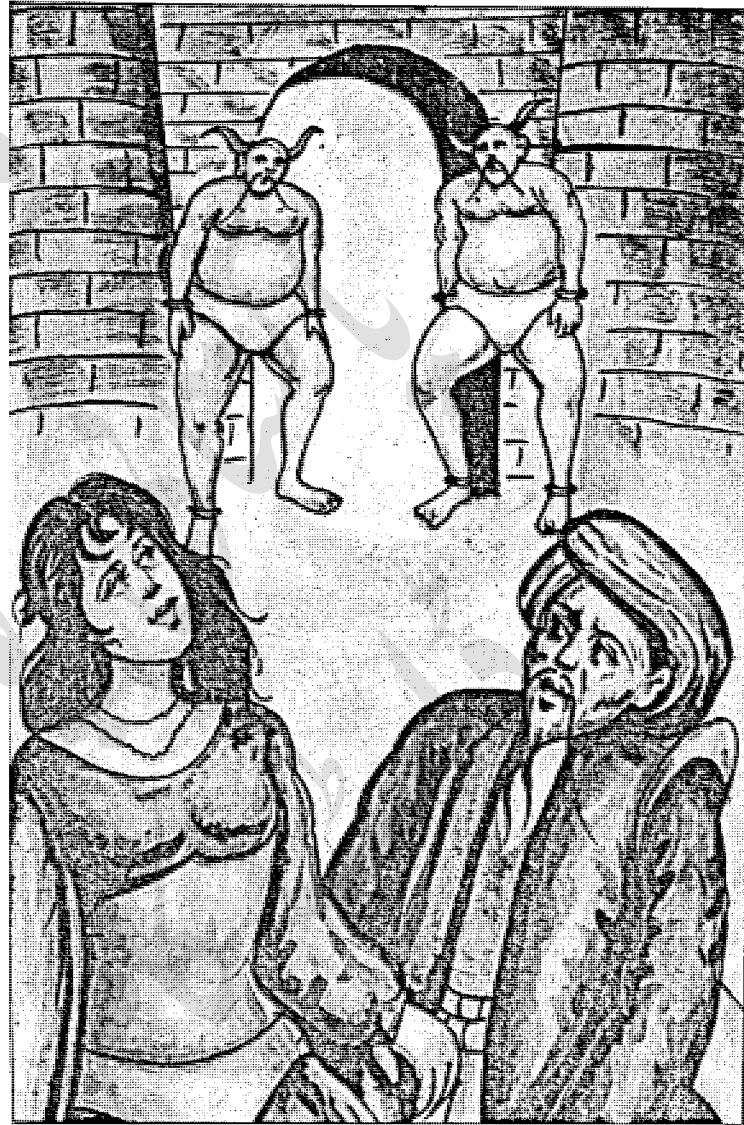
میدان میں گرا تو میدان کا رنگ یکلخت سرخ ہو گیا اور انہیں قلعے کے بڑے دروازے پر دو قوی ہیکل سرخ دیو نظر آئے۔ دونوں قوی ہیکل دیو خونی نگاہوں سے عمرو اور چاند تارا کو دیکھ رہے تھے مگر عمرو اور چاند تارا کو دیکھنے کے باوجود دونوں دیو قلعے کے مرکزی دروازے کے دائیں بائیں کسی بت کی طرح کھڑے تھے۔ طلسمات کے ان پل پل بدلتے رنگ کو دیکھ کر عمرو اور چاند تارا حیران اور خوفزدہ ہو گئے۔

”خواجہ عمرو۔ یہ پہاڑ جیسے خوفناک سرخ دیو تو ہمیں کچا ہی چبا جائیں گے۔“ چاند تارا نے ان قوی ہیکل سرخ دیوؤں کو دیکھ کر خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

”بیگم۔ فکر نہ کرو زنبیل کی کراماتی چیزیں میرا ساتھ دے رہی ہیں تم دیکھنا میں ان سانڈھوں کا کیا حشر کرتا ہوں۔“ عمرو نے چاند تارا کو تسلی دیتے ہوئے کہا اور زنبیل سے سنگ سلیمانی نکال لیا اور سنگ سلیمانی کو اپنی دونوں آنکھوں پر پھیرا اور پھر چاند تارا کی دونوں آنکھوں پر بھی پھیر دیا۔ جیسے ہی عمرو نے سنگ سلیمانی اپنی اور چاند تارا کی آنکھوں پر پھیرا تو قلعے کے محافظ

دونوں دیو حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

”ارے۔ یہ دونوں آدم زاد اچانک کہاں غائب ہو گئے ہیں۔“ دونوں دیوؤں نے حیرت سے اچھل کر کہا۔ ان دونوں دیوؤں کے حیرت سے اچھل کر ادھر ادھر دیکھنے پر عمرو اور چاند تارا سمجھ گئے کہ سنگ سلیمانی اپنی آنکھوں پر پھیرنے سے وہ دونوں دیوؤں کی نظروں سے غائب ہو گئے ہیں۔ اب عمرو اور چاند تارا ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر قلعے کے مرکزی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ جتنا یہ دونوں دروازے کے قریب پہنچ رہے تھے اتنا ہی دونوں دیوؤں کی پریشانی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جیسے ہی دونوں دروازے کے قریب پہنچے تو ان کے دل دھڑکنے لگے کیونکہ دروازے کے دونوں طرف دونوں دیو کھڑے تھے اور ان کے ناک پھول اور پچک رہے تھے جیسے انسانوں کی بو کو اپنے قریب محسوس کر رہے ہوں۔ دونوں دیو حیرت سے ہر طرف دیکھ رہے تھے کہ یہ دونوں آدم زاد یکنخت ان کی نظروں سے کیسے غائب ہو گئے۔ عمرو اور چاند تارا بغیر کوئی آواز نکالے دے قدموں ان دونوں دیوؤں



کے درمیان سے گزر گئے اور اس دوران اپنا سانس بھی دونوں نے روک لیا تاکہ ان کی بو پا کر اچانک ان پر نہ جھپٹ پڑیں۔ جیسے ہی دونوں ان دیوؤں کے درمیان سے گزرے دونوں دیو بے چین ہو گئے مگر چونکہ عمرو اور چاند تارا نے سانس روک رکھے تھے اس لئے صحیح سلامت ان دونوں خوفناک دیوؤں کے درمیان سے گزر گئے اور جیسے ہی دونوں قلعے کے اندر گھسے یلکھت قلعے کے دونوں محافظ دیو جل کر راکھ ہو گئے۔ اب عمرو اور چاند تارا نے دیکھا کہ قلعہ کے اندر بے شمار راہداریاں اور غلام گردشیں بنی ہوئی تھیں۔

”ارے بیگم۔ یہ تو لاتعداد راہداریاں ہیں اب ہم طلسم شکن کمرہ کہاں تلاش کریں۔ یہ طلسمی قلعہ تو شیطان کی آنت کی طرح طویل ہے۔“ عمرو نے پریشانی سے کہا تو چاند تارا بھی پریشان ہو گئی۔

شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو تیزی سے نیچے گر رہے تھے۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا ہونے کی وجہ سے ان دونوں کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ ہر طلسم کی طرح اس بار بھی نیچے گرتے ہوئے ان کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں کیونکہ انہیں کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں جا گریں گے۔ اتنی بلندی سے گرنے پر انہیں اپنی بھیانک موت صاف نظر آ رہی تھی پھر یلکھت دونوں سرسبز اور گھنی جھاڑیوں میں گرنے سے زندہ تو بچ گئے تھے مگر بلندی سے گرنے کی وجہ سے ان کی ہڈیاں بھی ہل گئی تھیں۔ چند لمحے وہ تکلیف سے بری طرح تڑپتے رہے مگر چند لمحوں بعد ان کا درد ختم ہو گیا۔

”غرق ہو یہ جانگوس جادوگر جس کے منحوس طلسمات

دونوں بھی اسی وقت ہلاک ہو جاتے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ”مگر وہ دونوں ہمیں نظر تو کہیں نہیں آ رہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اب دونوں نے غور کیا تو خود کو ایک جنگل میں پایا جو کہ طلسمی نہیں قدرتی لگ رہا تھا کیونکہ جنگل کے درختوں کے پتے سبز ہی تھے۔

”آقا۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ دونوں اس وقت کہاں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس گھنے جنگل میں وہ بھی کہیں گرے ہوں اور زندہ ہوں۔“ ملکہ حیرت جادو نے اندازے سے کہا۔ اب دونوں جھاڑیوں سے نکل کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھنے لگے مگر اس گھنے جنگل میں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب جائیں تو کہاں جائیں مگر ایک ہی جگہ کھڑے رہنے سے وہ طلسم کا توڑ نہیں ڈھونڈ سکتے تھے اس لئے آگے بڑھنے لگے مگر کافی دیر اس جنگل میں گھومنے کے بعد بھی انہیں کچھ نظر نہ آیا تو دونوں کے چہروں پر تھکن اور مایوسی چھا گئی۔ دونوں تھک کر ایک درخت سے

میں ہم بار بار اذیت اٹھا رہے ہیں اور ان منحوس طلسمات میں ہمارا جادو بھی کام نہیں کر رہا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے جھاڑیوں سے اٹھ کر جانگوس جادوگر کو کوسے ہوئے کہا۔

”ہاں شہنشاہ۔ اتنی ذلت اور اتنی اذیتیں ہم نے پہلے کبھی نہیں اٹھائیں جتنی اس حرام خور جانگوس جادوگر کے ان انتہائی خوفناک طلسمات میں نے ہم نے برداشت کی ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی کھڑے ہو کر کپڑے جھاڑتے ہوئے کہا۔

”پتہ نہیں بد بخت عمرو اور اس کی منحوس بیوی کہاں ہوں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”شہنشاہ۔ ظاہری بات ہے پانچویں طلسم کو ختم کر کے آخری طلسم میں وہ دونوں بھی داخل ہو چکے ہوں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بیگم۔ تم اتنے یقین سے یہ بات کیسے کہہ سکتی ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”شہنشاہ۔ ظاہری بات ہے اگر وہ دونوں طلسم کا شکار ہو جاتے تو اس طلسم کے اصول کے مطابق ہم

ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔

”شہنشاہ۔ اب کیا کریں ہمیں کہیں بھی طلسم کا توڑ نظر نہیں آیا۔ اس طرح وقت گزر گیا تو طلسم فنا ہونے کی بجائے ہم خود ہلاک ہو جائیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے تشویش سے کہا۔

”آقا۔ اس طلسم میں آپ اپنا جادو استعمال کر سکتے ہیں۔“ اچانک شہنشاہ افراسیاب کے کندھے پر موجود سیاہ بچھو کے منہ سے آواز نکلی تو دونوں چونک گئے۔

”سیاہ بچھو۔ اس پراسرار جنگل سے ہم کس طرح نکل سکتے ہیں اور اس طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے ایک ساتھ ہی سیاہ بچھو سے بے تابی سے پوچھا۔

”ملکہ اور شہنشاہ یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن چونکہ آپ کا جادو اب کام کر رہا ہے اس لئے آپ اپنے جادو سے سرخ بھتنے کو ہلا کر اس سے معلوم کر سکتے ہیں۔“ سیاہ بچھو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کھڑے ہو کر ایک ٹانگ اٹھا کر ایک منتر پڑھنے لگا پھر وہ تین بار زمین پر اچھلا تو اچانک

ان دونوں کے سامنے سرخ رنگ کا دھواں پھیلا اور ایک سرخ رنگ کے بھتنے میں تبدیل ہو گیا۔ اس بھتنے کا رنگ خون کی طرح سرخ تھا اور اس کی شکل انتہائی بھیانک تھی۔

”کیا حکم ہے میرے آقا۔ آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے۔“ سرخ بھتنے کے منہ سے آواز نکلی۔

”سرخ بھتنے۔ ہمیں یہ بتاؤ کہ اس طلسم فشاں جادو کے آخری طلسم کا توڑ کیا ہے اور ہم اس طلسم کو کس طرح فنا کر سکتے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے سخت لہجے میں پوچھا۔

”آقا۔ آپ اور ملکہ عالیہ ساتویں طبق میں پہنچ تو چکے ہیں مگر اس طبق کے طلسم کے تین حصے ہیں۔ آپ اس وقت طلسم فشاں جادو کے آخری طلسم کے دوسرے حصے میں ہیں اور آپ کے دشمن خواجہ عمرو اور اس کی بیوی چاند تارا اس طلسم کے پہلے حصے میں ہیں۔ ان دونوں حصوں کے فنا ہونے کے بعد آپ پاروں طلسم موت کے آخری حصے میں پہنچ سکیں گے۔“ سرخ بھتنے نے ادب سے جواب دیا۔

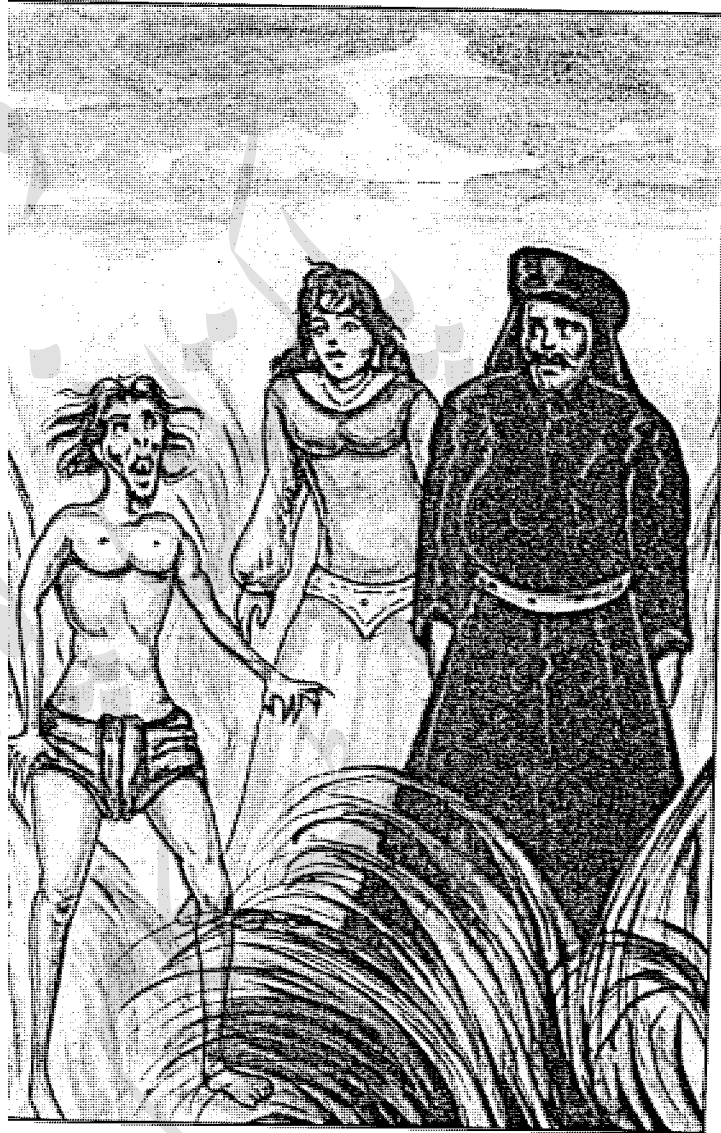
”سرخ بھتنے۔ طلسم کے اس طبق کے فنا ہونے کا کیا طریقہ ہے۔“ اس بار ملکہ حیرت جادو نے سوال کیا۔

”ملکہ عالیہ۔ آپ اور شہنشاہ کو اس طلسمی جنگل میں سیاہ رنگ کا محل تلاش کرنا ہو گا اور اس کے نگرانوں کو شکست دے کر سیاہ محل میں داخل ہونا پڑے گا جہاں سے طبق کے آخری حصے طلسم موت کا دروازہ کھلے گا۔“ سرخ بھتنے نے ادب سے جواب دیا۔

”اس جنگل میں سیاہ محل کہاں ہے اور اس محل کے محافظ نگران کون ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے رعب دار لہجے میں پوچھا۔

”آقا اور ملکہ عالیہ آپ دونوں کو اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی پر کٹ لگا کر خون کے سات سات قطروں کی بھیٹ اس جنگل کو دینی ہو گی جس سے اس طبق کا نائب طلسم آپ پر ظاہر ہو جائے گا۔“ سرخ بھتنے نے کہا تو دونوں خوفزدہ ہو گئے۔

”ٹھیک ہے سرخ بھتنے۔ تم جا سکتے ہو۔“ ملکہ حیرت بادو نے اس بار مردہ سے لہجے میں کہا۔ خون کی



بھینٹ کا سن کر ان دونوں کا سارا رعب ختم ہو چکا تھا۔ سرخ بھتنے نے ادب سے سر ہلایا اور دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گیا۔

”یہ بدبخت طلسمات ہمارے خون کی بھینٹ لے لے کر ہی ہمیں مار ڈالیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے منہ بنا کر کہا۔

”مگر شہنشاہ۔ اس منحوس جانگلوں جادوگر کے خوفناک طلسمات کو فنا کرنے کے لئے ہمیں ایک بار پھر اپنے خون کی بھینٹ دینی ہی پڑے گی۔“ ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ چبا کر کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے بھی مردہ انداز میں سر ہلا دیا۔ اب دونوں نے ہوا میں ایک ساتھ ہاتھ ہلائے تو دونوں کے بائیں ہاتھ میں ایک ایک خنجر آ گیا تو دونوں نے جی کڑا کر کے اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر کٹ لگایا تو درد سے دونوں کے منہ سے سسکاریاں نکلیں۔ پھر دونوں نے اپنے اپنے خنجر اوپر اچھالے تو خنجر غائب ہو گئے۔ ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب گنتی کرتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ کو جھٹکنے لگے۔ جیسے ہی ساتویں بار ان

دونوں کے خون کے قطرے جنگل میں گرے تو یکلخت جنگل کے سرسبز درخت سرخ ہو گئے۔ اب دونوں نے دیکھا تو خوف سے کانپ اٹھے کیونکہ طلسمی جنگل کے درختوں کے پتوں کا رنگ سبز کی بجائے خون کی طرح سرخ ہو چکا تھا۔

”یہ تو بہت ہی خوفناک جنگل ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”بیگم۔ ہمیں جلد از جلد اس خوفناک جنگل میں سیاہ محل کو تلاش کرنا ہو گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو بھی آگے بڑھنے لگی۔

”شہنشاہ۔ سرخ بھتنے نے ہمیں یہ تو نہیں بتایا کہ سیاہ محل کے محافظ نگران کون ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے آگے بڑھتے ہوئے تشویش سے کہا۔

”ملکہ۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا فکر کیوں کرتی ہو ب ہمارے جادو اس طلسم میں کام کر رہے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کو تسلی دی۔

ابھی وہ دونوں تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ اچانک

ایک درخت سے آگ کے شرارے نکلے اور شہنشاہ افراسیاب کے جسم پر پڑے جس سے یکلخت شہنشاہ افراسیاب کے جسم کو آگ لگ گئی اور وہ زمین پر گر کر بری طرح تڑپنے لگا اس کی دردناک چیخوں سے پورا جنگل گونج اٹھا۔ اس اچانک حملے سے ملکہ حیرت جادو بھی خوف سے اپنے خاوند کو بری طرح تڑپتا دیکھنے لگی پھر اس نے فوراً اپنا بڑا منتر اشوکا جادو تیزی سے پڑھ کر ہاتھ شہنشاہ افراسیاب کی طرف جھٹکا تو اس کے ہاتھ سے پانی کی پھوار نکلی اور شہنشاہ افراسیاب پر برسنے لگی اس پانی کی پھوار سے شہنشاہ افراسیاب کے جسم پر لگی آگ بجھ گئی۔ شہنشاہ افراسیاب کراہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

”شہنشاہ۔ آپ ٹھیک تو ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے بے تابی سے شہنشاہ افراسیاب سے پوچھا۔

”میں ٹھیک ہوں بیگم۔ غالباً تم نے اشوکا جادو پڑھ کر طلسمی آگ کو بجھایا ہے مگر یہ آگ کے شرارے آئے کہاں سے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے کہا۔ حیرت انگیز طور پر اس

کے کپڑے طلسمی آگ میں جلے نہیں تھے۔

”شہنشاہ۔ آپ ہی تو میرا سب کچھ ہیں۔ اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میرے جینے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا۔“ ملکہ حیرت جادو نے جذباتی لہجے میں کہا۔

”اس طلسمات کی ہولناک دنیا میں ہمیں بہت ہوشیار رہنا پڑے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”ہاں شہنشاہ۔ یہ طلسمات کی خوفناک دنیا ہے جہاں ہر بدلتے لمحے میں نئی مشکلات سامنے آ رہی ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے سر ہلا کر کہا۔ چونکہ اس طلسم میں ان کے جادو کام کر رہے تھے اس لئے وہ جی کڑا کر کے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی دونوں تھوڑا ہی اس پراسرار جنگل میں آگے بڑھے تھے کہ انہیں جنگل میں ایک سیاہ رنگ کا خوفناک محل نظر آیا مگر اس خوفناک سیاہ محل کا کوئی دروازہ انہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

”یہ کیسا عجیب محل ہے جس میں اندر جانے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے حیرت سے ایک ساتھ کہا۔

”آقا۔ آپ اور ملکہ عالیہ دونوں کاموگا جادو پڑھ کر



سات بار اپنی آنکھیں جھپکیں تو اس طلسم شکن محل کا دروازہ آپ پر ظاہر ہو جائے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب کے کندھے پر بیٹھے سیاہ بچھو نے ادب سے کہا۔ ”یہ تو شکر ہے کہ اس طلسم میں ہمارے جادو کام کر رہے ہیں ورنہ بغیر جادو کے ہم اس طلسم میں بے موت مارے جاتے۔“ ملکہ حیرت جادو نے سیاہ بچھو کی بات سن کر شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھ کر کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے سر ہلا دیا۔ اب دونوں آنکھیں بند کر کے دائیں ٹانگ اٹھا کر بلند آواز سے کاموگا جادو پڑھنے لگے۔ کافی دیر دونوں کاموگا جادو پڑھتے رہے پھر دونوں نے ایک ساتھ آنکھیں کھول دیں اور دائیں ٹانگ بھی نیچے رکھ دی اور تیزی سے گنتی کرتے ہوئے آنکھیں جھپکنے لگے جیسے ہی دونوں نے سات بار آنکھیں جھپکیں ان دونوں کو سیاہ محل کا ایک دروازہ نظر آیا اور اس دروازے کے دونوں طرف خوبصورت سرخ رنگ کی پریاں نظر آنے لگیں۔ ان سرخ رنگ کی خوبصورت پریوں کو دیکھ کر دونوں چونک پڑے کیونکہ یہ سرخ رنگ کی پریاں کوہ قاف کی سرخ نگری کی پریاں

تھیں۔ کوہ قاف کے سرخ علاقے کے دیو اور پریاں طاقتور اور جادوئی طاقتوں کے بھی ماہر تھے۔
 ”اوہ۔ جانگوس جادوگر تو واقعی بہت طاقتور ہے کہ کوہ قاف کی سرخ نگری کی پریاں بھی اس کی غلام ہیں اور ظاہری بات ہے سرخ نگری کے سرخ دیو بھی اس کے غلام اور اس کے طلسمات کی حفاظت پر مامور ہوں گے۔ ملکہ حیرت جادو نے چونک کر کہا۔

”ہاں ملکہ۔ منحوس جانگوس جادوگر واقعی بے پناہ طاقتوں کا مالک بن چکا ہے جس کی وجہ سے میں جادوگروں کا شہنشاہ اور تم جادوگروں کی ملکہ ہونے کے باوجود ہم دونوں جانگوس جادوگر کے ان طلسمات میں اذیت سے دوچار ہو رہے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کی بات سن کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اتنا ذلیل تو ہمیں بد بخت عمرو نے بھی آج تک نہیں کیا جتنا منحوس جانگوس جادوگر کے ان خوفناک طلسمات میں ہم ہوئے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

اب دونوں چونک کر غور سے ان سرخ پریوں کو دیکھنے لگے جو ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھیں۔ سیاہ محل کا دروازہ اور نگران سرخ پریاں ان دونوں سے زیادہ دور نہیں تھیں۔ یکلخت دونوں پریوں کی آنکھوں سے آگ کے شرارے نکلے۔ اس سے پہلے کہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو سنبھلتے آگ کے شرارے ان دونوں کے جسموں سے ٹکرائے اور دونوں کے گرد لوہے کی زنجیریں بندھتی چلی گئیں۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے پھونک ماری تو ان کے گرد بندھی زنجیریں غائب ہو گئیں۔ یہ دیکھ کر سرخ پریوں نے پھر ان کی طرف ہاتھ جھٹکے تو ان کی طرف اڑنے والے سانپ بڑھنے لگے مگر اس سے پہلے کہ سانپ ان کے نزدیک پہنچتے، شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے پھونک ماری تو سانپ دھواں بن کر غائب ہو گئے۔

”آقا۔ اس سے پہلے کہ سرخ پریاں تیسرا حملہ کریں آپ اور ملکہ فوراً سمبارا کا منتر پڑھ کر ان دونوں سرخ پریوں کی نظروں سے غائب ہو جائیں

کیونکہ طلسم کے اصول کے مطابق آپ ان سرخ پریوں کا تیسرا حملہ ناکام نہیں کر سکتے۔“ ان دونوں کو سیاہ بچھو کی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو دونوں چونک گئے اور تیزی سے منتر پڑھنے لگے۔ سرخ پریوں نے اپنا دوسرا حربہ بھی ناکام ہوتے دیکھا تو ان دونوں نے ایک بار پھر ان کی طرف ہاتھ جھٹکے مگر اس سے پہلے ہی شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے سمبارا کا منتر مکمل کر لیا تھا اور وہ دونوں سرخ پریوں کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

”یہ دونوں آدم زاد جادوگر اور جادوگرنی کہاں غائب ہو گئے۔“ دونوں سرخ پریوں نے انہیں غائب ہوتے دیکھ کر حیرت سے اچھل کر کہا۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو ان کی پریشانی اور حیرت دیکھ کر مسکرانے لگے وہ بامشکل ان کے تیسرے حملے سے بچے تھے ورنہ طلسم کے اصول کے مطابق اگر یہ دونوں فوراً غائب ہو کر ان سرخ پریوں کے تیسرے حملے کو نہ روکتے تو دردناک موت سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا تھا اور ان کی موت کے ساتھ ہی عمرو اور چاند تارا

بھی طلسم کے اصول کے مطابق خود ہی مر جاتے لیکن سیاہ بچھو کے خبردار کرنے پر ان دونوں نے ہی منتر پڑھ کر فوراً غائب ہو کر ان سرخ پریوں کے تیسرے حملے کو ناکام کر دیا تھا۔ ان دونوں کو غائب ہوتا دیکھ کر سرخ پریاں آنکھوں سے شعاعیں برس رہی تھیں اور شعاعیں جس جگہ زمین پر گر رہی تھیں وہاں آگ بھڑک اٹھتی تھی اور زمین پر گڑھا بن رہا تھا۔ یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت کی ساری مسکراہٹ غائب ہو گئی اور دونوں غصے اور خوف سے سرخ پریوں کو دیکھنے لگے۔

”کاشا پری۔ مجھے ان آدم زاد جادوگر اور جادوگرنی کی بو یہیں محسوس ہو رہی ہے وہ دونوں ہمارے قریب ہی ہیں مگر ہماری نظروں سے غائب ہیں۔“ ایک پری نے مسلسل آنکھوں سے شعاعیں برساتے ہوئے دوسری پری سے کہا۔

”ہاں ساکا پری۔ مجھے بھی ان آدم زادوں کی بو یہیں محسوس ہو رہی ہے۔“ کاشا پری نے بھی آنکھوں سے شعاعیں برساتے ہوئے کہا۔

”شہنشاہ۔ یہ منحوس پریاں تو بے دھڑک آگ بھری
 طلسمی شعاعیں برسا رہی ہیں۔ طلسم کے اصول کے
 مطابق اب ہم انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے اس سے
 بہتر یہی ہے کہ ہم تیزی سے اس سیاہ محل کے اندر
 داخل ہو جائیں ورنہ جس تیزی سے یہ منحوس پریاں
 طلسمی شعاعیں برسا رہی ہیں اگر یہ شعاعیں ہمیں چھو
 گئیں تو ہم بے موت مارے جائیں گے۔“ ملکہ حیرت
 جادو نے آہستہ آواز میں شہنشاہ افراسیاب سے کہا تو
 شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
 دونوں سرخ پریوں کی شعاعوں سے خود کو بچاتے ہوئے
 دروازے کے قریب پہنچ گئے اور جی کڑا کر کے ان
 دونوں کے درمیان سے گزر کر سیاہ محل کے اندر گھس
 گئے جیسے ہی دونوں محل کے اندر گھسے تو ایک کڑا کا ہوا
 اور سیاہ محل کے دروازے کی نگران سرخ پریاں جل کر
 راکھ ہو گئیں اور سیاہ محل کا دروازہ بھی غائب ہو گیا
 اور اب سپاٹ دیوار ان کا منہ چڑا رہی تھی مگر دونوں
 سیاہ محل کے اندر پہنچ چکے تھے۔ اب دونوں نے غور کیا
 تو انہیں سیاہ محل کے اندر بے شمار راہداریاں نظر

آئیں۔ سینکڑوں راہداریاں دیکھ کر ملکہ حیرت جادو اور
 شہنشاہ افراسیاب پریشان ہو گئے کہ اب وہ جائیں تو
 کہاں جائیں کیونکہ وقت کم رہ گیا تھا اور یہ طلسم فنا نہ
 ہونے کی صورت میں وہ خود ہلاک ہو سکتے تھے اس
 لئے ان دونوں کا پریشان ہونا لازمی تھا۔

”سلیمانی تختی۔ مجھے بتایا جائے کہ وہ طلسم کیا ہے اور اس کا توڑ کیا ہے۔“ عمرو نے پھر سوال کیا۔

”خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ اس راہداری کے پہلے کمرے میں ایک طاقے پر ایک پیالہ موجود ہو گا اس کے اندر تیل ہو گا اور تیل کے اندر طلسم شکن کمرے کی چابی ہو گی جب عمرو وہ چابی پیالے میں موجود تیل سے نکال لے تو پھر عمرو اور چاند تارا اس راتوں اور آخری طلسم کے تیسرے اور آخری طبق میں بانے والے دروازے کو اس چابی سے کھول کر اندر داخل ہو جائیں۔“ سلیمانی تختی پر حروف ابھر آئے۔

”بیگم۔ تیار ہو جاؤ ہم دونوں اس طلسم فشاں جادو کے آخری حصے میں جانے والے ہیں۔ ہمیں بہت بات اور احتیاط سے کام لینا ہو گا۔“ عمرو نے سلیمانی تختی زنبیل میں رکھتے ہوئے چاند تارا سے کہا۔

”خواجہ عمرو۔ محتاط ہیں تو بدبخت جانگلوں جادوگر کے تے ہولناک طلسمات میں اب تک زندہ بچے ہوئے ہیں تم یہ دعا کرو کہ حرام خورشہنشاہ افراسیاب اور اس کی منحوس ملکہ زندہ رہیں اور ہماری طرح طلسم کا توڑ

”میرے خیال میں مجھے سلیمانی تختی سے مشورہ لینا ہو گا ورنہ ان راہداریوں کی بھول بھلیوں میں پھنس کر ہم بھٹکتے رہیں گے۔“ عمرو نے چاند تارا سے کہا تو چاند تارا نے سر ہلا دیا۔

”اے سلیمانی تختی۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ ان لاتعداد راہداریوں میں طلسم توڑنے کا اصل راستہ کس راہداری سے جاتا ہے۔“ عمرو نے زنبیل سے سلیمانی تختی نکال کر اس سے سوال کیا۔

”خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اور چاند تارا آگے بڑھیں اور گنتی کرتے ہوئے اکیسویں راہداری میں داخل ہو جائیں تو ان دونوں کو طلسم کا توڑ نظر آ جائے گا۔“ سلیمانی تختی پر حروف ابھر آئے۔

تختی نے ہمیں اکیسویں یعنی اس سے اگلی راہداری میں جانے کا کہا تھا۔“ چاند تارا نے عمرو کو خبردار کیا۔ ”نہیں بیگم۔ یہ طلسمات ہمیں دھوکا دے رہے ہیں۔ اکیسویں راہداری یہی ہے اور یہ کمرہ ہیروں کے خزانے سے بھرا ہوا ہے۔ میں عیار زماں، شعلہ تپاں، موٹ جادوگراں ہوں۔ ان طلسمات کو چنگی میں مسل کر رکھ دوں گا۔“ عمرو نے اکڑ کر کہا اور چاند تارا کی بات کو ان سنی کرتا ہوا اس راہداری کے روشن کمرے میں گھس گیا۔ عمرو خزانے کے لالچ میں اس راہداری میں گھس گیا تھا حالانکہ سلیمانی تختی کے کہنے کے مطابق ان راہداریوں میں اکیسویں راہداری کے کمرے میں طلسم کا وڑ موجود تھا۔ عمرو جیسے ہی کمرے کے اندر گھسا یکلخت س کے کپڑوں کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ س روشن کمرے میں طلسمی آگ کی روشنی تھی جس کے ہوکے میں عمرو اس راہداری کے اندر گھسا تھا۔ عمرو نے اس آگ سے بچنے کے لئے زنبیل میں ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو زنبیل کا منہ بند ہو گیا جیسے زنبیل نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہو۔ اس پر اسرار

کرتے ہوئے اس خوفناک طلسم کے آخری طبق تک پہنچیں ورنہ ان دونوں کو کچھ ہو گیا تو ہم بھی نہیں بچیں گے۔“ چاند تارا نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ سلیمانی تختی نے جو اس طبق کا طلسم شکن بتایا تھا و بہت آسان تھا کیونکہ ایک طاقے میں موجود تیل سے بھرے پیالے میں سے طلسم شکن کمرے کی چابی نکالو تھی اس لئے دونوں خوش تھے کہ چلو ایک طلسم تو آسانی سے حل ہو گا۔

”ان طلسمات کی دنیا میں میری بیوی کا دماغ بہت چلنے لگا ہے۔“ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔ اب دونوں راہداریوں کی گنتی کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ تمام راہداریوں میں اندھیرا تھا مگر جب دونوں بیسویں راہداری کے قریب پہنچے انہیں اس راہداری میں روشنی نظر آئی۔

”بیگم۔ میرے خیال میں یہی طلسم شکن راہداری ہے۔“ عمرو نے اس راہداری میں ہیروں کے خزانے کی روشنی دیکھ کر اس کے اندر جاتے ہوئے کہا۔ ”نہیں خواجہ عمرو۔ یہ بیسویں راہداری ہے اور سلیمانی

طلسمی آگ میں حیرت انگیز طور پر جلن کا احساس نہیں ہو رہا تھا مگر جیسے ہی عمرو نے اس کمرے سے باہر نکلنے کی کوشش کی بھک سے کمرے کی آگ تیز ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس پر اسرار طلسمی کمرے کی چاروں سمتوں سے باریک خنجر نکلے اور عمرو کے جسم میں گھستے چلے گئے۔ جیسے ہی خنجر اس کے جسم میں لگے عمرو کے جسم سے خون نکلنے لگا۔ عمرو کے جسم میں آگ پہلے سے لگی ہوئی تھی۔ باریک خنجروں نے اس کے جسم کے مختلف حصوں میں زخم لگا دیئے تھے اور پر اسرار آگ نے زخموں والی جگہ پر اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا۔ عمرو کسی ذبح کئے ہوئے بکرے کی طرح کمرے کے فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ عمرو کی دردناک چیخوں سے کمرہ گونجنے لگ۔ یہ پر اسرار خوفناک طلسمی کمرہ عمرو کے لئے جہنم کدہ بن گیا تھا کیونکہ عمرو اپنی زنبیل کے سہارے اندر گھسا تھا مگر یہاں زنبیل کی کراماتی چیزوں نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا اور عمرو چیختے چلاتے ہوئے خوفناک طلسمی کمرے میں تڑپ تڑپ کر جان دینے لگا اور چاند تارا انتہائی بے



ہی کے عالم میں اپنے خاوند کو اس طرح اذیت ناک حالت میں دیکھنے لگی۔

”اے سمبارا پری کے مقدس ہار اس طلسم میں میری مدد کر۔“ اچانک چاند تارا کو ایک خیال آیا تو چاند تارا نے اپنے گلے میں موجود ایک ہار کو تیزی سے اتارا اور اس خوفناک طلسمی کمرے کے اندر پھینک دیا۔ یہ ہار عمرو کو کوہ قاف کی ریاست ساکان کی شہزادی نے تحفے میں دیا تھا اور کہا تھا کہ زندگی میں صرف ایک بار جب تم موت کے عالم میں پہنچ جاؤ تو اس کرشمہ ہار کو زمین پر پھینک کر کہنا کہ سمبارا پری کے مقدس ہار میری مدد کر تو یہ پراسرار ہار انتہائی مشکل میں بھی اس کی مدد کرے گا۔ عمرو کے پاس بے شمار کراماتی چیزیں تھیں اس لئے عمرو نے یہ ہار چاند تارا کو تحفے میں دیا ہوا تھا اور اس کی اہمیت کے بارے میں بھی بتایا تھا۔ چونکہ ہار بہت خوبصورت تھا اس لئے چاند تارا اس ہار کو اپنے گلے میں ڈالے رکھتی تھی۔ آج عمرو کو اس دردناک حالت میں دیکھ کر اچانک چاند تارا کو اس ہار کا خیال آ گیا تھا اس لئے اس سے پہلے

کہ عمرو موت کے منہ میں جاتا، چاند تارا نے فوراً اس ہار کو پراسرار اور خوفناک کمرے کے اندر پھینک کر اس سے مدد مانگی۔ جیسے ہی سمبارا پری کا مقدس ہار طلسمی کمرے میں گرا تو عمرو کے گرد نیلے رنگ کا دائرہ سا بن گیا اور اس کے گرد لگی آگ بھی بجھ گئی۔

”آدم زاد۔ جب تک نیلا دائرہ تمہارے گرد ہے تم پر یہ طلسمی آگ اثر نہیں کر سکتی۔ تم فوراً اس کمرے سے باہر نکل آؤ میری طاقت اس خوفناک طلسم کو کچھ دیر کے لئے ہی روک سکتی ہے تم جلدی سے اس طلسمی کمرے سے باہر نہ نکلے تو چند لمحوں بعد یہ خوفناک طلسمی آگ تمہیں جلا کر بھسم کر دے گی۔“ عمرو کو ایک چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔ چونکہ عمرو کے گرد نیلے دائرے کی وجہ سے اس کے جسم میں لگی آگ ختم ہو چکی تھی اس لئے عمرو اس نسوانی آواز کو سن کر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور فوراً اس خوفناک طلسمی کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے کمرے سے بار نکلتے ہی کمرے میں خوفناک بھڑکتی آگ یلکھت ختم ہو گئی۔

”خوابہ عمرو۔ تم ٹھیک تو ہو۔“ چاند تارا نے عمرو کو

کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر بے تابی سے پوچھا۔
 ”ہاں بیگم۔ میں ٹھیک ہوں۔ میری نظروں کے
 دھوکے نے مجھے اس طلسمی کمرے میں ہیروں کے
 خزانے کے ڈھیر دکھائے تو میں لالچ میں بے اختیار
 اس طلسم کا شکار ہو گیا اس خوفناک طلسمی کمرے میں
 میری زنبیل کی کراماتی چیزوں نے بھی میرا ساتھ دینے
 سے انکار کر دیا تھا مگر غالباً تم نے سمبارا پری کے
 مقدس ہار سے مدد لے کر میری جان بچائی ہے۔“ عمرو
 نے چاند تارا کو تحسین آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے
 کہا۔

”ہاں خواجہ عمرو۔ تمہیں اس خوفناک آگ میں جلتا
 دیکھ کر میں تو بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی یہ تو اچانک
 مجھے سمبارا پری کے مقدس ہار کا خیال آ گیا تھا۔ یہ
 ہار تم نے ہی مجھے دیا تھا اور اس کی اہمیت بھی بتائی
 تھی۔ اگر مجھے فوراً اس ہار کا خیال نہ آتا تو ہم سب
 ان خوفناک طلسمات کا شکار ہو کر اذیت ناک موت
 سے دو چار ہو جاتے۔“ چاند تارا نے عمرو کو صحیح سلامت
 دیکھ کر سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ویسے ان طلسمات میں آ کر میری بیوی کا دماغ
 بہت چلنے لگا ہے۔“ عمرو نے اس بار مسکراتے ہوئے
 کہا۔

”آخر کو عیار زماں، شعلہ تپاں اور موت جادوگراں
 کی بیوی ہوں۔“ چاند تارا نے بھی اس بار مسکراتے
 ہوئے جواب دیا۔ اب دونوں احتیاط سے آگے بڑھنے
 اور اکیسویں راہداری کے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس
 راہداری کے پہلے کمرے میں پہلی انیس راہداریوں کے
 کمروں کی طرح اندھیرا ہی تھا مگر عمرو اور چاند تارا
 گنتی کرتے ہوئے اس راہداری میں پہنچے تھے اس لئے
 اس راہداری کے کمرے میں گھس گئے مگر گھٹا ٹوپ
 اندھیرے کی وجہ سے انہیں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

”خواجہ عمرو۔ اس کمرے میں تو ہمیں کچھ نظر نہیں آ
 رہا ہم کس طرح دیئے میں سے طلسم شکن چابی حاصل
 کریں گے۔“ اندھیرے میں عمرو کو چاند تارا کی آواز
 سنائی دی۔ عمرو نے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر اس میں
 سے شب چراغ ہیرا نکالنے کی کوشش کی تو عمرو کا منہ
 مایوسی سے لٹک گیا کیونکہ شب چراغ ہیرا اس کے

لاچ میں گھس گئے تھے اس لئے زنبیل کی کراماتی چیزوں نے تمہارا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہے۔
اندھیرے میں چاند تارا نے پریشان ہو کر کہا۔
”بیگم۔ مجھے سلیمانی تختی سے مشورہ لینا ہو گا۔“ عمرو نے اندھیرے میں چاند تارا سے کہا۔

”خبردار۔ اگر اب تیسری بار تم نے زنبیل کی کسی کراماتی چیزوں کو نکالنے کی کوشش کی تو ان طلسمات میں زنبیل غائب ہو جائے گی اور زنبیل کی مدد کے بغیر تم ان طلسمات کو فتح نہیں کر سکو گے۔“ اس سے پہلے کہ عمرو سلیمانی تختی نکالنے کے لئے زنبیل میں ہاتھ ڈالتا اسے زنبیل کے محافظ بونے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمرو کا منہ لٹک گیا۔ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں دونوں پریشان تھے کہ وہ اتنے گہرے اندھیرے میں کیسے طلسمی پیالے کو ڈھونڈ سکتے ہیں جس میں اس طلسم کا توڑ چابی موجود ہے۔

”محافظ بونے۔ زنبیل کی کراماتی چیزیں میرا ساتھ نہیں دے رہیں تو ہم کیسے اس منحوس اندھیرے میں طلسم شکن دیئے کو ڈھونڈیں گے اور وقت بھی ہمارے

ہاتھ میں آتے ہی پھر سے غائب ہو کر زنبیل کی گہرائیوں میں گم ہو گیا تھا۔ عمرو نے پھر شب چراغ ہیرا نکالنے کی کوشش کی مگر شب چراغ ہیرا پھر اس کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو گیا تو عمرو پریشان ہو گیا۔

”کچھ کرو خواجہ عمرو کچھ کرو۔ اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں تو میرا دل گھبرا رہا ہے۔“ عمرو کو اندھیرے میں چاند تارا کی ڈری ڈری آواز سنائی دی۔ عمرو اور چاند تارا جیسے ہی اس اکیسویں راہداری کے طلسم شکن کمرے میں داخل ہوئے تو کمرے کا دروازہ خود ہی بند ہو گیا تھا اور اب وہاں دروازے کی بجائے سپاٹ دیوار تھی اور اب دونوں اندھیرے کے قیدی بن چکے تھے۔

”بیگم۔ کیا کروں زنبیل کی کراماتی چیزیں میرا ساتھ نہیں دے رہیں۔“ اندھیرے میں عمرو کی پریشان آواز گونجی۔

”خواجہ عمرو۔ دراصل سلیمانی تختی کی ہدایات کے باوجود تم بیسویں راہداری کے کمرے میں خزانے کے

دیواروں پر خون جما ہوا تھا اور دیواروں پر انتہائی خوفناک مناظر کی تصویریں بنی ہوئی تھیں جن میں سانپ اور بچھو، انسانوں اور دیو، پریوں کے جسموں کو نوج رہے تھے۔ یہ ہولناک مناظر دیکھ کر چاند تارا کی خوف سے چیخ نکل گئی۔

”خواجه عمرو۔ یہ تو بہت ہی خوفناک طلسمی کمرہ ہے۔“ چاند تارا نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

”ہاں بیگم۔ بد بخت جانگوس جادوگر کے طلسمات واقعی بہت خوفناک ہیں مگر تم فکر نہ کرو تمہارا خاوند موت جادوگراں ہے میرے ہوتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔“ عمرو نے جی کڑا کر کہا حالانکہ عمرو بھی ان خوفناک مناظر کو دیکھ کر خوف سے کانپ اٹھا تھا مگر اپنی بیوی کے سامنے وہ بزدلی کا مظاہرہ کر کے اسے مزید خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ عمرو اور چاند تارا ہمت کر کے اس خوفناک طلسمی کمرے میں آگے بڑھنے لگے مگر یہ کمرہ شیطان کی آنت کی طرح لمبا تھا۔ کافی دیر چلنے کے بعد آتشی دیا سلائی کی روشنی میں ان دونوں کو طلسمی کمرے میں ایک جگہ طاقچہ نظر آیا جس

کے اوپر ایک دیا پڑا تھا۔ اس طاقچے کے اوپر دیئے کو دیکھ کر خوشی سے دونوں کے چہرے کھل اٹھے۔

”لو بیگم۔ ہمیں اس خوفناک طلسمات کے آخری طبق میں پہنچنے اور اس طبق کو فنا کرنے کی چابی مل گئی ہے۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے چاند تارا سے کہا تو اس نے بھی مسکرا کر سر ہلا دیا۔ اب عمرو نے دیئے میں دیکھا تو اس میں اسے تیل نظر آیا اور اندر ہی ایک چابی نظر آئی جو طلسم شکن چابی تھی۔ عمرو نے دیئے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

”خبردار عمرو۔ پیالے کو ہاتھ مت لگانا۔ اگر تم نے دیئے کو چھوا تو تمہارے جسم میں آگ لگ جائے گی اور اس خوفناک طلسمی آگ سے اس بار کوئی تمہیں نہیں بچا سکے گا۔“ اس سے پہلے کہ عمرو دیئے کے تیل میں ہاتھ ڈالتا اسے زنبیل کے محافظ بونے کی سخت آواز سنائی دی۔

”کیا مطلب۔ میں بغیر ہاتھ ڈالے اس طلسم شکن چابی کو دیئے میں موجود تیل کے اندر سے کیسے نکال سکتا ہوں اور تم مجھے دیئے کو چھونے سے ہی منع کر

دیا سلائی کو پھونک ماری تو آتشی دیا سلائی روشن ہو گئی اور اس کے روشن ہونے سے ہر طرف چکا چوند روشنی پھیل گئی۔ عمرو اور چاند تارا کے چہرے آتشی دیا سلائی کے روشن ہونے سے خوشی سے کھل اٹھے۔ عمرو کو یہ آتشی دیا سلائی کوہ قاف کی ریاست ساساک کے شہزادے سبز دیو نے تحفے میں دی تھی۔ اس دیا سلائی کی یہ صلاحیت تھی کہ اسے ایک پھونک سے جلایا جا سکتا تھا اور پھونک سے ہی بجھایا جا سکتا تھا جتنی بھی خوفناک طلسمی جگہ ہو یہ آتشی دیا سلائی پھونک سے جلائی اور بجھائی جا سکتی تھی۔

”بیگم۔ خدا کا شکر ہے کہ زنبیل سے ہٹ کر بھی ہم دونوں کے پاس چند کراماتی چیزیں موجود تھیں جن کی وجہ سے ہم ان خوفناک طلسمات میں مرنے سے بچتے آئے ہیں۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے چاند تارا کی طرف دیکھ کر کہا تو چاند تارا بھی مسکرا دی۔ اب دونوں نے غور سے کمرے کا جائزہ لیا تو ایک بار پھر خوف سے کانپ اٹھے کیونکہ یہ کمرہ بہت ہی بھیانک تھا۔ کمرے کی دیواریں کالی سیاہ تھیں اور کمرے کی

پاس کم رہ گیا ہے۔“ عمرو نے پریشانی میں زنبیل کے محافظ بونے سے سوال کیا۔

”خواجہ عمرو۔ بس میں نے تمہیں خبردار کر دیا ہے کہ اگر زنبیل میں موجود کسی بھی کراماتی چیز سے اب تم نے مدد حاصل کرنے کی کوشش کی تو یہ طلسم تم سب کی موت کا پھندا بن جائے گا اپنی عقل سے اس طلسم کو فنا کرنے کی کوشش کرو۔“ عمرو اور چاند تارا کو اندھیرے میں زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو دونوں مایوس ہو گئے۔

”اب کیا کریں خواجہ عمرو۔ ان خوفناک طلسمات کے آخر میں آ کر ہم بری طرح پھنس گئے ہیں۔“ چاند تارا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”ارے ہاں بیگم۔ یاد آیا۔ میرے لباس کی خفیہ جیب میں آتشی دیا سلائی موجود ہے اس طلسم میں آنے سے پہلے میں نے احتیاطاً زنبیل میں سے نکال کر اسے اپنے لباس کی خفیہ جیب رکھ لیا تھا۔“ عمرو نے اندھیرے میں اپنے جے کی خفیہ جیب میں سے دیا سلائی نکالتے ہوئے کہا۔ دیا سلائی نکال کر اس نے

رہے ہو۔ عمرو نے ٹھٹک کر ہاتھ روک دیئے اور حیرت سے زنبیل کے محافظ بونے سے پوچھا۔

”خواجہ عمرو۔ تمہیں خبردار کرنا میرا کام تھا اور اب زنبیل کی کوئی کراماتی چیز بھی اس طبق میں تمہارا ساتھ نہیں دے گی۔“ زنبیل کے محافظ بونے نے پھر سخت لہجے میں کہا تو خوف اور مایوسی سے عمرو اور چاند تارا کے منہ لٹک گئے۔

”خواجہ عمرو۔ اب کیا کریں۔ لگتا ہے اب ہماری موت کا وقت آ ہی گیا ہے۔“ چاند تارا نے مایوسی سے کہا۔

”کچھ سمجھ نہیں آ رہا بیگم۔ آخر اس دیئے میں موجود تیل میں ہاتھ ڈالے بغیر ہم کیسے طلسم شکن چابی نکال سکتے ہیں۔“ عمرو نے بھی پریشانی سے ہاتھ مسل کر کہا۔

”خواجہ عمرو۔ اگر ہم کسی اور چیز یعنی اپنی جوتی سے دیئے کو دھکا دے کر الٹ دیں تو تیل سمیت چابی بھی دیئے سے باہر آ جائے گی۔“ چاند تارا نے چونک کر عمرو کو مشورہ دیا تو عمرو کی آنکھیں بھی چاند تارا کی اس تجویز کو سن کر چمک اٹھیں۔

”عمرو اور چاند تارا کو آخری بار تنبیہ کی جاتی ہے کہ وہ ایسی غلطی ہرگز مت کریں۔ اگر کسی بھی چیز کی رد سے دیئے کو چھوا گیا تو اس کمرے میں خوفناک طلسمی آگ بھڑک اٹھے گی اور پھر اذیت ناک موت سے تم دونوں کو کوئی نہیں بچا سکے گا اور اب وقت بھی بت تھوڑا رہ گیا ہے۔“ زنبیل کے محافظ بونے نے بختے ہوئے کہا تو دونوں پریشان ہو گئے۔

”اب کیا کریں خواجہ عمرو۔ ہم نے تو اس کو بہت سان طلسم سمجھا تھا مگر یہ تو سب سے خوفناک طلسم ہے۔ اگر ہم دیئے کو ہاتھ سے چھوتے ہیں یا کسی اور سے چھوتے ہیں تو مرتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں کرتے وقت بہت کم رہ گیا ہے لگتا ہے ہماری اذیت ناک ت اسی طلسم میں لکھی ہے۔“ چاند تارا نے زنبیل، محافظ بونے کی بات سن کر خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”بیگم۔ اس طلسم کی شرائط تو واقعی خوفناک ہیں۔ سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کریں۔“ عمرو نے بھی زنبیل، محافظ بونے سے اس طلسم کی عجیب و غریب اور ک شرط سن کر پریشانی سے اپنی داڑھی کھجاتے

ہوئے کہا۔ اب دونوں پریشانی سے اس طلسم کے فنا کرنے کا حل سوچنے لگے لیکن انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب کریں تو کیا کریں۔ وقت گزرتا جا رہا تھا۔ ”خواجه عمرو۔ کلمہ پڑھ لو۔ لگتا ہے اس طلسم میں ہماری موت لکھی جا چکی ہے۔“ چاند تارا نے روتے ہوئے کہا کیونکہ وقت گزرنے کے بعد اس طلسم کے طبق میں خوفناک آگ بھڑک اٹھنی تھی اور دونوں اذیت ناک موت سے دو چار ہونے والے تھے۔

”ارے بیگم۔ فکر مت کرو۔ میں نے اس طلسم کا حل ڈھونڈ لیا ہے۔“ عمرو نے مسلسل سوچتے ہوئے اچانک اچھل کر کہا۔

”کیسے بغیر چھوئے چابی اس طلسمی پیالے سے نکالو گے۔“ چاند تارا نے عمرو کی بات سن کر امید بھرے لہجے میں پوچھا۔

”بیگم۔ زنبیل کے محافظ بونے نے بار بار یہی الفاظ کہے تھے کہ زنبیل کی کراماتی چیزیں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتیں اور بے شک نہ دیں مگر صرف زنبیل میرا ساتھ ضرور دے گی۔ اگر زنبیل نے میرا ساتھ نہ دیا

ہوتا تو سرے سے ہی اس طلسم میں غائب ہو جاتی۔“ عمرو نے خوشی سے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔

”تو جلدی کرو خواجه عمرو بقول زنبیل کے محافظ بونے کے وقت بس تھوڑا سا ہی ہے اور کسی بھی وقت خوفناک طلسمی آگ یہاں بھڑک سکتی ہے۔“ چاند تارا نے فکر مندی سے کہا۔

”چل زنبیل میں۔“ عمرو نے چاند تارا کی بات سن کر سر ہلاتے ہوئے زنبیل کا منہ کھول کر دھڑکتے دل سے دیئے کو اشارہ کیا تو دیا خود ہی اڑتا ہوا زنبیل میں غائب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر عمرو اور چاند تارا خوشی سے اچھل پڑے۔

”اے زنبیل تیل سے بھرا طلسمی دیا باہر آ جائے مگر چابی باہر نہ آئے۔“ عمرو نے زنبیل سے کہا تو تیل سے بھرا دیا خود ہی باہر نکل کر وہیں طاقے پر آ گیا جہاں پہلے پڑا تھا اور بدستور تیل سے بھرا ہوا تھا مگر اس میں طلسم شکن چابی نہیں تھی۔ یہ دیکھ کر عمرو کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔

”ارے یہ طلسم شکن چابی کہاں ہے۔“ چاند تارا نے



حیرت سے عمرو سے پوچھا۔
 ”زنیل سے طلسم شکن چابی نکل کر باہر فرش پر آ
 گرے۔“ عمرو نے زنیل کو حکم دیا تو اچانک طلسم شکن
 چھوٹی سی چابی زنیل سے باہر آ کر فرش پر گری تو
 عمرو نے اسے فوراً اٹھا لیا۔ جیسے ہی چابی عمرو کے ہاتھ
 میں آئی اس کا حجم بڑھ گیا جیسے وہ چابی کسی شاہی محل
 کے مرکزی دروازے کی ہو۔ ساتھ ہی دیا روشن ہو گیا
 اور کمرے کی دیواروں پر بنی ہوئیں تصویریں غائب ہو
 گئیں۔

”بیگم۔ یہ ہے طلسم شکن چابی۔“ عمرو نے خوشی سے
 چابی چاند تارا کو دکھاتے ہوئے کہا تو چاند تارا بھی
 مسکرا دی۔

”واقعی آج معلوم ہوا کہ میرا خاوند برق روں، شعلہ
 تپاں اور عیارِ زماں ہے جس کے پاس ہر مشکل کا حل
 موجود ہوتا ہے۔“ چاند تارا نے خوش ہو کر کہا تو عمرو
 نے بھی مسکرانے لگا۔

”چلو بیگم۔ وقت بہت کم ہے ورنہ یہ طلسم فنا ہونے
 سے پہلے ہماری موت کا سبب بن جائے گا۔“ عمرو نے

شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو ان بے شمار اور ان گنت راہداریوں کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔
 ”بیگم۔ اب ان راہداریوں کی بھول بھلیوں میں ہم کہاں جائیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے فکر مندی سے کہا۔

”شہنشاہ۔ ہمار جادو تو اس طلسم میں کام کر رہا ہے آپ اپنے کندھے پر موجود سیاہ بچھو سے مشورہ لے لیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھ کر کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”سیاہ بچھو۔ تم ہی بتاؤ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے ہم اس طلسم کو کیسے ختم کر سکتے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب

اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو چاند تارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب دونوں آتش دیا سلائی کی روشنی میں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑا آگے بڑھنے کے بعد انہیں ایک دروازہ نظر آیا جس پر قفل لگا ہوا تھا۔ عمرو نے آتش دیا سلائی چاند تارا کے ہاتھ میں تھمائی اور قفل پکڑ کر اس میں چابی ڈال کر گھما دی تو اچانک دھماکے سے دروازے کا قفل کھل گیا۔ عمرو نے دروازے کو دھکا دیا تو چڑچڑاہٹ سے دروازہ کھل گیا۔ عمرو اور چاند تارا فوراً اندر داخل ہو گئے جیسے ہی دونوں اندر داخل ہوئے یکنخت پیالے والے طلسمی کمرے میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ اگر عمرو اور چاند تارا کو ایک لمحے کی دیر ہو جاتی تو دونوں خوفناک آگ میں نجل جاتے۔ جیسے ہی دونوں آخری طلسم کے تیسرے اور آخری طبق میں داخل ہوئے تو دونوں ایک نیا منظر دیکھ کر ٹھٹھک کر وہیں رک گئے۔

نے اس بار سیاہ بچھو سے سوال کیا۔

”آقا۔ آپ اور ملکہ عالیہ ان طلسمی راہداریوں کی گنتی کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور ٹھیک چالیسویں راہداری کے اندر غار میں داخل ہو جائیں کیونکہ یہاں ستر راہداریاں ہیں اور ہر راہداری کے اندر غاریں موجود ہیں چالیسویں غار طلسم شکن غار ہے اور باقی سب غاریں موت کی ہیں۔“ سیاہ بچھو نے ان دونوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”چالیسویں راہداری کے غار میں طلسم کا توڑ کیا ہے اور ہم اسے کس طرح فنا کر سکتے ہیں۔“ اس بار ملکہ حیرت جادو نے خوش ہو کر سیاہ بچھو سے پوچھا جس نے آسانی سے انہیں طلسم شکن راہداری کے غار کا پتہ بتا دیا تھا۔

”میں معذرت چاہتا ہوں ملکہ عالیہ کہ میں آخری طلسم کے اس طبق میں نہیں جھانک سکتا جب تک آپ دونوں طلسم کے اندر داخل نہیں ہو جاتے۔“ سیاہ بچھو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے منہ سیاہ بچھو کی بات سن کر لٹک گئے۔

”اچھا۔ ہمیں یہ بتاؤ سیاہ بچھو کہ ہمارے جادو اس خوفناک طبق میں کام کریں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے دھڑکتے دل سے پوچھا کیونکہ ان خوفناک طلسمات میں اکثر جگہ ان کے جادو منتر نے ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ اذیت کا شکار رہے تھے۔

”ہاں آقا۔ آپ دونوں کا جادو اس طبق میں کام کرے گا مگر ایک حد تک۔“ سیاہ بچھو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے سکھ کا سانس لیا کیونکہ وہ پریشان تھے کہ بغیر جادو کے وہ کس طرح اس خوفناک طلسم کو فنا کریں گے۔

”چلو بیگم۔ آگے بڑھو وقت کم رہ گیا ہے۔ اگر وقت گزر گیا تو الٹا یہ طلسم ہی ہمیں فنا کر دے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب دونوں گنتی کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے تمام راہداریوں میں موجود غاروں میں روشنی تھی جو درحقیقت آگ کی روشنی تھی اور تمام غاریں موت کی غاریں تھیں۔ جب دونوں گنتی

کرتے ہوئے چالیسویں غار کے قریب پہنچے تو انہیں اس راہداری کے اندر غار میں اندھیرا نظر آیا تو دونوں سمجھ گئے کہ یہ دونوں طلسم شکن راہداری کے قریب پہنچ چکے ہیں۔

”بیگم۔ اس طلسم شکن غار میں تو بہت اندھیرا ہے ہم کس طرح طلسم کا توڑ اس اندھیرے غار میں ڈھونڈیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے تشویش سے ملکہ حیرت جادو سے پوچھا۔

”شہنشاہ۔ آپ فکر کیوں کرتے ہیں ہمارا جادو یہاں اس طبق میں کام کر رہا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے بے فکری سے کہا اور اپنا بابا ہاتھ اوپر اٹھا کر نیچے کیا تو یلکھت اس کے ہاتھ میں ایک مشعل آگئی جو جل رہی تھی اور اس کی روشنی ہر طرف پھیل گئی تھی۔

”واہ جمشید جادو کی سرخ مشعل۔ یہ تو واقعی اس خوفناک طلسم میں ہمارا بہت ساتھ دے گی۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کے ہاتھ میں مشعل دیکھ کر خوشی سے کہا۔

اب دونوں دھڑکتے دل کے ساتھ اس چالیسویں راہداری کے تاریک غار میں داخل ہو گئے جہاں انہیں طلسم کا توڑ کر کے اس ساتویں طلسم کے تیسرے اور آخری حصے میں داخل ہونا تھا۔ ان کے دل اس لئے دھڑک رہے تھے کہ وہ جب بھی ان خوفناک طلسمات میں اپنی طاقتوں کا استعمال کرنے لگتے طلسم فشاں جادو کے خوفناک طلسمات کی پابندیاں ان پر لاگو ہو جاتیں بلکہ اکثر طلسمات میں تو ان کے جادو نے ہی سرے سے کام نہیں کیا تھا اس لئے دونوں پریشان تھے کہ کسی بھی وقت پھر سے ان کے جادو ناکارہ ہو سکتے تھے۔ جمشید جادو کی سرخ مشعل کی روشنی میں دونوں غار کے اندر داخل ہو چکے تھے مگر سرخ مشعل کی روشنی میں انہیں دور تک سوائے پتھریلی چٹانوں کے کچھ نظر نہ آیا۔

”یہ کیسا غار ہے جس میں دور تک کچھ بھی نہیں ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے حیرت سے کہا۔

”ملکہ آگے بڑھتے ہیں۔ اس طبق کا کہیں تو فنا ہونے کا توڑ ہمیں مل جائے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے



کہا تو ملکہ حیرت جادو نے سر ہلا دیا۔ اب دونوں
 گے بڑھنے لگے مشعل کی تیز روشنی میں انہیں غار دور
 تک نظر آ رہا تھا۔ کافی آگے جانے کے بعد ان
 دونوں کو غار کے اندر موڑ نظر آیا تو دونوں موڑ کی
 طرف بڑھے پھر جیسے ہی دونوں گھوم کر دوسری طرف
 پہنچے دونوں کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔ موڑ مڑتے
 ہی انہیں انتہائی خوفناک منظر نظر آیا وہاں ہر طرف
 انسانوں کی مسخ شدہ لاشیں پڑی تھیں اور سیاہ رنگ کی
 خوفناک چمکداریں ان لاشوں سے چمٹی ہوئی تھیں۔ ہر
 طرف سرائڈ اور تیز بو پھیلی ہوئی تھی۔ خوفناک خون
 آشام چمکداریں ان لاشوں کو نوچ رہی تھیں۔ یہ منظر
 اتنا دہشتناک تھا کہ جادوگروں کا شہنشاہ اور جادوگروں
 کی ملکہ ہونے کے باوجود دونوں کی روئیں تک کانپ
 اٹھیں۔

”شہنشاہ۔ یہ تو بہت ہولناک طلسمی دنیا ہے۔“ ملکہ
 حیرت جادو نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔
 ”ہمت کرو ملکہ۔ ہم جادوگروں کے شہنشاہ اور تم ملکہ
 ہو۔ ہمیں ہمت سے اس طلسم کا مقابلہ کرنا ہو گا۔“

شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

حالانکہ ملکہ حیرت جادو لاکھ بڑی جادوگرانی سہی مگر ایک عورت تھی اور شہنشاہ افراسیاب اپنی بیوی کے سامنے بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتا تھا حالانکہ اس کا اپنا دل بھی اس دل دہلا دینے والے ہولناک منظر کو دیکھ کر ڈوب رہا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب اپنے دل کو مضبوط کر کے خوف سے کانپتی ہوئی ملکہ حیرت جادو کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھنے لگا۔ دونوں ان بد قسمت انسانوں کی لاشوں سے بچتے ہوئے آگے بڑھنے لگے جیسے ہی دونوں درمیان میں آئے لیکھت خون آشام چمگادڑیں لاشیں چھوڑ کر کریہہ آوازوں میں چیختی ہوئیں ان کی طرف لپکیں۔

”آقا، ملکہ عالیہ کے ہاتھ سے فوراً طلسم جمشید کی سرخ مشعل لے کر اس کا رخ ان خون آشام چمگادڑوں کی طرف کر دیں ورنہ اگر کسی ایک خون چمگادڑ نے بھی آپ دونوں میں سے کسی ایک کو کاٹ لیا تو اس طلسمی غار میں خوفناک آگ بھڑک جائے گی

اور پھر آپ دونوں کا کوئی بھی جادو کام نہیں کرے گا۔“ ان دونوں کو سیاہ بچھو کی تیز آواز سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ خون آشام چمگادڑیں ان تک پہنچتیں، شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کے ہاتھ سے جمشید جادو کی سرخ مشعل لے کر اس کا رخ ان خون آشام چمگادڑوں کی طرف دیا۔ جیسے ہی شہنشاہ افراسیاب نے سرخ مشعل کا رخ ان خون آشام چمگادڑوں کی طرف کیا تمام چمگادڑیں دھواں بن کر غائب ہو گئیں۔ حیرت انگیز طور پر ان خون آشام چمگادڑوں کے غائب ہونے کے ساتھ ہی انسانوں کی تازہ اور مسخ شدہ لاشیں بھی دھواں بن کر غائب ہو گئیں۔ طلسمات کے رنگ پل بھر میں بدل رہے تھے جس سے دونوں خوفزدہ ہو گئے تھے۔ چند لمحوں بعد وہاں کچھ بھی نہیں تھا حالانکہ چند لمحے پہلے لاشوں کی سرائڈ اور بو سے ان دونوں کے دماغ پھٹے جا رہے تھے۔

”اف۔ بہت خوفناک منظر تھا۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”بیگم۔ یہ تمام ہولناک مناظر ہمیں ڈرانے کے لئے

ہیں تاکہ ہم آگے نہ بڑھ سکیں مگر ہمیں جلدی سے اب اس خوفناک طلسم کا توڑ ڈھونڈنا ہو گا اور وقت بھی بہت کم ہے چلو آگے بڑھتے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کو تسلی دی تو اس نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔ اب دونوں پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ اس بار طلسم جمشید کی سرخ مشعل شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھ میں تھی۔ ابھی یہ دونوں تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ ان دونوں کو اس غار میں لکڑی کے سات کھلے ہوئے دروازے نظر آئے مگر ان دروازوں کے پار کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ دروازے کافی بڑے اور سالخوردہ تھے۔ ان سات دروازوں کو دیکھ کر دونوں ٹھٹک کر رک گئے۔

”شہنشاہ۔ غالباً یہی دروازے ہی اس خوفناک طبق کا توڑ ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے غور سے ان سالخوردہ دروازوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”مگر ملکہ۔ یہ کیسے معلوم ہو گا کہ یہ کیا طلسم ہے اور ان دروازوں میں طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت سے کہا۔

”آقا۔ اس کے لئے ہمیں ہسپتال کا سیاہ بندر ہی درست مشورہ دے سکتا ہے اور ہم ویسے بھی ہسپتال کی اتھاہ گہرائیوں میں ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے چونک کر شہنشاہ افراسیاب کو مشورہ دیا۔

”ارے ہاں ملکہ جب ہمارا جادو اس خوفناک طبق میں کام کر رہا ہے تو کیوں نہ ہسپتال کے سیاہ بندر کو بلایا جائے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی چونک کر کہا۔ پھر شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ دونوں الٹے کھڑے ہو گئے۔ سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کر لیں اور منتر پڑھنے لگے۔ اچانک کمرے میں سیاہ دھواں نمودار ہوا اس دھواں کو دیکھ کر دونوں خوش ہو کر سیدھے ہو گئے۔ پھر یہ دھواں ایک سیاہ رنگ کے قوی ہیکل بندر میں تبدیل ہو گیا تھا۔

”کیا بات ہے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ۔ آپ دونوں نے مجھے کیوں بلایا ہے۔“ سیاہ بندر نے ادب سے ان دونوں سے پوچھا۔

”ہسپتال کے سیاہ بندر۔ یہ بتاؤ کہ کیا یہ سات دروازے طلسم کا توڑ ہیں۔ اگر ایسا ہے تو اس کا کیا

راز ہے۔ یہ طبق کیسے فنا ہو گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے سیاہ بندر سے پوچھا۔

”شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ عالیہ کو بتایا جاتا ہے کہ ان سات کھڑکیوں میں سے چھ کھڑکیاں موت کی ہیں اور ایک کھڑکی طلسم کا توڑ ہے اگر آپ غلط کھڑکی سے جائیں گے تو خوفناک طلسمی آگ میں جل کر بھسم ہو جائیں گے اور طلسم شکن کھڑکی سے جائیں گے تو اندر آپ کو ایک چابی ملے گی وہاں ایک دروازہ بھی ہو گا جس پر قفل لگا ہو گا۔ آپ جیسے ہی طلسم شکن چابی سے دروازے کا قفل کھولیں گے تو آخری طبق میں داخل ہو جائیں گے۔“ سیاہ بندر نے ادب سے ان دونوں کو سمجھایا۔

”اچھا سیاہ بندر۔ یہ بتاؤ کہ طلسم شکن کھڑکی کون سی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے سیاہ بندر سے تفصیل سن کر خوشی سے پوچھا۔

”میں معذرت چاہتا ہوں شہنشاہ۔ میں ان خوفناک طلسمات کے اندر نہیں جھانک سکتا۔ آپ دونوں کو خود ہی اپنی عقل سے طلسم شکن کھڑکی تلاش کرنی ہو گی۔“

سیاہ بندر نے صاف لفظوں میں کہا تو دونوں کے منہ لٹک گئے۔

”ٹھیک ہے سیاہ بندر۔ تم جا سکتے ہو۔“ ملکہ حیرت جادو نے مایوسی سے کہا تو سیاہ بندر دھویں میں تبدیل ہو کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

”اب کیا کریں ملکہ۔ وقت بہت کم ہے اور سیاہ بندر بھی ہمیں طلسم شکن کھڑکی کا نہیں بتا سکا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے تشویش سے ملکہ حیرت جادو سے کہا۔

”ارے شہنشاہ۔ یاد آیا ہم اپنے پتلے ان طلسمی کھڑکیوں میں داخل کرتے ہیں اس سے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ کون سی کھڑکی طلسم شکن ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوشی سے اچھل کر کہا۔

”ارے واہ ملکہ تم نے تو کمال کر دیا ہے آج معلوم ہوا ہے کہ تم واقعی بہت بڑی عیارہ ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے خوش ہو کر کہا۔ بس پھر کیا تھا دونوں نے منتر پڑھے تو دو پتلے نمودار ہو گئے۔ ایک پتلا شہنشاہ افراسیاب اور دوسرا ملکہ حیرت جادو کا تھا۔

”اے طلسمی پتلے۔ تم پہلی کھڑکی میں گھس جاؤ۔“

ملکہ حیرت جادو اپنی تدبیر پر خوش تھے۔

”خبردار شہنشاہ اور ملکہ عالیہ۔ اگر آپ دونوں نے تیسری بار اپنے پتلوں کو طلسمی آگ والی کھڑکیوں میں داخل کیا تو آپ کے پتلے اس بار جل کر بھسم ہو جائیں گے اور طلسم کے اصولوں کے مطابق طلسمی پتلوں کے جلتے ہی آپ دونوں بھی ہلاک ہو جائیں گے۔“ اس سے پہلے کہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو تیسری بار اپنے اپنے پتلوں کو پانچویں اور چھٹی کھڑکی میں داخل ہونے کا حکم دیتے ان دونوں کو سیاہ بچھو کی تیز آواز سنائی دی۔

”کیا مطلب۔ پھر ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ان تین کھڑکیوں میں سے کون سی کھڑکی طلسم کا توڑ ہے اور باقی دو کھڑکیاں موت کی ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اور ملکہ حیرت جادو نے ایک ساتھ سیاہ بچھو سے پوچھا۔

”آپ دونوں کو اپنی عقل سے ہی طلسم شکن کھڑکی تلاش کرنی ہو گی۔ اگر آپ نے تیسری بار پھر اپنے پتلوں کو ان طلسمی آگ والی کھڑکیوں میں بھیجا تو ان

شہنشاہ افراسیاب نے اپنے ہمشکل پتلے کو حکم دیا اور ملکہ حیرت جادو نے اپنے ہمشکل پتلے کو دوسری کھڑکی میں گھسنے کا حکم دیا تو دونوں پتلے تیزی سے ان کھڑکیوں میں گھس گئے۔ اچانک دھماکا ہوا اور پتلوں کو آگ لگ گئی اور ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب یہ دیکھ کر خوف سے کانپ گئے کہ اگر ان پتلوں کی جگہ یہ خود ہوتے تو اسی طرح جل کر راکھ ہو جاتے مگر خوش بھی ہوئے کہ ان کی تدبیر کامیاب رہی تھی۔

دونوں پتلے ان کھڑکیوں سے نکل کر آئے مگر ان کے جسم آگ میں جلنے سے سیاہ ہو چکے تھے۔ اب شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے پھر اپنے طلسمی پتلوں کو تیسری اور چوتھی کھڑکیوں میں داخل ہونے کا کہا تو دونوں پتلے پھر تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ ایک بار پھر دھماکا ہوا اور دونوں پتلوں کو آگ لگ گئی مگر آگ میں جلتے پتلے پھر ان کھڑکیوں سے باہر نکل آئے مگر دو بار طلسمی آگ میں جلنے کے باعث ان پتلوں کی حالت بہت نازک ہو چکی تھی مگر شہنشاہ افراسیاب اور

پتلوں کے ساتھ ہی آپ دونوں بھی ہلاک ہو جائیں گے۔“ سیاہ بچھو نے کہا تو دونوں کے خوشی سے کھلے ہوئے چہرے پھر مایوسی سے لٹک گئے۔

”ٹھیک ہے۔ طلسمی پتلو تم دونوں ساقاق کے طلسمی کنویں میں سات سو بار ڈبکیاں لگاؤ تو تم دونوں کے زخم مندمل ہو جائیں گے۔“ اس بار شہنشاہ افراسیاب نے مایوسی سے اپنے اور ملکہ حیرت جادو کے پتلے کو حکم دیا تو ان دونوں کے پتلے ان کے آگے سرخم کر کے غائب ہو گئے۔

”اب کیا کریں شہنشاہ۔ اب تو وقت بھی بہت کم ہے اور میری تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ کون سی کھڑکی طلسم شکن ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے پریشانی سے کہا۔

”ہاں ملکہ۔ لگتا ہے ہماری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی پریشانی سے کہا۔

”شہنشاہ۔ وقت بہت کم ہے کسی بھی وقت اس خوفناک طبق میں آگ بھڑک سکتی ہے۔ ہمیں اندازے سے جلد از جلد تین کھڑکیوں میں سے کسی ایک کھڑکی میں گھسنا ہو گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے پریشانی سے کہا۔

”نہیں ملکہ۔ یہ تو خودکشی کے مترادف ہو گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پانچویں اور چھٹی کھڑکی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر ساتویں کھڑکی کو غور سے دیکھا تو چونک گیا۔

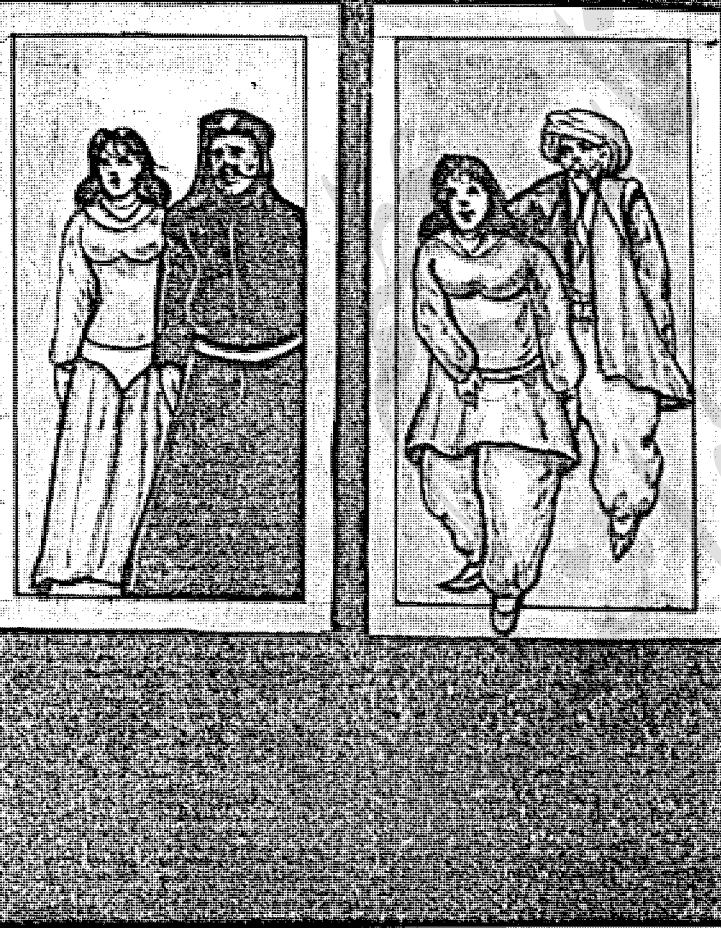
”شہنشاہ۔ لگتا ہے ہماری موت کا وقت آ گیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے موت کے خوف سے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں ملکہ۔ ہم زندہ بچ گئے ہیں۔ تم چھٹی اور ساتویں کھڑکی کو غور سے دیکھو۔ ان دو کھڑکیوں میں سرخ لکیریں ہیں اور ان کے برعکس پانچویں کھڑکی میں سبز لکیر ہے جو بہت غور سے دیکھنے پر ہی پتا چلتا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے خوشی سے اچھل کر کہا تو ملکہ حیرت جادو بھی اب چونک کر ان تین کھڑکیوں کو غور سے دیکھنے لگی۔ واقعی چھٹی اور ساتویں کھڑکی کے درمیان سرخ لکیریں تھیں اور پانچویں کھڑکی میں سبز لکیر تھی جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کھڑکی طلسم شکن کھڑکی ہے۔

”ارے شہنشاہ۔ آپ نے تو کمال کر دیا۔ واقعی یہی

جاتی تو دونوں طلسمی آگ میں جل کر راکھ ہو جاتے مگر دونوں آخری طلسم کے دوسرے حصے کو فنا کر چکے تھے اور ساتویں طلسم کے تیسرے اور آخری حصے طلسم موت میں داخل ہو چکے تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی دونوں حیران ہو گئے۔

پانچویں کھڑکی ہی اس طلسم کا توڑ ہے۔ اس بار ملکہ حیرت جادو نے بھی خوشی سے اچھل کر کہا۔ بس پھر کیا تھا دونوں جی کڑا کر کے اس پانچویں کھڑکی کے اندر اچھل کر داخل ہو گئے۔ تھوڑا آگے بڑھے تو انہیں ایک جگہ ایک چابی نظر آئی جسے ملکہ حیرت جادو نے اٹھا لیا کیونکہ شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھ میں طلسم جمشید کی سرخ مشعل تھی۔ چابی حاصل کر کے دونوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ آخر کافی محنت کے بعد دونوں اس خوفناک طبق کو فنا کرنے والی چابی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اب مزید وہ آگے بڑھے تو انہیں ایک قوی ہیکل دروازہ نظر آیا جس پر قفل لگا ہوا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب نے طلسم جمشید کی سرخ مشعل ملکہ حیرت جادو کے ہاتھ میں تھمائی اور اس کے ہاتھ سے چابی لے کر دروازے کا قفل کھول دیا اور دروازے کو دھکا دیا تو چوبی دروازہ جڑ چڑاہٹ کی بے ہنگم آواز نکالتا ہوا کھل گیا۔ دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے اسی لمحے چابی والے کمرے میں آگ بھڑک اٹھی۔ اگر ان دونوں کو ایک لمحہ کی بھی دیر ہو



عمرو اور چاند تارا اس لئے ٹھنک کر رکے تھے کہ انہیں اپنے ازلی دشمن شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو اس بڑے کمرے میں دوسرے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے نظر آئے اور جیسے ہی شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو اندر داخل ہوئے تھے دروازہ لکھنت غائب ہو گیا تھا اور عمرو اور چاند تارا کو وہاں سپاٹ دیوار نظر آ رہی تھی۔ اسی طرح شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو بھی اپنے ازلی دشمن عمرو اور چاند تارا کو دیکھ کر حیران ہو گئے تھے اور زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ عمرو اور چاند تارا بھی جیسے ہی طلسم شکن چابی سے قفل کھول کر دروازے سے اندر داخل ہوئے تھے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ

غائب ہو چکا تھا اور یہاں بھی سپاٹ دیوار تھی۔ اب چاروں ہی اس بڑے کمرے میں قید ہو چکے تھے۔ حیرت انگیز طور پر ایک ساتھ ہی دونوں جوڑیاں اندر داخل ہوئی تھیں۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی عمرو اور چاند تارا کے پاس موجود آتشی دیا سلائی اور شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے پاس موجود طلسم جمشید کی سرخ مشعل غائب ہو گئی تھیں مگر پھر بھی ایک پراسرار سرخ روشنی اس بڑے سے کمرے میں ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ چاروں نے خود کو ایک بڑے اور گول کمرے میں پایا جہاں سے باہر جانے کا کوئی راستہ انہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس بڑے کمرے کے وسط میں ایک بڑے سے پتھر کے اوپر ایک چراغ جل رہا تھا جس کی پراسرار روشنی اس کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ یہی کمرہ طلسم موت کا تیسرا اور آخری حصہ تھا اور یہیں ان چاروں کی زندگی اور موت کا فیصلہ ہونا تھا۔

”تم دونوں بدبخت میاں بیوی ابھی زندہ ہو ہم نے تو سمجھا تھا کہ کب کے تم جہنم واصل ہو چکے ہو

گئے۔“ عمرو نے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو دیکھ کر شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور تم دونوں میاں بیوی بھی اپنی منحوس شکلیں لئے آخر کار اس طلسم کے آخری حصے میں پہنچ ہی گئے ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی مسکراتے ہوئے عمرو اور چاند تارا کی طرف دیکھ کر کہا۔

”ہاں افراسیاب۔ منحوس جانگوس جادوگر کے خوفناک طلسمات نے ہمیں چکرایا تو بہت زیادہ ہے مگر میں بھی عیار زماں اور شعلہ تپاں ہوں۔ اس آخری طلسم کے خاتمے کے بعد منحوس جانگوس جادوگر کا عبرتناک حشر کروں گا۔“ عمرو نے دانت پیس کر کہا۔

”بدبخت جانگوس جادوگر کا میں نے بھی حساب چکانا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی منہ بنا کر کہا۔

”ویسے افراسیاب۔ یہ بات حقیقت ہے کہ جانگوس جادوگر کے طلسم فشاں جادو کے تمام طلسمات اور ان کے طبق انتہائی ہولناک تھے ہم دونوں ایک دوسرے کے ازلی دشمن ہونے کے باوجود بھی طویل عرصے سے اتنی اذیتیں ایک دوسرے کو نہیں پہنچا سکے جتنی اذیتیں

ہیں ہمیں فوراً اس آخری طلسم کا خاتمہ کرنا ہو گا ورنہ وقت گزرنے کے بعد الٹا طلسم ہی ہمارے گلے پڑ جائے گا۔“ عمرو نے ملکہ حیرت جادو اور چاند تارا کی باتیں سن کر چونک کر کہا۔

”اس گول کمرے میں ہمیں اس پتھر کے اوپر سوائے اس جلتے چراغ کے کچھ نظر نہیں آ رہا اور ویسے بھی اس طلسمی کمرے سے باہر جانے کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی چونکتے ہوئے اس گول کمرے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

”لگتا ہے ہم سب کسی کنویں میں قید ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی اس بڑے اور گول کمرے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

”میرے خیال میں اس کمرے کے وسط میں موجود بڑے پتھر کے اوپر موجود چراغ ہی اس آخری حصے کے طلسم کا توڑ ہے۔“ چاند تارا نے کہا تو باقی سب بھی چونک کر چراغ کی طرف دیکھنے لگے

”اور جیسے ہی یہ طلسمی چراغ بجھے گا ہم سب طلسم فشاں جادو کے ان ہولناک طلسمات کی قید سے آزاد

اور ذلیل و خوار ہم ان طلسمات میں ہوئے ہیں۔“ عمرو نے پھکی مسکراہٹ سے شہنشاہ افراسیاب سے کہا۔

”ہاں عمرو۔ ان خوفناک طلسمات نے میرے اور میری ملکہ کے جادو بھی اکثر جگہ مفلوج کر دیئے تھے جس کی وجہ سے ہمیں بھی انتہائی تکلیف دہ اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”شہنشاہ۔ وقت بہت کم ہے باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے فوراً اس آخری حصے کے طلسم کا توڑ ڈھونڈنا چاہئے۔ ایک پہر گزر گیا تو ہم چاروں اذیتناک موت سے دو چار ہو جائیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے فکر مندی سے کہا۔

”خواجہ عمرو۔ ملکہ حیرت جادو کی بات درست ہے۔ یہ نہ ہو کہ باتوں میں وقت گزر جائے اور ہماری محنت بھی ضائع ہو جائے اور طلسم کو فنا کرنے کی بجائے ہم سب خود ہی ہلاک ہو جائیں۔“ چاند تارا نے بھی تشویش سے کہا۔

”ہاں افراسیاب۔ ہم باتوں میں وقت ضائع کر رہے

ہو جائیں گے۔“ اس بار ملکہ حیرت جادو نے کہا تو عمرو اور شہنشاہ افراسیاب اپنی اپنی بیویوں کی باتیں سن کر خوش ہو گئے جیسے انہوں نے طلسم کا خاتمہ کر دیا ہو۔

”ویسے میری بیوی کا دماغ ان خوفناک طلسمات میں خوب چلا ہے۔“ عمرو نے چاند تارا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”ویسے عمرو۔ ہماری بیگمات نے طلسم فشاں جادو کے ان خوفناک طلسمات میں ہمارا بہت ساتھ دیا ہے اگر صرف ہم دونوں ہی طلسم فشاں جادو میں گھستے تو کب کے ان خوفناک طلسمات کی بھینٹ چڑھ چکے ہوتے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی مسکرا کر کہا۔

اب چاروں آگے بڑھے اور گول کمرے کے وسط میں موجود ایک اونچے اور بڑے پتھر کے قریب پہنچ گئے۔ جیسے ہی وہ چاروں پتھر کے قریب پہنچے پتھر آہستہ آہستہ نیچے ہوتا ہوا زمین میں دھنسا شروع ہو گیا اور چاروں پھونکیں مار کر چراغ کو بجھانے کی کوشش کرنے لگے مگر جلتے چراغ کی لو کو کچھ بھی نہ ہوا۔



”خوابہ عمرو۔ ان طلسمات میں تمہاری عقل کو کیا ہو گیا ہے اگر یہ طلسمی چراغ پھونک سے ہی بجھ سکتا تو پچھلے طلسمات اس سے بھی آسان ہوتے۔ یہ طلسم بہت خوفناک ہے یہ چراغ پھونک سے نہیں بلکہ قربانی سے ہی بجھے گا۔ تم سب کے پھونکیں مارنے کی وجہ سے یہ جلتا طلسمی چراغ خود ہی آہستہ ہونا شروع ہو جائے گا اور جیسے ہی یہ خود گل ہو گا تو اس کے ساتھ ہی یہ بڑا پتھر زمین میں دھنس جائے گا۔ یہ طلسم تم چاروں کی موت کا سبب بن جائے گا تم سب اپنی عقل سے کام لو اور اس طلسمی چراغ کو بجھنے سے پہلے خود بجھاؤ۔“

ان سب کو زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو سمیت سب ہی چونک گئے۔

”زنبیل کے محافظ بونے۔ تم ہی بتاؤ اس طلسم کا توڑ کیا ہے۔ یہ جلتا طلسمی چراغ کس طرح بجھے گا۔“ عمرو نے تشویش سے زنبیل کے محافظ بونے سے سوال کیا مگر زنبیل کا محافظ بونا اس بار خاموش رہا۔ اب چاروں یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ جلتے چراغ کی لو خود ہی آہستہ آہستہ کم ہو رہی تھی اور پتھر بھی زمین میں دھنستا

جا رہا تھا۔

”سیاہ بچھو۔ تم بتاؤ یہ طلسمی چراغ ہم کس طرح بجھا سکتے ہیں۔“ چراغ کی لو کم ہوتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی سے سیاہ بچھو سے سوال کیا۔

”میں معذرت چاہتا ہوں آقا کہ میں آپ کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ آپ سب نے بغیر سوچے سمجھے پھونکوں سے اس طلسمی چراغ کی جلتی لو کو بجھانے کی کوشش کی ہے اب بس قربانی ہی ہو گی آپ سب کا کوئی جادو اور خوابہ عمرو کی کراماتی چیز اب ساتھ نہیں دیں گی۔“ سیاہ بچھو نے کہا تو اس کی بات سن کر چاروں خوفزدہ ہو گئے۔ جلتے چراغ کی لو آدھے سے بھی کم ہو گئی تھی اور گول کمرے میں روشنی بھی کم ہو رہی تھی اور اندھیرا پھیلتا جا رہا تھا۔ طلسم موت ان سب کی موت کا سبب بنے والا تھا۔ چراغ کی لو بجھتے ہی ان چاروں کی زندگیوں کے چراغ بھی بجھ جانے تھے۔ طلسم فشاں جادو کے آخری طبق کا طلسم موت ان کے گرد موت کا دائرہ تنگ کر رہا تھا۔ اس دوران عمرو نے اپنی زنبیل کا استعمال کرنے اور شہنشاہ افراسیاب

”ارے مجھے بھی یاد آیا۔ یہ قربانی لازماً ہمارے خون کی ہو سکتی ہے کیونکہ ان خوفناک طلسمات میں ہم جگہ جگہ اپنے خون کی ہی بھینٹ دیتے آئے ہیں اور یہاں بھی قربانی ہمارے خون کی ہی ہو گی۔“ عمرو نے چراغ کی بجھتی لو کو کم ہوتے دیکھ کر کہا۔

”پھر دیر کس بات کی ہے اس سے پہلے کہ یہ طلسمی چراغ خود ہی بجھ جائے ہمیں اپنی زندگی کے لئے جلدی سے پھر اپنی انگلیوں سے خون نکال کر اس کی بھینٹ اس منحوس طلسمی چراغ کو دے دینی چاہئے۔“ ملکہ حیرت جادو نے یہ بات کہہ کر اپنا خنجر نکال کر اپنے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی پر کٹ لگاتے ہوئے کہا۔ ملکہ حیرت جادو کو دیکھ کر عمرو، چاند تارا اور شہنشاہ افراسیاب نے بھی تیزی سے اپنے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی پر کٹ لگایا۔ گو کہ ایسا کرنے سے ان سب کے حلق سے درد سے چیخیں نکل گئی تھیں کیونکہ وہ بار بار اپنی انگلیوں پر کٹ لگا کر اپنے خون کی بھینٹ ان طلسمات کی نذر کر چکے تھے اسی لئے انہیں اس بار بہت تکلیف ہوئی تھی لیکن زندگی بچانے کے لئے وہ

نے اپنا جادو کرنے کی کوشش کی مگر عمرو کی زنبیل اور شہنشاہ افراسیاب کے جادو نے اس بار ان کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ اب چاروں پریشانی سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے کہ اب کریں تو کیا کریں۔ طلسمات کے خوفناک اصولوں نے ایک بار پھر مجبور کر دیا تھا کہ یہ چاروں اپنی کراماتی چیزیں اور اپنا جادو استعمال نہیں کر سکتے تھے۔

”شہنشاہ۔ بظاہر آسان نظر آنے والا یہ طلسم تو بہت خوفناک ہے۔ ہم سب بری طرح پھنسنے ہیں جیسے ہی طلسمی چراغ کی لو بجھے گی ہماری زندگی کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے پریشانی سے کہا۔

”خواجہ عمرو۔ کچھ کرو اگر یہ منحوس چراغ خود ہی بجھ گیا تو ہم اذیتناک موت مارے جائیں گے۔“ چاند تارا نے بھی انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

”ارے یاد آیا عمرو۔ یہ تمہاری زنبیل کا محافظ ہونا اور میرا سیاہ بچھو بار بار کسی قربانی کا ذکر کر رہے تھے۔ یہ قربانی کس چیز کی ہو سکتی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر کہا۔

ایسا کرنے پر مجبور تھے۔ عمرو تیزی سے اپنا خون چراغ کی بجھتی لو پر ڈالنے لگا۔

”نہیں خواجہ عمرو۔ اس طرح تو یہ لو بجھ جائے گی۔ چونکہ جانگوس جادوگر نے ہم چاروں کی موت کا خوفناک منتر پڑھا تھا اس لئے یہاں ہم چاروں کا خون مل کر ہی اس بجھتی لو پر پڑنا چاہئے ورنہ کہیں طلسم الٹ ہی نہ ہو جائے۔“ اس سے پہلے کہ عمرو چراغ کی بجھتی لو پر اپنا خون چھڑکتا چاند تارا نے تیزی سے اسے منع کرتے ہوئے کہا۔ چاند تارا کی بات سن کر عمرو سمیت شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو بھی چونک پڑے اور تحسین آمیز نگاہوں سے چاند تارا کی طرف دیکھنے لگے۔ اب چاروں نے اپنی زخمی انگلیاں آپس میں ملا دیں۔ دونوں ازلی دشمن جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے اب اپنی بیگمات کے ہمراہ ایک دوسرے کے ساتھ انگلیاں ملانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ بند کمرے میں ہر طرف اندھیرا چھا چکا تھا طلسمی چراغ کی لو بس آخری لمحات میں تھی اور پتھر بھی اب زمین سے ایک بالشت اوپر رہ گیا تھا۔ طلسمی

لو جیسے ہی خود بخود بجھتی طلسم موت ان چاروں کی موت کا سبب بن جاتا۔ اس سے پہلے کہ چراغ کی لو بجھتی چاروں کا خون مل کر ایک قطرے کی صورت میں بجھتے چراغ کی لو پر گر گیا۔ جیسے ہی ان چاروں کا خون مل کر اس بجھتی لو پر گرا یلکھت چراغ کی لو پھر بھڑک اٹھی اور تیزی سے پھر جلنے لگی جسے یہ چاروں حیرت سے دیکھنے لگے۔

”آقا۔ اب آپ چاروں پھونک مار کر اس چراغ کی لو کو بجھا دیں تو طلسم فشاں جادو کے تمام طلسمات کا خاتمہ ہو جائے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب کے کندھے پر موجود سیاہ بچھو نے اونچی آواز میں کہا۔ چراغ کی لو اس بار تیزی سے بجھ رہی تھی۔

”کیا کر رہے ہو خواجہ عمرو۔ طلسم فشاں جادو فتح کر کے بھی مرنے کا ارادہ ہے کیا۔ جیسا کہ سیاہ بچھو نے کہا ہے فوراً چاروں ایک ساتھ پھونک مار کر چراغ بجھا دو۔“ ان سب کو زمبیل کے محافظ بونے کی تیز آواز سنائی دی تو چاروں نے تیزی سے جھک کر ایک ساتھ چراغ کی لو پر پھونک ماری جو دوسری بار بھڑکنے کے

بعد تیزی سے بجھ رہی تھی۔ جیسے ہی ان چاروں نے ایک ساتھ پھونک ماری طلسمی چراغ بجھ گیا۔ چراغ کے بجھتے ہی ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور ہر سو رونے پینے کی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے ہزاروں بدروحیں مل کر بین کر رہی ہوں۔

”آہ افسوس کہ خواجہ عمرو، شہنشاہ افراسیاب اور ان کی بیگمات نے اپنی ذہانت اور ہمت سے طلسم فشاں جادو کا خاتمہ کر دیا ہے۔“ ان چاروں کو ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس آواز کے ساتھ ہی ان چاروں کو جھٹکا لگا اور چاروں تیزی سے خود ہی اوپر اٹھنے لگے جیسے کوئی غیر ماورائی طاقت انہیں اٹھا کر ہسپتال سے باہر لے جانا چاہتی ہو پھر کافی دیر بعد ان چاروں نے خود کو ٹھوس زمین پر محسوس کیا۔ جیسے ہی ان کے پاؤں زمین سے ٹکے ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ انہوں نے غور کیا تو خود کو اسی جگہ پایا جہاں سے وہ طلسم میں داخل ہوئے تھے۔ سات خوفناک طلسمات کا خاتمہ کر کے اب وہ چاروں خوشی سے ان پہاڑوں کو دیکھ رہے تھے۔ دفعتاً عمرو نے زنبیل سے سلیمانی تختی

نکال لی۔

”اے سلیمانی تختی مجھے بتایا جائے کہ جانگوس جادوگر کہاں ہے تاکہ اس کا خاتمہ کیا جاسکے۔ طلسم فشاں جادو تو ختم ہو چکا ہے مگر بدبخت جانگوس جادوگر کہیں نظر نہیں آ رہا ہے۔“ عمرو نے سلیمانی تختی سے سوال کیا۔

”خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ طلسم فشاں جادو کا خاتمہ تو ہو چکا ہے مگر بالکل آخری لمحات میں ہوا ہے اگر ایک لمحہ کی مزید دیر ہو جاتی تو سابقہ فنا طلسمات بھی زندہ ہو جاتے اور طلسم میں تم سب کی موت یقینی ہو جاتی گو کہ تم سب کی ہمت، بہادری اور عقل سے طلسم فشاں جادو کا خاتمہ ہو چکا ہے مگر چونکہ آخری لمحات میں طلسم فنا ہوا ہے اس لئے تم سب جانگوس جادوگر کے محل کی بجائے ہسپتال کے باہر پھینک دیئے گئے ہو۔ جانگوس جادوگر کا محل ہسپتال کی گھرائیوں میں چھپ گیا ہے گو کہ طلسم فشاں جادو کے ہولناک طلسمات کے خاتمے کے بعد جانگوس جادوگر کی تمام طاقتیں ختم ہو چکی ہیں مگر وہ اب کالی دنیا کے کالے

جانگلوں جادوگر کے کالی دنیا میں فرار ہونے کا سن کر
افردہ ہو گئے تھے مگر اس کے خزانے کا سن کر ان کی
آنکھیں بھی چمک اٹھی تھیں اور یہ دونوں بھی اب غور
سے پہاڑوں میں ادھر ادھر دیکھنے لگے اور جانگلوں
جادوگر کا خزانہ تلاش کرنے لگے۔ اچانک انہیں ایک
جگہ تین کنویں نظر آئے جو خزانے سے بھرے ہوئے
تھے۔ خزانے کے تین کنویں دیکھ کر ان چاروں کے
چہرے کھل اٹھے۔ کنوؤں کے قریب چاند تارا کے ساتھ
عمرو کھڑا تھا اور شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ ملکہ حیرت
جادو کھڑی تھی۔ خزانے کے ایک کنویں کی قیمت طلسم
ہوشربا کے تمام خزانے سے دوگنا تھی اور یہ بات
شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے اپنے جادو
سے معلوم کی تھی کیونکہ طلسم فشاں جادو کے فنا ہونے
کے بعد ان کی تمام طاقتیں بحال ہو چکی تھیں۔ دوسری
طرف زنبیل کے محافظ بونے نے بھی عمرو کو اس خزانے
کی اہمیت بتا دی تھی اور خبردار بھی کر دیا تھا کہ عمرو دو
کنوؤں سے خزانے حاصل کرنا چاہئے تو زنبیل اسے
قبول کر لے گی لیکن اگر عمرو نے زنبیل میں تینوں

دیوتا کے پاس پہنچ چکا ہے اب وہ پھر سے اپنی طاقتیں
اور خوفناک جادو نئے سرے سے حاصل کرے گا اور
بھرپور طاقت سے تم سب پر حملہ آور ہو گا مگر کچھ
معلوم نہیں کہ وہ پھر کب اپنی طاقتیں بحال کر سکے گا
اور کب وہ تم سب سے بدلہ لینے کے لئے واپس
آئے گا مگر اب تم سب آزاد ہو اور جانگلوں جادوگر کا
خزانہ البتہ اب بھی تم سب کی دسترس میں ہے۔
سلیمانی تختی پر سنہری حروف لکھے گئے۔ عمرو اور چاند
تارا سلیمانی تختی کی تحریر پڑھ کر مایوس ہو گئے کہ
جانگلوں جادوگر پھر کالی دنیا میں بھاگ گیا ہے مگر
جانگلوں جادوگر کے خزانے کا سن کر ان کی آنکھیں
چمکنے لگیں۔ چونکہ طلسم کا خاتمہ ہو چکا تھا اس لئے عمرو
کی زنبیل اور اس کی کراماتی چیزیں اور شہنشاہ افراسیاب
اور ملکہ حیرت جادو کے جادو ان کا ساتھ دے رہے
تھے۔ دوسری طرف سیاہ بچھو نے بھی شہنشاہ افراسیاب
اور ملکہ حیرت جادو کو جانگلوں جادوگر کے کالی دنیا میں
جانے اور اس کے خزانے کا بتا دیا تھا۔ عمرو اور چاند
تارا کی طرح شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو بھی

کنوؤں کے خزانے ڈالنے کی کوشش کی تو تمام خزانے غائب ہو جائیں گے۔ یہ سن کر عمرو کا منہ تو بنا گیا مگر دو کنوؤں کے خزانے ہی اتنے تھے کہ وہ انہیں پا کر خوش تھا۔ اسی طرح شہنشاہ افراسیاب کو بھی سیاہ بچھو نے دو کنوؤں کے خزانے حاصل کرنے کا مشورہ دیا تھا اور شہنشاہ افراسیاب تیزی سے منتر پڑھنے لگا تاکہ دو کنوؤں کے خزانے حاصل کر سکے۔

”چل دو کنوؤں کا خزانہ زنبیل میں“۔ اس سے پہلے کہ شہنشاہ افراسیاب کا منتر مکمل ہوتا شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو عمرو کی آواز سنائی دی۔ شہنشاہ افراسیاب نے دیکھا کہ دو کنوئیں خزانوں سے خالی ہو چکے تھے جو غالباً عمرو کی زنبیل میں منتقل ہو چکے تھے۔ ”ہاہا، ہاہا“۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو عمرو اور چاند تارا کے قہقہے سنائی دیئے جو ان سے پہلے دو کنوؤں کے خزانے حاصل کر کے قہقہے لگا رہے تھے۔ عمرو نے شہنشاہ افراسیاب کے منتر مکمل ہونے سے پہلے ہی زنبیل کو حکم دے کر دو کنوؤں کے خزانے حاصل کر لئے تھے جو ایک پل میں عمرو کی سدا کی بھوکی زنبیل





کے پیٹ میں منتقل ہو گئے تھے اور عمرو نے تیزی سے زنبیل سے طلسمی جوتے نکال کر پہن لئے تھے اور سلیمانی چادر اپنے اور چاند تارا کے اوپر اوڑھ کر ان دونوں کی نظروں سے غائب ہو گئے تھے۔

”اچھا میرے منحوس ساتھیو۔ تم سے پھر ملاقات ہو گی اب ہم جا رہے ہیں۔“ عمرو نے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی طرف فاتحانہ نظروں سے دیکھ کر کہا۔

”یہ شیطان یہیں ہیں۔ فوراً ان کا راستہ روکو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو سے کہا تو دونوں نے ہاتھ جھٹکے تو دونوں کے ہاتھوں سے آگ کے شرارے نکل کر سیدھے وہیں گرے جہاں چند لمحے پہلے عمرو اور چاند تارا کھڑے تھے مگر عمرو اس سے پہلے ہی چاند تارا کو لے کر تیزی سے اڑتا ہوا دور فضاؤں میں پہنچ چکا تھا۔

”غالباً نکل گئے ہیں یہ دونوں بد بخت۔“ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت نے غصے سے مٹھیاں بھیجنے کر کہا۔

”اس ایک کنویں کا خزانہ بھی طلسم ہو شربا کے تمام خزانے سے دگنا ہے اس لئے ہماری محنت بھی ضائع نہیں گئی۔“ ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب سے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے ٹھنڈی سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر شہنشاہ افراسیاب نے منتر پڑھ کر خزانے کی طرف ہاتھ جھکا تو خزانہ غائب ہو گیا۔ اب خشک پہاڑوں میں تین خالی کنوؤں کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔

”اوہ۔ اوہ سیاہ بچھو نے صرف دو کنوؤں کے خزانے حاصل کرنے کا کہا تھا مگر میں نے تیسرے کنویں کا خزانہ حاصل کرنے کے لئے منتر پڑھ لیا اور اس کنویں کا خزانہ غائب ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اپنا سر پیٹتے ہوئے کہا۔ ملکہ حیرت جادو بھی کھوئی کھوئی نظروں سے ان خالی کنوؤں کو دیکھ رہی تھی جو چند لمحے پہلے خزانوں سے بھرے ہوئے تھے۔

ختم شد

عمر اور شہنشاہ افراسیاب کا طلسمات کی الجھی ہوئی پراسرار دنیا میں یادگار سفر

مصنف **عمر اور شہنشاہ افراسیاب** خاص نمبر
سید علی حسن گیلانی **طلسمات میں**

☆ جس کی خاطر عمر و عیار اور شہنشاہ افراسیاب نے طلسم ہفت شکل کا یادگار سفر کیا۔ مگر کس طرح؟
☆ جو اس طلسماتی مہم میں عمر و عیار کے ساتھ شامل تھی حالانکہ یہ ایک سخت مہم تھی۔

☆ لکھنؤ جہاز ☆ جو طلسمات میں شہنشاہ افراسیاب کے ہمراہ سفر کر رہی تھی مگر کس لئے؟

☆ جب شہزادی سورنگ پری اور اس کے منگیت شہزادے ارژنگ دیو نے عمر و عیار اور چاندنارا کی مدد کی۔ مگر کس لئے؟

☆ حیرت کے طلسمات ☆ جب عمر و عیار اور چاندنارا کو طلسم ہفت شکل کے سات سرخ مرحلوں کو لازمی عبور کرنا تھا۔ کیا وہ ایسا کر سکے؟

☆ حیرت کے حیرتوں ☆ جب طویل عرصے بعد شہنشاہ افراسیاب اپنی ملکہ کے ہمراہ طلسمات کی دنیا کے سیاہ مرحلے میں پہنچ گیا۔ مگر کیوں؟

☆ قلاب خزانوں کا کار ☆ جس میں صرف طلسمات کی فاتح جوڑی ہی داخل ہو سکتی تھی۔

☆ کیا عمر و عیار اور چاندنارا طلسم ہفت شکل کے سات خوفناک طلسمات کو فٹا کر سکے یا خود موت کا شکار ہو گئے۔؟

☆ کیا شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو طلسمات کی دنیا میں اپنے جادو کا بھرم قائم کر سکے یا شکست ان کا مقدر بنی —؟

☆ جب شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے مان لیا کہ وہ دونوں ہڈ حرام ہیں۔ مگر کیوں —؟

☆ جب طلسمات کی الجھی ہوئی پراسرار دنیا میں عمرو عیار حیرت کے ہاتھ نے مان لیا کہ وہ ان طلسمات میں اپنی بیگم چاند تارا کے بغیر شکست کھا جاتا۔

☆ جب شہنشاہ افراسیاب کو واضح محسوس ہوا کہ اگر اس کی بیگم ملکہ حیرت جادو اس کے ساتھ نہ ہوتی تو وہ طلسمات میں مارا جاتا۔

☆ جس کی خاطر ان دونوں جوڑیوں نے طلسمات کا الگ لگ سمتوں سے سفر کیا تھا۔ مگر یہ ہیرا کس کے ہاتھ آیا —؟

☆ جہاں چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو کی بھرپور لڑائی ہوتی ہے۔ جیت کس کی ہوتی ہے —؟

☆ نایاب خزانے کے چار صندوق کس کے ہاتھ آئے —؟

☆ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب دونوں میں سے کون کامیاب ہوا —؟

جادو پراسرار دنیا سے بھرپور ایک ایسا نادر و نایاب نثر ہے جو آپ کو حیرت و شگفتہ بنا دے گی

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمرو عیار کی انتہائی دلچسپ کہانی

بانتصویر

خاص نمبر

مصنف خالد نور عمرو اور چکر باز جادوگر

☆.....سو نے کی مورتی، جس کی تلاش میں ناگاش جادوگر تھا۔ ناگاش جادوگر کون تھا اور وہ کیوں سو نے کی مورتی حاصل کرنا چاہتا تھا —؟

☆.....سو نے کی مورتی جو شہزادی صندل کو مل گئی مگر ایک دن اس کے کمرے سے بھی چوری ہو گئی۔ کیسے۔ آخر سو نے کی مورتی میں کیا خاص بات تھی —؟

☆.....عمرو عیار سو نے کی مورتی کی تلاش میں نکل پڑا۔ پھر عمرو عیار اور جادوگروں کے درمیان دلچسپ کشمکش شروع ہو گئی۔

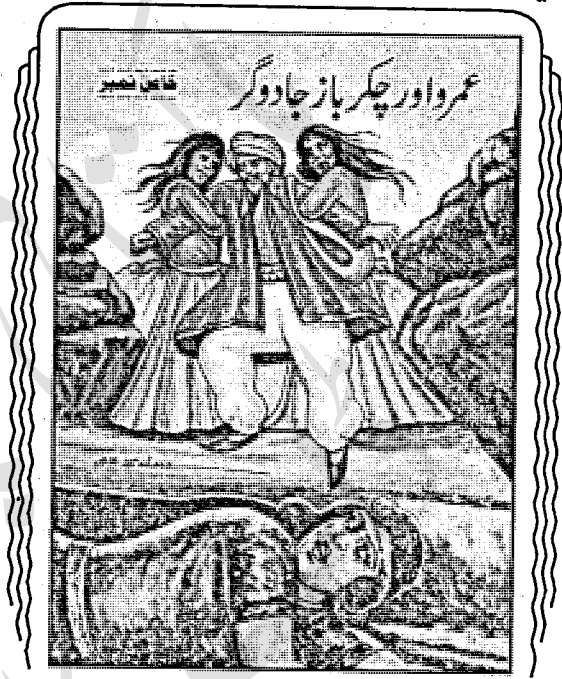
☆.....ناگاش جادوگر، جس کے باپ شاگاش جادوگر نے اسے کہا کہ وہ سو نے کی مورتی عمرو عیار کے حوالے کر دے لیکن ناگاش جادوگر نے انکار کر دیا۔؟

☆.....ناگاش جادوگر عمرو عیار کے خوف کی وجہ سے سو نے کی مورتی زرگاگ جادوگر کے حوالے کر آیا اور خود اپنے باپ کے ساتھ محل سے فرار ہو گیا۔ کیا وہ عمرو عیار سے ڈر گیا تھا —؟

☆.....وہ لمحہ جب زرگاگ جادوگر، عمرو عیار کو سو نے کی مورتی دے رہا تھا مگر اسی وقت وہاں دھماکہ ہو گیا۔ کیا عمرو عیار ہلاک ہو گیا —؟

☆.....اندھا جنگل جہاں قدم رکھتے ہی انسان اندھا ہو جاتا تھا اور وہاں موت کے ایسے جال پھیلے ہوئے تھے جن سے بچنا کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔

عمر و عیار اندھے جنگل میں کیسے پہنچا۔ کیا وہ موت کے جالوں سے بچ پایا؟
☆..... وہ لمحہ جب شاگاش جادوگر نے ناگاش جادوگر کو مرنے سے بچانے
کے لئے عمر و عیار سے مذاکرات کئے۔ کیا عمر و عیار نے ناگاش جادوگر کو زندہ
چھوڑ دیا؟—



☆..... انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات سے بھرپور کہانی.....☆

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

ارسالان پبلی کیشنز پاکستان
اقواف بلڈنگ ملتان

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمر و عیار کی عیاریوں سے بھرپور ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

باتصویر

خاص نمبر

عمر و عیار گمشدہ شہزادیاں

مصنف
خالد نور

تین شہزادیاں جو راستہ بھٹک کر زرد جزیرے پر پہنچ کر غائب ہو گئیں۔ انہیں
کس نے غائب کیا اور کیوں؟—

عمر و عیار جس نے گمشدہ شہزادیوں کو تلاش کرنے سے انکار کر دیا۔ کیوں؟—

عمر و عیار کیسے گمشدہ شہزادیوں کو تلاش کرنے پر راضی ہوا؟—

عمر و عیار کا ہمشکل محافظ بونا جس نے عمر و عیار کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔

چاگام جادوگر جس نے عمر و عیار کی زنبیل کی کراماتی چیزوں پر ایسا جادو کیا کہ

اس کی کراماتی چیزوں نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ چاگام جادوگر

نے ایسا کیوں کیا اور کیسے؟—

جہاں قدم قدم پر موت تھی۔ عمر و عیار زرد جزیرے پر کیسے پہنچا؟—

آدم خرمیہ جنہوں نے عمر و عیار کو گھیرے میں لے لیا۔ عمر و عیار آدم خور

درختوں سے کیسے بچا؟—

ہلکے جب عمر و عیار گردن تک ریت میں دھنسا ہوا تھا اور ریگستانی لومڑیوں

نے اس پر حملہ کر دیا۔ کیا عمر و عیار زندہ بچ سکا؟—

ہلکے جب عمر و عیار آگ کے حصار میں قید ہو گیا تھا اور خونخوار کتے اس کی جان

کے دشمن بن گئے تھے۔ پھر کیا ہوا؟—

ۛۛۛۛ جب گمشدہ شہزادیاں، عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے اس کے سامنے
 آ گئیں۔ وہ کیوں عمرو عیار کی دشمن بن گئی تھیں —؟
 ۛۛۛۛ جب سفید دیو نے عمرو عیار پر انتہائی وزنی چٹان پھینک دی اور وہ چٹان
 کے نیچے دب کر مر گیا۔ کیا عمرو عیار واقعی مر گیا تھا۔ یا —؟



بچوں کے لئے ایک نئی طلسماتی کہانی جو اپنی مثال آپ ہے۔

33-6106573

36-3644440

36-3644441

061-4018666

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ **ملتان**
 پاک گیٹ